آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ✻ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد اول بابت نومبر و دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

انجمن اشاعۃ اسلام قادیان نے انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک مطبع چھپوا کر ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو شائع کیا

قیمت معمولی کاغذ پر عہ سالانہ ۔ ولایتی کاغذ پر سے سالانہ

رسالہ کشتی نوح

تقویۃ الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

طاعون کا ٹیکا

لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون

ترجمہ - ہمین کوئی مصیبت ہرگز نہین پہنچ سکتی بجز اس مصیبت کے جو خدا نے ہمارے لئے لکھدی ہے وہی ہمارا کارساز اور مولےٰ ہے اور مومنونکو چاہیئے کہ اسی پر بھروسہ رکھین

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کرکے دوبارہ طاعون سے بچانیکے لئے
ٹیکا کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کیلئے کئی لاکھہ روپیہ کا بوجھہ اپنے سر پر ڈال لیا درحقیقت یہ وہ
کام ہے جس کا شکرگذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا
وہ شخص دشمن ہے کہ جو ٹیکا کے بارے مین بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجربہ مین آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ
کسی خطرناک علاج پر عملدرآمد کرانا نہین چاہتی بلکہ بہت سی تجارب کے بعد ایسے امور مین جو تدبیر فی الحقیقت
مفید ثابت ہوتی ہے اُسکو پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس سچی خیرخواہی
کیلئے لکھوکھہا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کرچکی ہے اُسکی یہ داد دی جائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس ہمدردی
اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے وہ رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی مین اس درجہ تک پہنچ جائے کچھہ شک
نہین کہ اس وقت تک جو تدبیر اس عالم اسباب مین اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتہہ آئی وہ بڑی سے بڑی
اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے اس سے کسیطرح انکار نہین ہو سکتا کہ یہ تدبیر مفید
پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اس پر کاربند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ
کو انکی جانون کیلئے ہے اس سے اُسکو سبکدوش کرین لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ
کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا مین سے
ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے

ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اوس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنون مین خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قومون مین فرق کر کے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین ہے اس کیلئے مت دلگیر ہو یہ حکم الہی ہے جسکی وجہ سے ہمین اپنے نفس کیلئے اور ان سب کے لئے جو ہماری گھر کی چار دیوار مین رہتے ہین ٹیکا کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ جیسا مین ابھی بیان کر چکا ہون آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہین اُس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ مین ہر یک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤنگا جو اس گھر کی چار دیوار مین ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادون سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت مین داخل ہو اور خدا کے احکام اور اُسکے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو اور اوس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرمادیا کہ عموماً قادیان مین سخت بربادی افگن طاعون نہین آئیگی جس سے لوگ کتون کی طرح مرین اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائین اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہون مخالفون کی نسبت طاعون سے محفوظ رہین گے مگر ایسے لوگ اُنمین سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہین یا اُنکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم مین ہو اُن پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگون کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہین ــ اس بات پر بعض نادان چونک پڑینگے اور بعض ہنسین گے اور بعض مجھے دیوانہ قرار دینگے اور بعض حیرت مین آئین گے کہ کیا ایسا خدا موجود ہے جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کر سکتا ہے اسکا جواب یہی ہے کہ ہان بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مرجاتے وہ عجیب قدرتون والا ہے اور اُسکی پاک قدرتین عجیب ہین ۔ ایک طرف نادان مخالفون کو اپنے دوستون پر کتون کی طرح مسلط کر دیتا ہے اور ایک طرف فرشتون کو حکم کرتا ہے کہ اُن کی خدمت کرین ایسا ہی جب

دنیا پر اسکا غضب ستولی ہوتا ہے اور اسکا قہر ظالمون پر جوش مارتا ہے تو اسکی آنکھہ اوسکی خاص لوگون کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی اونکو شناخت نہ کرسکتا - اُسکی قدرتین بے انتہا ہین مگر بقدر یقین لوگون پر ظاہر ہوتی ہین جن کو یقین اور محبت اور اُسکی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتون سے باہر کئے گئے ہین انہین کے لئے خارق عادت قدرتین ظاہر ہوتی ہین - خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتون کے دکھلانے کا انہین کیلئے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لئے اپنی عادتون کو پھاڑتے ہین - اس زمانہ مین ایسے لوگ بہت ہی کم ہین جو اُسکو جانتے ہین اور اُسکی عجائب قدرتون پر ایمان رکھتے ہین بلکہ ایسے لوگ بہت ہین جن کو ہرگز اُس قادر خدا پر ایمان نہین جسکی آواز کو ہر یک چیز سنتی ہے جسکے آگے کوئی بات اَن ہونی نہین - اس جگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض مین علاج کرنا گناہ نہین ہے بلکہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ کوئی ایسی مرض نہین جسکے لئے خدا نے دوا پیدا نہین کی لیکن مین اس بات کو معصیت جانتا ہون کہ خدا کے اُس نشان کو ٹیکا کے ذریعہ سے مشتبہ کردون جس نشان کو وہ ہمارے لئے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور مین اسکے سچے نشان اور سچے وعدہ کی ہتک عزت کرکے ٹیکا کی طرف رجوع کرنا نہین چاہتا اور اگر مین ایسا کرون تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہو کہ مین خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجھہ سے کیا گیا اور اگر ایسا ہو تو پھر تو مجھے شکرگذار اُس طبیب کا ہونا چاہئے جس نے یہ نسخہ ٹیکا کا نکالا نہ خدا کا شکرگذار جس نے مجھے وعدہ دیا کہ ہر یک جو اس چاردیوار کے اندر ہے مین اُسے بچاؤن گا -

مین بصیرت کی راہ سے کہتا ہون کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہین اور مین آنیوالے دنون کو ایسا دیکھتا ہون کہ گویا وہ آ چکے ہین اور مین یہ بھی جانتا ہون کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح طاعون سے لوگ نجات پاوین اور اگر گورنمنٹ کو آئندہ کسیوقت طاعون سے نجات پانیکے لئے ٹیکا سے بہتر کوئی تدبیر ملجائے تو وہ خوشی سے اسی کو قبول کرلیگی اس صورت مین ظاہر ہے کہ یہ طریق جس پر خدا نے مجھے چلایا ہے اس گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد کے برخلاف نہین ہے اور آج سے بیس برس پہلے اس بلائے عظیم طاعون کی نسبت میری کتاب براہین احمدیہ مین بطور پیشگوئی یہ خبر موجود ہے اور اس سلسلہ کے لئے خاص برکات کا وعدہ بھی موجود ہے - دیکھو براہین احمدیہ

صفحہ ۵۱۸ و صفحہ ۵۱۹ - پھر ماسوا اسکے یہ بڑے زور سے خدا تعالی کیطرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میری گھر کے
احاطہ کے اندر مخلص لوگون کو جو خدا کے سامنے اور اوسکے مامور کے سامنے تکبر نہین کرتے بلائے طاعون
سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلتہً اس سلسلہ پر اُسکا خاص فضل رہیگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف
یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین
بھی کیس ہو جائے سو شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا کہ
گورنمنٹ نے خود تجربہ کرکے معلوم کرلیا ہے کہ ٹیکا طاعون کا لگانیوالے بہ نسبت دوسرون کے بہت
ہی کم مرتے ہین۔ پس جیسا کہ شاذ و نادر کی موت ٹیکا کے قدر کو کم نہین کرسکتی اِسی طرح اِس نشان میں
اگر مقابلتہً بہت ہی کم درجہ پر قادیان مین طاعون کی وارداتین ہون یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت
مین سے کوئی شخص اس مرض سے گذر جائے تو اِس نشان کا مرتبہ کم نہین ہوگا وہ الفاظ جو خدا کی پاک کلام
سے ظاہر ہوتے ہین اُنکی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے عقلمند کا کام نہین ہے کہ پہلے سے آسمانی
باتون پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے نہ کسی منجم کی باتین - یہ روشنی کی چشم سے ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے
یہ اسکا کلام ہے جس نے طاعون نازل کی اور جو اسکو دور کرسکتا ہے - ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اُس
وقت اِس پیشگوئی کا قدر کریگی جبکہ دیکھے گی کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانیوالون کی نسبت یہ
لوگ عافیت اور صحت مین رہے اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر اس پیشگوئی کے مطابق کہ در
اصل برابر بیس ۲ بائیس ۲۲ برس سے شہرت پارہی ہے ظہور مین نہ آیا تو مین خدا کی طرف سے نہین
ہون میرے منجانب اللہ ہونیکا یہ **نشان** ہوگا کہ میرے گھر کے چار دیوار کے اندر
رہنے والے مخلص لوگ اِس بیماری کی موت سے محفوظ رہین گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلتہً
طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو اِنہین پائی جائیگی اُسکی نظیر کسی گروہ مین قائم نہین
ہوگی اور قادیان مین طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے نہین آئیگی الا کم اور شاذ و نادر
کاش اگر یہ لوگ دلون کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے - کیونکہ
مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دُنیا مین عذاب کسی پر نازل نہین ہوتا اُسکا مواخذہ قیامت
کو ہوگا - دُنیا مین محض شرارتون اور شوخیون اور کثرت گناہون کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور

یہ بہی یاد رہے کہ قرآن شریف مین بلکہ توریت کے بعض صحیفون مین بہی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑیگی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بہی انجیل مین یہ خبر دی ہے اور ممکن نہین کہ نبیون کی پیشگوئیان ٹل جائین اور نیز یہ بہی یاد رہے کہ ہمین اس الہی وعدہ کے مقابل اِس لئے انسانی تدبیرون سے پرہیز کرنا لازم ہے تا نشان آلہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب کرے لیکن اگر ساتہہ اِسکے خدا تعالی اپنی کلام کے ذریعہ سے خود کوئی تدبیر سمجہا وے یا کوئی دوا ابتلاء سے بتلادے تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان مین کچہہ حارج نہین ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذو نادر کے طور پر ہماری جماعت مین سے بذریعہ طاعون کوئی فوت ہوجائے تو نشان کے قدر و مرتبہ مین کوئی خلل آئیگا کیونکہ پہلے زمانون مین موسیٰ اور یشوع اور آخر مین ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تہا کہ جن لوگون نے تلوار اوٹہائی اور صدہا انسانون کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جائے اور یہ نبیون کیطرف سے ایک نشان تہا جسکے بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین کے اہل حق بہی انکی تلوار سے قتل ہوتے تہے مگر بہت کم اور اس قدر نقصان سے نشان مین کچہہ فرق نہین آتا تہا پس ایسا ہی اگر شاذو نادر کے طور پر ہماری جماعت مین سے بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون ہوجائے تو ایسی طاعون نشان آلہی مین کچہہ بہی حرج انداز نہین ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہین کہ مین بار بار کہتا ہون کہ خدا تعالی اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہین رہیگا اور وہ سمجہہ جائیگا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اِس جماعت سے معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان آلہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بہت بڑہے گی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکہی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست پاتے رہے ہین جیسا کہ کتاب نزول المسیح مین مینے لکہا ہے اگر اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے اِس جماعت اور دوسری جماعتون مین کچہہ فرق نہ دکہلایا تو ان کا حق ہوگا کہ میری تکذیب کرین ایک جو انہون نے تکذیب کی ہے اسمین تو صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور مچایا کہ آتہم پندرہ مہینہ کے اندر نہین مرا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظون مین کہدیا تہا کہ اگر وہ حق کیطرف

* مسیح موعود کے وقت مین طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کی کتابون مین موجود ہے - ذکریا ۱۴/۱۲ - انجیل متی ۲۴/۸ - مکاشفات ۲۲/۸

رجوع کریگا تو پندرہ مہینہ مین نہین مریگا سو اس نے عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیون کے روبرو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی بلکہ اسنے پندرہ مہینہ تک اپنی خاموشی اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا۔ اور پیشگوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا لہذا اوس نے رجوع سے صرف اس قدر فائدہ اُٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا اگر مر گیا یہ اسلئے ہوا کہ پیشگوئی مین یہ بیان تھا کہ فریقین مین سے جو شخص اپنے عقیدہ کے رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ مجھہ سے پہلے مر گیا اسی طرح وہ غیب کی باتین جو خدا نے مجھے بتلائی ہین اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئین وہ دس ہزار سے کم نہین مگر کتاب نزول المسیح مین جو چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو ایمین سے مع ثبوت اور گواہون کے لکھی گئی ہین۔ اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہین ہے کہ وہ پوری نہین ہوئی یا اُسکے دو حصون مین سے ایک حصہ پورا نہین ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے موہنہ سے نکلی ہو اسکو نہین ملیگی جسکی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے اور مین دعوےٰ سے کہتا ہون کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیان ہین جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئین جن کے لاکھون انسان گواہ ہین اُنکی نظیر اگر گذشتہ نبیون مین تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ اُنکی مثل نہین ملیگی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے اُنکی آنکھین کھل جاتین اور مین اُنکو ایک کثیر انعام دینے کو تیار تھا اگر وہ دُنیا مین کوئی نظیر ان پیشگوئیون کی پیش کر سکتے محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلان پیشگوئی پوری نہ ہوئی ہم بجز اسکے کیا کہین کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدظنی کیطرف منسوب کرین اگر کسی مجمع مین اسی تحقیق کے لئے گفتگو کرتے تو اُنکو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بجیا کہلانا پڑتا۔ ہزارہا پیشگوئیون کا ہو بہو پورا ہو جانا اور اُن کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھہ تھوڑی بات نہین ہے گویا خدائے عزوجل کو دکھلا دینا ہے۔ کیا کسی زمانہ مین باستثنائے زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا پیشگوئیان بیان کی گئین اور وہ سب کی سب روز روشن کیطرح پوری ہو گئین اور ہزارہا لوگون نے ان کے پورے ہونے پر گواہی دی۔ مین یقیناً جانتا ہون کہ اس زمانہ مین جس طرح خدا تعالی قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے

اور صدہا امور غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملیگی۔ لوگ عنقریب دیکھ لینگے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اتریگا اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا لیکن وہ اب نہیں چھپائیگا اور دنیا اسکی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے یہ اسلئے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا ہونٹھوں پر اسکا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں اسلئے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اسکا مطلب یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنے زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے سو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بنا وے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جنکو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو خدا سے ظاہر ہوئے اور خدا اُن سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اسکے بندے کے ہاتھ سے اُسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلّی سے دشمنی کی۔ انکے ہاتھ میں بجز قصّوں کے اور کچھ نہیں اور انکا خدا انکے اپنے ہی تصوّرات ہیں دل ٹیڑھے ہیں اور ہمتیں تھکی ہوئی ہیں اور آنکھوں پر پردے ہیں۔ دوسری قومیں تو خود حقیقی خدا کو چھوڑ بیٹھی ہیں انکا کیا ذکر ہے۔ جنہوں نے انسانوں کے بچوں کو خدا بنا لیا مسلمانوں کا حال دیکھو کہ وہ کس قدر اس سے دور ہو گئے ہیں سچائی کے پکّے دشمن ہیں راہ راست کے جانی دشمن کیطرح مخالف ہیں مثلاً ندوۃ العلماء نے اسلام کیلئے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور یا انجمن حمایت اسلام لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کا مال لیتی ہے کیا یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہیں؟ کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی حمایت کر رہے ہیں؟ کیا ان کو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا اور دوبارہ تازہ کرنیکے لئے خدا کی عادت کیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسیقدر قابل قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں کہ حمایت کا دعویٰ کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہو گئے

اب وہ اوس خدا کو کیا جواب دینگے جس نے عین وقت پر مجھے بھیجا ہے مگر انکو تو کچھہ پروا نہین آفتاب دوپہر کے نزدیک آگیا ابہی اُن کے نزدیک رات ہے۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر ابہی وہ بیابان مین رو رہے ہین اُسکے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان لوگون کو کچھہ بہی خبر نہین۔ اسکے نشان ظاہر ہو رہے ہین لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہین اور نہ صرف غافل بلکہ خدا کے سلسلہ سے دشمنی رکھتے ہین۔ پس یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے جو ان کے ہاتھون سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دینگے جو ابتدا سے تمام نبی اسپر گواہی دیتے آئے ہین۔ نہین بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونیوالی ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لئے آسمان پر رمضان مین خسوف کسوف کیا اور نیر النہار اور نیر اللیل کو میرے لئے گواہ بناکر دو نشان ظاہر فرمائے۔ ایسا ہی اُس نے نبیون کی پیشگوئی کے موافق زمین پر بہی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک[1] وہ نشان جسکو تم قرآن شریف مین پڑہتے ہو وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور حدیث مین پڑہتے ہو ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا جسکی تکمیل کیلئے ارض حجاز مین یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ مین ریل بہی طیار ہو رہی ہے۔ دوسرا[2] نشان۔ طاعون کا جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا سو خدا نے ملک مین ریل بہی جاری کردی اور طاعون بہی بہیجدی تا زمین بہی گواہ ہو اور آسمان بہی۔ سو خدا سے مت لڑو خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔ اِس سے پہلے خدا نے جب آدم کو خلیفہ بنانا چاہا۔ تو فرشتون نے روکا۔ مگر کیا خدا ان کے قول سے رُک گیا۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کرنیکے وقت فرمایا اردت ان استخلف فخلقت آدم یعنی مینے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤن پس مینے اِس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو پس کیون تم ظنی باتون کا خس و خاشاک پیش کرتے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہین کرتے۔ امتحان مین نہ پڑو یقینًا یاد رکہو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہین اس قسم کی لڑایان تقوی کا طریق نہین البتہ اگر شک ہے تو یہ طریق ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ

مین نے خدا سے الہام پاکر ایک گروہ انسانون کے لئے جو میرے قول پر چلنے والے ہین عذاب طاعون سے بچنے کیلئے خوشخبری پائی ہے اور اسکو شایع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ لوگون کے دل مین ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبون کیلئے خدا تعالی سے نجات کی بشارت حاصل کرین کہ وہ طاعون سے محفوظ رہین گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہارون کے شایع کرین تا لوگ سمجھہ لین کہ خدا آپ کے ساتھہ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیون کیلئے بھی بہت ہی خوب ہے وہ ہمیشہ کہتے ہین کہ نجات مسیح سے ہے۔ پس اب انکا ہی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنون مین عیسائیون کو طاعون سے نجات دلاوین **اِن تمام فرقون** سے جسکی زیادہ سُنی گئی وہی **مقبول** ہے۔ اب خدا نے ہر ایک کو موقعہ دیا ہے کہ خواہ مخواہ زمین پر مباحثات نہ کرین اپنی قبولیت بڑھکر دکھلاوین تا طاعون سے بھی بچین اور انکی سچائی بھی کھل جائے بالخصوص **پادری** صاحبان جو دُنیا اور آخرت مین مسیح **ابن مریم** کو ہی مُنجی قرار دے چکے ہین وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا و آخرت کا مالک سمجھتے ہین تو اب عیسائیون کا **حق** ہے کہ اِن کے **کفارہ** سے نمونہ **نجات** دیکھہ لین اس طرح پر گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت آسانی ہو سکتی ہے کہ برٹش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر بھروسا رکھتے ہین اپنے گروہ کے چھڑانے کے لئے اور طاعون سے نجات دلانے کیلئے یہ انتظام کرین کہ اپنے اس خدا سے جسپر وہ ایمان رکھتے ہین یا اپنے کسی اور معبود سے جسکو اُنہون نے بجائے خدا سمجھہ لیا ہے ان مصیبت زدہ دنون کی شفاعت کرین اور اس سے کوئی پختہ وعدہ لیکر اشتہارات کے ذریعہ سے شایع کردین جیسا کہ ہمنے یہ اشتہار شایع کر دیا ہے۔ اسمین تو سراسر مخلوق کی بھلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور نیز گورنمنٹ کی مدد ہے گورنمنٹ بجز اِس کے کیا چاہتی ہے کہ اسکی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے گو کسی طرح بچ جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ ہم اِس اشتہار مین اپنی جماعت کو جو مُختلف حصون پنجاب اور ہندوستان مین پھیلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہین کرتے جن لوگون کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو انکو ضرور ٹیکا کرانا چاہئے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہئے اور جنکو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر پورے قایم نہین ہین جو انکو دی گئی ہے تو ان کو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر نہ کھاوین اور تا وہ اپنی خراب حالت کی وجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگون کو دھوکا نہ دین اور اگر

یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جسکی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو مین بطور مختصر چند سطرین نیچے لکھہ دیتا ہون *

تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھہ چیز نہین ہے جبتک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام مین یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے مین اوسکو بچاؤن گا اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بہی جو میری پوری پیروی کرتے ہین میرے روحانی گھر مین داخل ہین پیروی کرنیکے لئے یہ باتین ہین کہ وہ یقین کرین کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات مین ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسیکا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دکھہ اٹھانے اور صلیب پر چڑہنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونیکے اسکی تجلیات الگ الگ ہین انسان کیطرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور مین آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھہ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا مین بہی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہین کہ خدا مین کچھہ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہین تو خدا بہی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور مین آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بہی ایک ترقی کے ساتھہ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہان خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آرامون پر اور اسکے کل تعلقات پر اوسکو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھہ اسکی راہ مین صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزون پر اوسکو مقدم نہین رکھتی مگر تم اُسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھی جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔

مگر تم اُس حالت مین اِس عادت سی حصہ لے سکتے ہو کہ تم مین اور اسمین کچھہ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی
مرضی اور تمہاری خواہشین اسکی خواہشین ہو جائین اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی
اور نامرادی مین اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کروگے تو تم مین وہ خدا ظاہر ہوگا
جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم مین ہے جو اسپر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب
ہو جائے اور اسکی قضاؤ قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی
کا ذریعہ ہے اور اُسکی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُسکے بندون پر
رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھہ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے
رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور
نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہین جو حلم ظاہر کرتے ہین مگر وہ اندر
سے بھیڑئے ہین بہت ہین جو اوپر سے صاف ہین مگر اندر سے سانپ ہین سو تم اسکی جناب مین قبول
نہین ہو سکتے جبتک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹون پر رحم کرو نہ اُنکی تحقیر اور عالم ہو کر
نادانون کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے اُنکی تذلیل اور امیر ہو کر غریبون کی خدمت کرو نہ خودپسندی
سے اُنپر تکبر۔ ہلاکت کی راہون سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقوی اختیار کرو اور مخلوق کی
پرستش نہ کرو اور اپنے مولے کیطرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے
ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسکے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ
وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تمنے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک
شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تمنے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتون سے مت ڈرو کہ وہ
دھوئین کیطرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہین اور وہ دن کو رات نہین کر سکتین بلکہ تم خدا کی
لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جسپر پڑتی ہے اسکی دونون جہانون مین بیخکنی کر
جاتی ہے تم ریاکاری کیساتھہ اپنے تئین بچا نہین سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اسکی انسان
کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ
اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم مین باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کردیگی۔

اور اگر تمہاری کسی پہلو مین تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہین ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتونکو لیکر اپنے تئین دھوکہ دو کہ جو کچھہ ہمنے کرنا تھا کرلیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جسکے بعد وہ تمہین زندہ کریگا تم آپس مین جلد صلح کرو اور اپنے بھائیون کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھہ صلح پر راضی نہین وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کیلئے تم بلائے گئے ہو اسمین سے ایک فربہ انسان داخل نہین ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتونکو نہین مانتا جو خدا کے منہ سے نکلین اور مینے بیان کین تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تمسے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ مین سے دو بھائی۔ تم مین سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہین بخشتا سو اسکا مجھہ مین حصہ نہین۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہین کرسکتا متکبر اسکا قرب حاصل نہین کرسکتا۔ ظالم اسکا قرب حاصل نہین کرسکتا خائن اسکا قرب حاصل نہین کرسکتا۔ اور ہر ایک جو اسکے نام کیلئے غیرت مند نہین اسکا قرب حاصل نہین کرسکتا۔ وہ جو دنیا پر کتون یا چیونٹیون یا گدون کیطرح گرتے ہین اور دنیا سے آرام یافتہ ہین وہ اسکا قرب حاصل نہین کرسکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے وہ جو اسکے لئے آگ مین ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اسکیلئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اسکے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اسکو ملیگا تم سچے دل سے اور پوری صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بنجائے۔ تم ماتحتون پر اور اپنی بیویون پر اور اپنے غریب بھائیون پر رحم کرو تا آسمان سے تمپر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اسکے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزارون بلاؤن کی جگہ ہے جنمین سے ایک طاعون بھی ہے سو تم خدا سے صدق کیساتھہ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائین تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہین ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہین ہوتی جبتک آسمان سے رحم نازل نہ ہو سو تمہاری عقلمندی اسی مین ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہین دوا اور تدبیر سے ممانعت نہین ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے
جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائینگے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو
مقدم رکھینگے انکو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر
قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر **محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش
کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کیساتھہ رکھو اور اسکے غیر کو اسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان
پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنیکے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ
ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے **نجات یافتہ** کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں اور تمام مخلوق میں درمیانی **شفیع** ہے اور آسمان کے نیچے نہ اسکے ہم مرتبہ
کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے **ہم مرتبہ** کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ
رہے مگر یہ **برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے** اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے
کہ اسکے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اوسکی روحانی فیضرسانی سے
اس **مسیح موعود** کو دنیا میں بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی **تکمیل** کیلئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا
کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح **روحانی** رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ
کیلئے دیا گیا تھا اسی کیطرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیھم**۔ موسیٰ نے وہ متاع پائی جسکو قرون اولی کھو چکے تھے اور حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ متاع پائی جسکو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا
درجہ بڑھکر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر۔ اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا+ جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد
چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ
مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو **وہ میں** ہی ہوں خدا جو چاہتا ہے
کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اسکے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یوں
نہیں بلکہ یوں چاہئے تھا۔ اور اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھہ بھیجا ہے جو دس ہزار

+ یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تھا دیکھو یہودیوں کی تاریخ۔ منہ

سے بھی زیادہ ہیں ازانجملہ ایک طاعون بھی نشان ہے پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے
دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان
آفتوں کے دنوں میں میری رُوح اُسکی شفاعت کریگی سو اے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری
جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُسوقت میری جماعت **شمار** کئے جاؤ گے جب سچ مچ **تقویٰ** کی
راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو
دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ
دے اور جسپر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار
ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی
جڑ **تقویٰ** ہے جس عمل میں یہ جڑ ضایع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضایع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع
رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو **خبردار رہو** ایسا نہو
کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے **پختہ تعلق ہے** جب کبھی تم اپنا نقصان
تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک
لازوال عزت آسمان پر دیگا سو تم اسکو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے
بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی
راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں
کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی
آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست
ہو جائیگا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکیگا
دیکھو **میں** بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق
ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اسکو چنتا ہے وہ اُسکے پاس آجاتا ہے جو اُسکے پاس جاتا ہے
جو اُسکو عزت دیتا ہے وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے ✦

تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اسکی طرف آجاؤ

کہ وہ تمہین قبول کریگا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہین مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہین اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم مین فنا ہو کر خدا سے **نبی** کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہین جیسا کہ تم جب آئینہ مین اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہین ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہین صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود مین چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مسیح موعود میری قبر مین دفن ہوگا یعنی **وہ مین ہی ہون**۔ اور اسمین دو رنگی نہین آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ **عیسی بن مریم** فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار[×] مین اسکی قبر ہے خدا تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین اسکے مر جانیکی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنے ہین تو عیسی بن مریم کی موت کی قرآن مین کہان خبر ہے۔ مرنیکے متعلق جو آیتین ہین اگر وہ اور معنی رکھتی ہین جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہین تو گویا قرآن نے اسکے مرنیکا کہین ذکر نہین کیا کہ وہ کسی وقت مریگا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی مگر سارے قرآن مین عیسی کے مرنے کی خبر نہ دی۔ اسمین کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسے کے مرنیکی اس آیۃ مین خبر ہے کہ **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ**[⁂] سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیون کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہین غرض اگر آیۃ **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي** کے یہ معنی ہین کہ مع جسم زندہ عیسی کو آسمان پر اٹھا لیا تو کیون خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن مین ذکر نہین کیا جسکی زندگی کے خیال نے لاکھون کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے اسکو ہمیشہ کیلئے اسلئے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بیدین ہو جائین اور گویا یہ لوگون کی غلطی نہین بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگون کو گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح عیسی عقیدہ پر موت نہین آسکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اسکو مُردون مین دیکھ لیا اب بھی تم ماننے مین نہین آتے۔ **یہ کیسا ایمان ہے** کیا انسانون کی باتون کو خدا کی کلام پر مقدم کرتے ہو

[⁂] اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پھر دنیا مین نہین آئین گے کیونکہ اگر وہ دنیا مین آنیوالے ہوتے تو اس صورت مین یہ جواب عیسی کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی کچھ خبر نہین جو شخص دوبارہ دنیا مین آیا اور چالیس برس رہا ... اور کروڑہا عیسائیون کو دیکھا جو اسکو خدا جانتے تھے اور صلیب توڑا اور تمام عیسائیون کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت کو جناب الہی مین یہ عذر کر سکتا ہے کہ مجھے عیسائیون کے بگڑنے کی کچھ خبر نہین۔ منہ

[×] نوٹ عیسائی محققون نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے دیکھو کتاب سوپر نیچرل ریلیجن صفحہ ۵۲۲ - اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھ لو۔ منہ

یہ کیا دین ہے‡ اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ میں مردہ روحوں میں
عیسے کو دیکھا بلکہ خود مر کر یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف
جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے
اگر عیسے زندہ تھا تو مرنے میں ہمارے رسول کی بےعزتی تھی۔ سو تم نہ اہلسنت ہو نہ اہل قرآن
جبتک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے
مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت
کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں **خاتم الخلفاء** ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم
اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ
میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اسکی عزت کرتا ہوں جسکا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے
وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے
چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں* کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں نہ صرف اسی قدر
بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے
پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان
قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت
عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونیکے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں
بنیاد ڈالی گئی یعنے باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونیکے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف
نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت [illegible]
وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض +

‡ حاشیہ۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) یہودا۔ (۲) یعقوب۔ (۳) شمعون۔ (۴) یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام یہ تھے۔ (۱) آسیا۔ (۲) لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائلز مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔ منہ

* نوٹ۔ قرآن شریف میں ایک آیہ میں صریح کشمیر کیطرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اسکی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کیطرف چلے گئے جیسا کہ فرماتا ہے وَاٰوَیْنٰھُمَا اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔ یعنی ہمنے عیسیٰ اور اسکی والدہ کو ایک ایسے ٹیلے پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا سو اسمیں خدا تعالےٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچدیا ہے اور اوی کا لفظ لغت عرب میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کے لئے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اسکی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گذرا جس سے پناہ دیجاتی پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اور اسکی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اس ٹیلے پر پہونچایا تھا۔ منہ

اِن سب باتون کے بعد پہر مین کہتا ہون کہ یہ مت خیال کرو کہ ہمنے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے ظاہر کچھہ چیز نہین خدا تمہارے دلون کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا دیکھو مین یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہون کہ گناہ ایک زہر ہے اوسکو مت کہاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمہین طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہین سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت مین سے نہین۔ جو شخص جہوٹ اور فریب کو نہین چہوڑتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ مین پہنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھہ اُٹھا کر بہی نہین دیکھتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہین رکھتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص دُعا مین لگا نہین رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہین چہوڑتا جو اوسپر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص اپنے مان باپ کی عزت نہین کرتا اور امور معروفہ مین جو خلاف قرآن نہین ہین اُنکی بات کو نہین مانتا اور اُنکی تعہّد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے جو شخص اپنی اہلیہ اور اُسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھہ معاشرت نہین کرتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے بہی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص نہین چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تہا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہین سمجہتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ اور جو شخص

امور معروفہ مین میری اطاعت کرنیکے لئے طیار نہین ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے اور جو شخص مخالفون کی جماعت مین بیٹھتا ہے اور ہان مین ہان ملاتا ہے وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی غاصب ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیون اور بہنون پر تہمتین لگانیوالا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہین کرتا اور خراب مجلسون کو نہین چھوڑتا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ یہ سب زہرین ہین تم ان زہرون کو کہا کر کسی طرح بچ نہین سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہین ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکہتا ہے اور خدا کے ساتہہ صاف نہین ہے وہ اُس برکت کو ہر گز نہین پا سکتا جو صاف دلون کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہین جو اپنے دلون کو صاف کرتے ہین اور اپنے دلون کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہین اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندہتے ہین کیونکہ وہ ہر گز ضایع نہین کئے جائینگے ممکن نہین کہ خدا انکو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہین اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائین گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود مین ہین اور خدا انکی حمایت مین کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہین۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہ گار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر مین ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہو گا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اسنے نیکون کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُنکے لئے بڑے بڑے کام دکہلاتا رہا ہے اور اب بھی دکہلائیگا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفادارون کے لئے اُسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہین دُنیا چاہتی ہے کہ انکو کہا جاوے اور ہر ایک دشمن اُنپر دانت پیستا ہے مگر وہ جو انکا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے انکو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان مین انکو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُسپر ایمان لائے ہمنے اُسکو شناخت کیا۔ تمام دُنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکہلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا اسکے سوا کوئی خدا نہین نہ آسمان مین نہ زمین مین

جو شخص اُسپر ایمان نہین لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان مین گرفتار ہے - ہمنے اپنے خدا کی
افتاب کیطرح روشن وحی پائی ہمنے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہین
کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جسکو ہمنے پایا - کیا ہی زبردست قدرتون کا مالک ہے جسکو ہمنے دیکھا
سچ تو یہ ہے کہ اُسکے آگے کوئی بات اَنہونی نہین مگر وہی جو اُسکی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے
سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریون کیطرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا
بیٹھے ہین جسپر خدا کی کتاب کی مہر نہین کیونکہ وہ مردود ہین اُنکی دعائین ہرگز قبول نہین ہونگی
وہ اندھے ہین نہ سوجا کھے وہ مُردے ہین نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش
کرتے ہین اور اُسکی بے انتہا قدرتون کی حد بست ٹھہراتے ہین اور اُسکو کمزور سمجھتے ہین سو ان سے
ایسا ہی معاملہ کیا جائیگا جیسا کہ اُنکی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے
کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت
کے عجائبات دیکھے گا جو ہمنے دیکھے ہین اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے - اُس
شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اوسکو بڑی مشکلات کے وقت جو اُسکے نزدیک قانون
قدرت کے مخالف ہین دعا کرنیکا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہین سمجھتا - مگر اے سعید
انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستارون کو بغیر ستونون کے لٹکا دیا اور جس نے
زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا - کیا تو اُسپر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام مین عاجز
آجائیگا* بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا مین بیشمار عجائبات ہین مگر وہی دیکھتے
ہین جو صدق اور وفا سے اسکے ہوگئے ہین وہ غیرون پر جو اسکی قدرتون پر یقین نہین رکھتے
اور اسکے صادق وفادار نہین ہین وہ عجائبات ظاہر نہین کرتا - کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو
اب تک یہ پتہ نہین کہ اُسکا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا مین ہین کیونکہ ہمنے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اُسمین
پائی - یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق
ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو - اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو

* خدا کسی کام مین عاجز نہین آتا - ہان خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ مین یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحم سے نیک انسان کے ساتھ دوستون کیطرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اسکی دعا سنتا ہے جیسا کہ خود فرمایا ادعونی استجب لکم اور کبھی کبھی اپنی مرضی ہی منوانا چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ایسا اسلئے کیا کہ تا کبھی انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کر کے یقین اور معرفت مین اسکو ترقی دے اور کبھی اپنی مرضی کے موافق کر کے اپنی رضا کی اسکو خلعت بخشے اور اسکا مرتبہ بڑہا دے اور اس سے محبت کر کے ہدایت کی راہون مین اسکو ترقی دیوے - منہ

کہ وہ تمہین سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہین بچائیگا۔ مین کیا کرون اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلون مین بٹھادون۔ کس دَف سے مین بازارون مین منادی کرون کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لین اور کس دوا سے مین علاج کرون تا سُننے کیلئے لوگون کے کان کہلین

اگر تُم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالے تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھیگا اور اسکے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہین جانتے کہ تمہارے خدا مین کیا کیا قدرتین ہین۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دُنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکہتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضایع ہونے سے روتا ہے اور چیخین مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دُنیا کے لئے ایسے بیخود کیون ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم مین تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُسکے کچھ بھی نہین اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیرین کچھ چیز ہین۔ غیر قومون کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہین اور جیسے سانپ مٹی کہاتا ہے انہون نے سفلی اسباب کی مٹی کہائی۔ اور جیسے گِدھ اور کُتّے مردار کہاتے ہین انہون نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانون کی پرستش کی اور خنزیر کہایا اور شراب کو پانی کیطرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اونمین سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گہونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے انکے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُنکے تمام اندرونی اعضا کاٹ دئے ہین پس تم اُس جذام سے ڈرو مین تمہین حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہین کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہون کہ تُم غیر قومون کیطرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کردو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہین آنکھ ہو تو تمہین نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اُٹھا کر سکتے ہو مگر اوسکے اذن سے۔ ایک مُردہ اسپر ہنسی کریگا مگر کاش اگر وہ مرجاتا تو اِس ہنسی سے اُسکے لئے بہتر تہا۔ خبردار!!! تم غیر قومون کو دیکھکر اُنکی ریس مت کرو کہ اُنہون نے دُنیا کے

منصوبوں مین بہت ترقی کرلی ہے آؤ ہم بہی انہین کے قدم پر چلین سنو اور سمجہو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہین جو تمہین اپنی طرف بلاتا ہے اُنکا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اسلئے وہ غفلت مین چہوڑے گئے ہین تمہین دنیا کے کسب اور حرفت سے نہین روکتا مگر تم اُن لوگون کے پیرو مت بنو جنہون نے سب کچہہ دُنیا کو ہی سمجہہ رکہا ہے چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام مین خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹون سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راستباز اُسوقت بنوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمین یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کہولی جائیگی۔ اپنی جانون پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہین اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہین یہانتک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ موںہہ سے انشاء اللہ بہی نہین نکالتے اُنکے پیرو مت بنجاؤ۔ خدا تمہاری آنکہین کہولے تا تمہین معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گرجائے تو کیا کڑیان اپنی چہت پر قائم رہ سکتی ہین۔ نہین بلکہ یک دفعہ گرینگی اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بہی ہو جائین۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہین رہ سکتین اگر تم اس سے مدد نہین مانگوگے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہین ٹہراؤگے تو تمہین کوئی کامیابی حاصل نہین ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مروگے۔ یہ مت خیال کرو کہ پہر دوسری قومین کیونکر کامیاب ہو رہی ہین حالانکہ وہ اوس خدا کو جانتی بہی نہین جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اسکا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چہوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان مین ڈالی گئی ہین خدا کا امتحان کبہی اس رنگ مین ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چہوڑتا ہے اور دُنیا کی مستیون اور لذتون سے دل لگاتا ہے اور دُنیا کی دولتون کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اُسپر کہولے جاتے ہین اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات مین ہی مرتا اور ابدی جہنم مین ڈالا جاتا ہے اور کبہی اس رنگ مین بہی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے

ہی نامراد رکھا جاتا ہی مگر موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہین جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونون فریق مغضوب علیہم ہین۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حیّ وقیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہین بلکہ لاپرواہین اور اوس سے مونہہ پھیر رہے ہین تو سچی خوشحالی انکو کہان نصیب ہوسکتی ہے۔ مبارک ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہین سمجھا۔ اِسی طرح تمہین چاہئے کہ اس دُنیا کے فلسفیون کی پیروی مت کرو اور انکو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیان ہین سچّا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہین اپنی کلام مین سکھلایا ہے۔ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جو اس دُنیوی فلسفہ کے عاشق ہین اور کامیاب ہین وہ لوگ جنہون نے سچّے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب مین ڈھونڈا۔ نادانی کی راہین کیون اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتین سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہین۔ کیا تم اندھون کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہین راہ دکھلاوین۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہین کیا راہ دکھائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جسکا تمہین وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیرون کی رسائی نہین اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہان سے تمہارے لئے پاک غذا لائیگا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہین دکھا دیگا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگون سے کیا ڈھونڈتے ہو جنکی روحین آسمان کیطرف جاتی ہین وہی حکمت کے وارث ہین جنکو خود تسلی نہین وہ کیونکر تمہین تسلّی دے سکتے ہین مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق وصفا ضروری ہے پھر بعد اسکے یہ سب کچھ تمہین ملیگا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہین بلکہ پیچھے رہ گئی ہے* اور روح القدس اب اُتر نہین سکتا بلکہ پہلے زمانون مین ہی اُتر چکا۔ اور مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ ہر ایک دروازہ بند ہوجاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنیکا کبھی دروازہ بند نہین ہوتا۔ تم اپنے دلون کے دروازے کھول دو تا وہ انمین داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئین دور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اُٹھ اور اُس کھڑکی کو کھولدے

* قران شریف پر شریعت ختم ہوگئی مگر وحی ختم نہین ہوئی کیونکہ وہ سچّے دین کی جان ہے جس دین مین وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہین۔ منہ

تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضون کی راہین اس زمانہ مین تمپر بند نہین کین بلکہ زیادہ کین تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہین جنکی اسوقت تمہین بہت ضرورت تہی وہ تمپر اسنے بند کر دی ہین ہرگز نہین بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کہولا گیا ہے۔ اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ مین سکہلائی گئی گذشتہ تمام نعمتون کا تمپر دروازہ کہول دیا ہے تو تم کیون ان کے لینے سے انکار کرتے ہو اُس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائیگا۔ اس دودہ کے لئے تم بچہ کیطرح رونا شروع کرو کہ دودہ پستان سے خود بخود اُتر آئیگا۔ رحم کے لایق بنو تا تمپر رحم کیا جائے اضطراب دکہلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتہہ تمہین پکڑ لے کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کیلئے آسان کیجاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتہاہ گڑہے مین پڑتے ہین وہ اپنے دلون مین فیصلہ کر لیتے ہین کہ ہمین آگ منظور ہے ہم ہین اپنے محبوب کے لئے جلینگے پہر وہ آگ مین اپنے تئین ڈال دیتے ہین پس کیا دیکہتے ہین کہ وہ بہشت ہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا الخ یعنے اے برو اور اے نیکو تم مین سے کوئی بہی نہین جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ مین پڑتے ہین وہ نجات دئے جائینگے لیکن وہ جو اپنے نفس امّارہ کیلئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اُسے کہا جائیگی پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہین اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہین اور اس سے موافقت نہین کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان مین ہرگز داخل نہین ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بہی تمپر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نجاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بہی قابل پاداش ہے وقت تہوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اُٹہاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچہہ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکہہ لو ایسا نہ ہو کہ کچہہ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کہوٹی متاع ہو جو شاہی دربار مین پیش کرنے کے لایق نہ ہو۔

مینے سنا ہے کہ بعض تم سے حدیث کو کلی نہین مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہین تو سخت غلطی

کرتے ہین مینے یہ تعلیم نہین دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزین ہین کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہین دی ہین۔ سب سے اول قرآن ہے* جسمین خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جسمین اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ مین تھے جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسےٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے نبیون کیطرح اسکا رفع نہین ہوا اسی طرح قرآن مین منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم مین سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہین قرآن نے کھولین اور باقی سب اسکے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اوس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیان قرآن مین ہین یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگون پر جو کسی اور چیز کو اوس پر مقدم رکھتے ہین تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن مین ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہین جو قرآن مین نہین پائی جاتی تمہارے ایمان کا مُصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہین جو بلاواسطہ قرآن تمہین ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہین عنایت کی۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیون پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہین دیگئی اگر بجائے توریت کے یہودیون کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اِس نعمت کی قدر کرو جو تمہین دیگئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتین ہیچ ہین۔ انجیل کے لانیوالا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو

* دوسرا ذریعہ ہدایت کا سُنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یون نماز چاہیئے اور روزہ رکھہ کر دکھلایا کہ یون روزہ چاہیئے اسکا نام سُنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ مین دکھلاتے رہے سُنت اسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپکے بعد آپکے اقوال جمع کئے گئے اور حدیث کا رتبہ قرآن اور سُنت سے کمتر ہے کیونکہ اکثر حدیثین ظنی ہین لیکن اگر ساتھ سُنت ہو تو وہ اُسکو یقینی کر دیگی۔ منہ

ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جسکو بلی بہی پکڑ سکتی ہے اسی لیئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑہے مین پڑتے گئے اور روحانیت انمین باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تہا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل مین ظاہر ہوا تہا جس نے زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بہر دیا تہا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف میں بہی ذکر ہے قرآن ایک ہفتہ مین انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تمکو نبیون کیطرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بہاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا مین ہی اپنے پڑہنے والون کو یہ دعا سکہلائی اور یہ امید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے ہمین اپنی اُن نعمتون کی راہ دکہلا جو پہلون کو دکہلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تہے پس اپنی ہمتین بلند کرلو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہین وہ نعمتین دینا چاہتا ہے جو پہلون کو دی تہین۔ کیا اوس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت مقدس تمہین عطا نہین کیا جو آجتک تمہاری قبضہ مین ہے پس اے سست اعتقادو اور کمزور ہمتو کیا تمہین یہ خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہین قایم مقام کر دیا۔ مگر روحانی طور پر تمہین قائم مقام نہ کر سکا بلکہ خدا کا تمہاری نسبت اِن سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے خدا نے اُنکے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمہین وارث بنایا مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا جبتک کہ قیامت آجاوے خدا تمہین نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہین رکہے گا وہ تم پر وہ سب نعمتین پوری کرے گا جو پہلون کو دی گئین لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جہوٹہ باندہے گا اور کہیگا کہ خدا کی وحی میری پر نازل ہوئی حالانکہ نہین نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجہے شرف مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا حالانکہ نہین نصیب ہوا تو مین خدا اور اسکے ملایکہ کو گواہ رکہہ کر کہتا ہون کہ وہ ہلاک کیا جائیگا کیونکہ اوس نے اپنے خالق پر جہوٹ باندہا اور فریب کیا اور سخت بیباکی اور شوخی ظاہر کی سو تم اِس مقام مین ڈرو لعنت ہے ان لوگون پر جو جہوٹی

خوابین بناتے ہین اور جہوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعوی کرتے ہین گویا وہ دل مین خیال کرتے ہین کہ خدا نہین پر خدا کا عقاب انکو سخت پکڑے گا اور اُن کا بُرا دن اُن سے ٹل نہین سکتا سو تم صدق اور راستی اور تقوی اور محبت ذاتیہ الہیہ مین ترقی کرو اور اپنا کام یہی سمجہو جبتک زندگی ہے پہر خدا تم مین سے جسکی نسبت چاہیگا اسکو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے بہی مشرف کریگا تمہین ایسی تمنا بہی نہین چاہیئے تا نفسانی تمنا کی وجہ سے سلسلہ شیطانیہ شروع نہ ہو جائے جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہین پس تم خدمت اور عبادت مین لگے رہو تمہارے تمام کوشش اسی مین مصروف ہونی چاہیئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین مین ترقی چاہو نجات کے لئے نہ الہام نمائی کیلئے قرآن شریف نے تمہارے لئے بہت پاک احکام لکہے ہین جنمین سے ایک یہ ہے کہ تم شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جہوٹ نہ بولو کہ جہوٹ بہی ایک حصہ شرک ہے۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے نامحرم عورتون کو مت دیکہو اور بجز اسکے دیکہنا حلال۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکہہ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹہوکر کی جگہ ہے بلکہ چاہیئے کہ نامحرم کے مقابلہ کیوقت تیری آنکہ خوابیدہ رہے تجہے اسکی صورت کی کچہہ بہی خبر نہ ہو مگر اُسی قدر جیسا کہ ایک دُہندلی نظر سے ابتدا نزول الماء مین انسان دیکہتا ہے۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ اتنی شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ پی ورنہ تجہے خدا کی راہ نہین ملیگی اور خدا تجہہ سے ہمکلام نہین ہوگا اور نہ پلیدیون سے پاک کریگا اور وہ کہتا ہے کہ یہ شیطان کی ایجاد ہے تم اس سے بچو۔ قرآن تمہین انجیل کیطرح فقط یہ نہین کہتا کہ اپنے بہائی پر بے سبب غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف اپنے ہی غصہ کو تہام بلکہ تواصوا بالمرحمہ پر عمل بہی کر اور دوسرون کو بہی کہتا رہ کہ ایسا کرین اور نہ صرف خود رحم کر بلکہ رحم کیلئے اپنے تمام بہائیون کو وصیت بہی کر۔ اور قرآن تمہین انجیل کیطرح یہ نہین کہتا کہ بجز زناہ کے اپنی بیوی کی ہر یک ناپاکی پر صبر کرو اور طلاق مت دو بلکہ وہ کہتا ہے الطیبات للطیبین قرآن کا یہ منشا ہے کہ

والا پاک کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ پس اگر تیری بیوی زنا تو نہیں کرتی مگر شہوت کی نظر سے غیر لوگوں کو دیکھتی ہے اور اُن سے بغل گیر ہوتی ہے اور زنا کے مقدمات اُس سے صادر ہوتے ہیں گو ابھی تکمیل نہیں ہوئی اور غیر کو اپنی برہنگی دکھلا دیتی ہے اور مشرکہ اور بدعقیدہ ہے اور جس پاک خدا پر تو ایمان رکھتا ہے اُس سے وہ بیزار ہے تو اگر وہ باز نہ آوے تو تو اُسے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال میں تجھ سے علیحدہ ہو گئی اور تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں رہی۔ پس تیرے لئے اب جائز نہیں ہے کہ تو دیوثی سے اسکے ساتھ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا ٹکڑہ نہیں ایک گندہ اور متعفن عضو ہے جو کاٹنے کے لائق ہے ایسا نہ ہو کہ وہ باقی عضو کو بھی گندہ کر دے اور تو مر جاوے۔ اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا بلکہ بیہودہ قسموں سے تمہیں روکتا ہے کیونکہ بعض صورتوں میں قسم فیصلہ کے لئے ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی ذریعہ ثبوت کو ضائع کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس سے اُسکی حکمت تلف ہوتی ہے یہ طبعی امر ہے کہ جب کوئی انسان ایک متنازعہ فیہ امر میں گواہی نہ دے تب فیصلہ کے لئے خدائی گواہی کی ضرورت ہے اور قسم خدا کو گواہ ٹھہرانا ہے۔ اور قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہر ایک جگہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی اللہ یعنی بدی کا بدلہ اُسیقدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اُسے اُس کا بدلہ دیگا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے اور نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل و مصلحت ہو نہ بیقیدی کے رنگ میں یہی قرآن کا مطلب ہے۔ اور قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو بلکہ وہ کہتا ہے کہ چاہئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو اور تیری ہمدردی ہر ایک کیلئے عام ہو مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہوگا سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھ اور چاہئے کہ تو انکے اعمال سے دشمنی رکھے نہ انکی ذات سے اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں اور اس بارہ میں

فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی یعنے خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھہ پیش آیا کرو پھر اس سے بڑھکر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہون نے تم سے کوئی نیکی نہین کی۔ پھر اس سے بڑھکر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھہ پیش آؤ کہ گویا تم انکے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائین اپنے بچون سے پیش آتی ہین کیونکہ احسان مین ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنیوالا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو مان کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہین کرسکتا۔ پس آخری درجہ نیکیون کا طبعی جوش ہے جو مان کیطرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتونکو یاد کرکے اسکی فرمان برداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اسکی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اسکو دیکھہ رہا ہے اور خدا سے ایتاء ذی القربے یہ ہے کہ اُسکی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت مین فرق نہ آوے۔ اور انجیل مین لکھا گیا ہے کہ جو لوگ تمپر لعنت کرین اُن کے لئے برکت چاہو مگر قرآن کہتا ہے کہ تم اپنی خودی سے کچھہ بھی نہ کرو۔ تم اپنے دل سے جو خدا کی تجلیات کا گھر ہے فتوے پوچھو کہ ایسے شخص کے ساتھہ کیا معاملہ چاہئے پس اگر خدا تمہارے دل مین ڈالے کہ یہ لعنت کرنیوالا قابل رحم ہے اور آسمان مین اُسپر لعنت نہین تو تم بھی لعنت نہ کرو تا خدا کے مخالف نہ ٹھہرو۔ لیکن اگر تمہارا کانشنس اسکو معذور نہین ٹھہراتا اور تمہارے دل مین ڈالا گیا ہے کہ آسمان پر اس شخص پر لعنت ہے تو تم اس کے لئے برکت نہ چاہو جیسا کہ شیطان کے لئے کسی نبی نے برکت نہین چاہی اور کسی نبی نے اسکو لعنت سے آزاد نہین کیا۔ مگر کسی کی نسبت لعنت مین جلدی نہ کرو کہ بہتیری بدظنیان جھوٹھیان ہین اور بہتیری لعنتین اپنے ہی پر پڑتی ہین سنبھل کر قدم رکھو اور خوب پڑتال کرکے کوئی کام کرو اور خدا سے مدد مانگو کیونکہ تم اندھے ہو ایسا نہ ہو کہ عادل کو ظالم ٹھہراؤ۔ اور صادق کو کاذب خیال کرو۔ اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض کرو اور تمہارے سب نیک اعمال حبط ہو جاوین۔

ایسا ہی انجیل مین کہا گیا ہے کہ تم اپنے نیک کامون کو لوگون کے سامنے دکہلانے کیلئے نہ کرو مگر قران کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگون سے چھپاؤ بلکہ تم حسب مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجالاؤ جبکہ تم دیکہو کہ پوشیدہ کرنا تمہاری نفس کے لئے بہتر ہے اور بعض اعمال دکہلا کر بہی کرو جبکہ تم دیکہو کہ دکہلانے مین عام لوگون کی بہلائی ہے تا تمہین وہ بدلے ملین اور تا کمزور لوگ کہ جو ایک نیکی کے کام پر جرأت نہین کر سکتے وہ بہی تمہاری پیروی سے اُس نیک کام کو کر لین۔ غرض خدا نے جو اپنے کلام مین فرمایا۔ سرًّا و علانیۃً یعنے پوشیدہ بہی خیرات کرو اور دکہلا دکہلا کر بہی ان احکام کی حکمت اوس نے خود فرمادی ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف قول سے لوگون کو سمجہاؤ بلکہ فعل سے بہی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہین کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونہ کا بہت اثر ہوتا ہے۔

ایسا ہی انجیل مین ہے کہ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری مین جا۔ مگر قرآن سکہاتا ہی کہ اپنی دعا کو ہریک موقعہ پر پوشیدہ مت کرو بلکہ تم لوگون کے روبرو اور اپنے بہائیون کے مجمع کے ساتہہ بہی کہلی کہلی طور پر دعا کیا کرو تا اگر کوئی دعا منظور ہو تو اس مجمع کیلئے ایمان کی ترقی کا موجب ہو اور تا دوسرے لوگ بہی دعا مین رغبت کرین۔

ایسا ہی انجیل مین ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے ہماری روزانہ روٹی آج ہمین بخش۔ اور جس طرح ہم اپنے قرضدارون کو بخشتے ہین تو اپنے قرض کو ہمین بخشدے اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہین کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بہی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے نہ صرف آسمان پر جیسا کہ وہ فرماتا ہے وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ۔ یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی ذرہ ذرہ زمین کا اور آسمان کا خدا کی تحمید اور تقدیس کر رہا ہے اور جو کچہہ انمین ہے وہ تحمید اور تقدیس مین مشغول ہے پہاڑ اوسکی ذکر مین مشغول ہین دریا اوسکے ذکر مین مشغول ہین درخت اُسکے ذکر مین مشغول ہین اور بہت سے ستیارہ

اسکے ذکر مین مشغول ہین اور جو شخص دل اور زبان کے ساتھ اسکے ذکر مین مشغول نہین اور خدا
کے آگے فروتنی نہین کرتا اس سے طرح طرح کے شکنجون اور عذابون سے قضا و قدر الٰہی
فروتنی کرا رہی ہے اور جو کچھ فرشتون کے بارے مین خدا کی کتاب مین لکھا ہے کہ وہ نہایت درجہ اطاعت
کر رہے ہین یہی تعریف زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف مین موجود ہے
کہ ہر ایک چیز اوسکی اطاعت کر رہی ہے ایک پتہ بھی بجز اُسکے امر کے گر نہین سکتا اور بجز اس کے
حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ
کی تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اُسکی فرمانبرداری مین مستغرق ہے
پہاڑون اور زمین کا ذرہ ذرہ اور دریاؤن اور سمندرون کا قطرہ قطرہ اور درختون اور بوٹیون
کا پات پات اور ہر ایک جزو اُن کا اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہین
اور اسکی اطاعت کرتے ہین اور اسکی تحمید و تقدیس مین مشغول ہین اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
یسبح للہ ما فی السموت وما فی الارض یعنے جیسے آسمان پر ہر یک چیز خدا کی تسبیح و تقدیس
کر رہی ہے ویسے زمین پر بھی ہر ایک چیز اُسکی تسبیح و تقدیس کرتی ہے پس کیا زمین پر خدا کی تحمید
و تقدیس نہین ہوتی ایسا کلمہ ایک کامل عارف کے مونہہ سے نہین نکل سکتا بلکہ زمین کی چیزون مین سے
کوئی چیز تو شریعت کے احکام کی اطاعت کر رہی ہے اور کوئی چیز قضا و قدر کے احکام کے تابع
ہے اور کوئی دونون کی اطاعت مین کمر بستہ ہے کیا بادل کیا ہوا کیا آگ کیا زمین سب خدا کی
اطاعت اور تقدیس مین محو ہین اگر کوئی انسان الٰہی شریعت کے احکام کا سرکش ہے تو الٰہی قضا
و قدر کے حکم کا تابع ہے ان دونون حکومتون سے باہر کوئی نہین کسی نہ کسی آسمانی حکومت کا
جُوا ہر ایک کی گردن پر ہے۔ ہان البتہ انسانی دلون کی صلاح اور فساد کے لحاظ سے غفلت اور
ذکر الٰہی نوبت بہ نوبت زمین پر اپنا غلبہ کرتے ہین مگر بغیر خدا کی حکمت اور مصلحت کے یہ مدّ و جزر
خود بخود نہین خدا نے چاہا کہ زمین مین ایسا ہو سو ہو گیا سو ہدایت اور ضلالت کا دور بھی دن رات
کے دور کی طرح خدا کے قانون اور اذن کے موافق چل رہا ہے نہ خود بخود باوجود اسکے ہر ایک
چیز اسکی آواز سنتی ہے اور اسکی پاکی یاد کرتی ہے مگر انجیل کہتی ہے کہ زمین خدا کی تقدیس سے خالی

ہے؟ اسکا سبب اِس انجیلی دُعا کے اگلے فقرہ مین لبطور اشارہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ
کہ ابہی اوسمین خدا کی بادشاہت نہین آئی اِسلئے حکومت نہ ہونیکی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے
خدا کی مرضی ایسے طور سے زمین پر نافذ نہین ہوسکی جیسا کہ آسمان پر نافذ ہے مگر قرآن کی تعلیم
سراسر اسکے برخلاف ہے وہ تو صاف لفظون مین کہتا ہے کہ کوئی چور خونی - زانی - کافر
فاسق - سرکش - جرایم پیشہ کسی قسم کی بدی زمین پر نہین کرسکتا جبتک کہ آسمان پر سے
اُسکو اختیار نہ دیا جائے پس کیونکر کہا جائے کہ آسمانی بادشاہت زمین پر نہین کیا کوئی
مخالف قبضہ زمین پر خدا کے احکام کے جاری ہونے سے مزاحم ہے سبحان اللہ ایسا ہرگز نہین
بلکہ خدا نے خود آسمان پر فرشتون کے لئے جدا قانون بنایا اور زمین پر انسانون کے لئے
جدا اور خدا نے اپنی آسمانی بادشاہت مین فرشتون کو کوئی اختیار نہین دیا بلکہ اون کی فطرت
مین ہی اطاعت کا مادہ رکہدیا ہے وہ مخالفت کر ہی نہین سکتے اور سہو ونسیان اُنپر وارد
نہین ہوسکتا لیکن انسانی فطرت کو قبول عدم قبول کا اختیار دیا گیا ہے اور چونکہ یہ اختیار اوپر
سے دیا گیا ہے اِسلئے نہین کہہ سکتے کہ فاسق انسان کے وجود سے خدا کی بادشاہت
زمین سے جاتی رہی بلکہ ہر رنگ مین خدا کی ہی بادشاہت ہے ہان صرف قانون دو ہین -
ایک آسمانی فرشتون کے لئے قضا و قدر کا قانون ہے کہ وہ بدی کر ہی نہین سکتے اور
ایک زمین پر انسانون کیلئے خدا کے قضا و قدر کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے
اون کو بدی کرنیکا اختیار دیا گیا ہے مگر جب خدا سے طاقت طلب کرین یعنی استغفار
کرین تو روح القدس کی تائید سے انکی کمزوری دور ہوسکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب
سے بچ سکتے ہین جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہین اور اگر ایسے لوگ ہین کہ گنہگار
ہو چکے ہین تو استغفار اُن کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتایج سے یعنی عذاب سے
بچائے جاتے ہین کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہین رہ سکتی - اور جرائم پیشہ جو استغفار
نہین کرتے یعنی خدا سے طاقت نہین مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہین - دیکہو
آجکل طاعون بہی لبطور سزا کے زمین پر اُتری ہے اور خدا کے سرکش اوس سے ہلاک ہوتے

جاتے ہین پہر کیونکر کہا جاوے کہ خدا کی بادشاہت زمین پر نہین یہ خیال مت کرو کہ اگر زمین پر خدا کی بادشاہت ہے تو پہر لوگون سے جرائم کیون ظہور مین آتے ہین کیونکہ جرائم بہی خدا کے قانون قضاء و قدر کے نیچے ہین سو اگرچہ وہ لوگ قانون شریعت سے باہر ہو جاتے ہین مگر قانون تکوین یعنے قضاء و قدر سے وہ باہر نہین ہو سکتے پس کیونکر کہا جائے کہ جرائم پیشہ لوگ الٰہی سلطنت کا جوا اپنے گردن پر نہین رکہتے دیکہو اس ملک برٹش انڈیا مین چوریان بہی ہوتی ہین خون بہی ہوتے ہین زناکار اور خائن اور مرتشی وغیرہ ہر یک قسم کے جرائم پیشہ بہی پائے جاتے ہین مگر نہین کہہ سکتے کہ اس ملک مین سرکار انگریزی کا راج نہین۔ کیونکہ راج تو ہے مگر گورنمنٹ نے عمداً ایسے سخت قانون کو مناسب نہین سمجہا جسکی دہشت سے لوگون پر زندگی مشکل ہو جائے ورنہ اگر گورنمنٹ تمام جرائم پیشہ کو ایک تکلیف دہ زندان مین رکہہ کر اونکو جرائم سے روکنا چاہے تو بہت آسانی سے وہ رک سکتے ہین یا اگر قانون مین سخت سزائین رکہی جائین تو ان جرائم کا انسداد ہو سکتا ہے پس تم سمجہہ سکتے ہو کہ جس قدر اس ملک مین شراب پی جاتی ہے فاحشہ عورتین بڑہتی جاتی ہین چوری اور خون کی وارداتین ہوتی ہین یہ اس لئے نہین کہ گورنمنٹ انگریزی کا یہان راج نہین بلکہ گورنمنٹ کے قانون کی نرمی نے جرائم مین کثرت پیدا کر دی ہے نہ یہ کہ گورنمنٹ انگریزی اس جگہ سے اوٹہہ گئی ہے بلکہ سلطنت کا اختیار ہے کہ قانون کو سخت کر کے اور سنگین سزائین مقرر کر کے ارتکاب جرائم سے روک دے جبکہ انسانی سلطنت کا یہ حال ہے کہ جو الٰہی سلطنت کے مقابل پر کچہہ بہی چیز نہین تو الٰہی سلطنت کس قدر اقتدار اور اختیار رکہتی ہے اگر خدا کا قانون ایسا سخت ہو جائے اور ہر یک زنا کرنیوالے پر بجلی پڑے اور ہر یک چور کو یہ بیماری پیدا ہو کہ ہاتہہ گل سڑ کر گر جائین اور ہر یک سرکش خدا کا منکر اسکے دین کا منکر طاعون سے مرے تو ایک ہفتہ گذرنے سے پہلے ہی تمام دنیا راستبازی اور نیک بختی کی چادر پہن سکتی ہے۔ پس خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکہی ہے کہ جرائم پیشہ جلدی نہین پکڑے جاتے ہان سزائین

بہی ملتی رہتی ہین - زلزلے آتے ہین - بجلیان پڑتی ہین - کوہ آتش فشان آتشبازی کی طرح مشتعل ہوکر ہزارون جانون کا نقصان کرتے جاتے ہین جہاز غرق ہوتے ہین ریل گاڑیون کے ذریعہ سے صدہا جانین تلف ہوتی ہین - طوفان آتے ہین مکانات گرتے ہین سانپ کاٹتے ہین درندے پہاڑتے ہین وبائین پڑتی ہین اور فنا کرنے کا نہ ایک دروازہ بلکہ ہزارہا دروازے کہلے ہین جو مجرمین کی پاداش کیلئے خدا کے قانون قدرت نے مقرر کر رکہے ہین پہر کیونکر کہا جائے کہ خدا کی زمین پر بادشاہت نہین سچ یہی ہے کہ بادشاہت تو ہے ہر ایک مجرم کے ہاتہہ مین ہتکڑیان پڑی ہین اور پاؤنین زنجیر ہین مگر حکمت الٰہی نے اس قدر اپنے قانون کو نرم کردیا ہے کہ وہ ہتکڑیان اور وہ زنجیرین فی الفور اپنا اثر نہین دکہاتی ہین اور آخر اگر انسان باز نہ آوے تو دائمی جہنم تک پہنچاتی ہین اور اس عذاب مین ڈالتی ہین جس سے ایک مجرم نہ زندہ رہے اور نہ مرے - غرض قانون دو ہین ایک وہ قانون جو فرشتون کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کیلئے پیدا کئے گئے ہین اور انکی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے وہ گناہ نہین کر سکتے مگر نیکی مین ترقی بہی نہین کرسکتے (۲) دوسرا قانون وہ ہے جو انسانون کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانون کی فطرت مین یہ رکہا گیا ہے کہ وہ گنہ کرسکتے ہین مگر نیکی مین ترقی بہی کرسکتے ہین یہ دونون فطرتی قانون غیر متبدل ہین اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہین بن سکتا ہے ایسا ہی انسان بہی فرشتہ نہین ہو سکتا ہے یہ دونون قانون بدل نہین سکتے ازلی اور اٹل ہین اسلئے آسمان کا قانون زمین پر نہین آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتون کے متعلق ہوسکتا ہے - انسانی خطاکاریان اگر توبہ کے ساتہہ ختم ہون تو وہ انسان کو فرشتون سے بہت اچہا بنا سکتی ہین کیونکہ فرشتون مین ترقی کا مادہ نہین انسان کے گنہ توبہ سے بخشے جاتے ہین اور حکمت الٰہی نے بعض افراد مین سلسلہ خطاکاریون کا باقی رکہا ہے تا وہ گناہ کرکے اپنی کمزوری پر اطلاع پاوین اور پہر توبہ کرکے بخشے جاوین یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی کو انسانون کی فطرت چاہتی ہے سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے فرشتہ کا خاصہ نہین پہر وہ قانون جو فرشتون کے

متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو سکے - یہ خطا کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف کمزوری منسوب کی جاوے - یہ صرف قانون کے نتائج ہیں جو زمین پر جاری ہو رہے ہیں نعوذ باللہ کیا خدا ایسا کمزور ہے جسکی بادشاہت اور قدرت اور جلال صرف آسمان تک ہی محدود ہے یا زمین کا کوئی اور خدا ہے جو زمین پر مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے اور عیسائیوں کو اس بات پر زور دینا اچھا نہیں کہ صرف آسمان میں ہی خدا کی بادشاہت ہے جو ابھی زمین پر نہیں آئی کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آسمان کچھہ چیز نہیں اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان کچھہ چیز نہیں جس پر خدا کی بادشاہت ہو اور زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت آئی نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ بھی نہیں - ماسوا اسکے ہم خدا کی زمینی بادشاہت کو بچشم خود دیکھہ رہے ہیں اُسکے قانون کے موافق ہماری عمریں ختم ہو جاتی ہیں اور ہماری حالتیں بدلتی رہتی ہیں اور صدہا رنگ کے راحت اور رنج ہم دیکھتے ہیں ہزارہا لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہیں اور ہزارہا پیدا ہوتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں نشان ظاہر ہوتے ہیں زمین ہزارہا قسم کے نباتات اور پہل اور پہول اسکے حکم سے پیدا کرتی ہے تو کیا یہ سب کچھہ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے بلکہ آسمانی اجرام تو ایک ہی صورت اور منوال پر چلے آتے ہیں اور اُن میں تغیر تبدیل جس سے ایک مغیر مبدل کا پتہ ملتا ہو کچھہ محسوس نہیں ہوتی مگر زمین ہزارہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے ہر روز کروڑہا انسان دنیا سے گذرتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک طور سے ایک مقتدر صانع کا تصرف محسوس ہو رہا ہے تو کیا ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں اور انجیل نے اسپر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کیوں ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں آئی - البتہ مسیح کا باغ میں اپنے بچ جانیکے لئے ساری رات دعا کرنا اور دعا قبول بھی ہو جانا جیسا کہ عبرانیان ۵ - آیت ۷ میں لکھا ہے مگر پھر بھی خدا کا اُسکے چھڑانے پر قادر نہ ہونا یہ برعم عیسائیان ایک دلیل ہو سکتی ہے کہ اُس زمانہ میں خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں تھی مگر ہمنے اس سے بڑھکر ابتلا دیکھے ہیں اور اُن سے نجات پائی ہے ہم کیونکر خدا کی بادشاہت کا انکار کر سکتے ہیں کیا وہ خون کا مقدمہ جو میرے قتل کرنیکے لئے مارٹن کلارک کیطرف

سے عدالت کپتان ڈگلس مین پیش ہوا تھا وہ اوس مقدمہ سے کچھہ خفیف تھا جو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہ کسی خون کے اتہام سے یہودیون کی طرف سے عدالت پیلاطوس مین دائر کیا گیا تھا مگر چونکہ خدا زمین کا بھی بادشاہ ہے جیسا کہ آسمان کا اسلئے اس نے اس مقدمہ کی پہلے سے مجھے خبر دیدی کہ یہہ ابتلا آنیوالا ہے اور پھر خبر دیدی کہ مین تمکو بری کرونگا اور وہ خبر صدہا انسانون کو قبل از وقت سُنائی گئی اور آخر مجھے بری کیا گیا پس یہ خدا کی بادشاہت تھی جس نے اس مقدمہ سے مجھے بچالیا جو مسلمانون اور ہندوؤن اور عیسائیون کے اتفاق سے مجھہ پر کھڑا کیا گیا تھا ایسا ہی نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیون دفعہ مینے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکھا اور مجھے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ لَهٗ مُلْكُ السموات والارض یعنی زمین پر بھی خدا کی بادشاہت ہے اور آسمان پر بھی۔ اور پھر اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ انّما امرہ اذا اراد شیئًا ان یقول لہ کن فیکون یعنی تمام زمین و آسمان اُسکی اطاعت کر رہی ہے جب ایک کام کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا تو فی الفور وہ کام ہو جاتا ہے اور پھر فرماتا ہے واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعنے خدا اپنے ارادہ پر غالب ہے مگر اکثر لوگ خدا کے قہر اور جبروت سے بیخبر ہین غرض یہ تو انجیل کی دعا ہے جو انسانون کو خدا کی رحمت سے نومید کرتی ہے اور اسکی ربوبیت اور افاضہ اور جزا سزا سے عیسائیون کو بیباک کرتی ہے اور اسکو زمین پر مدد دینے کے قابل نہین جانتی جبتک اسکی بادشاہت زمین پر نہ آوے لیکن اسکے مقابل پر جو دعا خدا نے مسلمانون کو قرآن مین سکھلائی ہے وہ اِس بات کو پیش کرتی ہے کہ زمین پر خدا مسلوب السلطنت لوگون کیطرح بیکار نہین ہے بلکہ اسکا سلسلہ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور مجازات زمین پر جاری ہے اور وہ اپنے عابدون کو مدد دینے کی طاقت رکھتا ہے اور مجرمون کو اپنے غضب سے ہلاک کر سکتا ہے وہ دُعا یہ ہے

الحمد للہ ربّ العالمین الرحمٰن الرحیم ملکِ یوم الدین ایّاک نعبدُ وایّاک نستعین اِهدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّالین۔ آمین۔ ترجمہ

وُہ خُدا ہی ہے جو تمام تعریفون کا مستحق ہے یعنی اسکی بادشاہت مین کوئی نقص نہین اور
اسکی خوبیون کے لئے کوئی ایسی حالت منتظرہ باقی نہین جو آج نہین مگر کل حاصل ہوگی اور
اسکی بادشاہت کے لوازم مین سے کوئی چیز بیکار نہین تمام عالمون کی پرورش کر رہا ہے بغیر عوض
اعمال کے رحمت کرتا ہے اور نیز بعوض اعمال رحمت کرتا ہے جزا سزا وقت مقرر پر دیتا ہے
اُسی کی ہم عبادت کرتے ہین اور اُسی سے ہم مدد چاہتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ ہمین تمام نعمتون
کی راہین دکہلا اور غضب کی راہون اور ضلالت کی راہون سے دور رکہہ +

یہ دعا جو سورۃ فاتحہ مین ہے انجیل کی دُعا سے بالکل نقیض ہے کیونکہ انجیل مین زمین پر خدا کی
موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے پس انجیل کے رو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت
کچہہ کام کر رہی ہے نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا کیونکہ ابہی زمین پر خدا کی بادشاہت
نہین آئی۔ مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی لئے
سورۃ فاتحہ مین تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہین ظاہر ہے کہ بادشاہ مین یہ صفات
ہونی چاہئین کہ وہ لوگون کی پرورش پر قدرت رکہتا ہو سو سورۃ فاتحہ مین رب العالمین کے
لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے۔ پہر دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہئے کہ جو کچہہ اُسکی
رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان کی حاجت ہے وہ بغیر عوض اُنکی خدمات کے خود
رحم خسروانہ سے بجا لاوے۔ سو الرحمٰن کے لفظ سے اِس صفت کو ثابت کر دیا ہے۔ تیسری صفت
بادشاہ مین یہ چاہئے کہ جن کامون کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے انکے انجام کیلئے
مناسب طور پر مدد دے سو الرحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے چوتہی صفت بادشاہ مین یہ چاہئے کہ جزا و سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی کے
کام مین خلل نہ پڑے سو مالک یوم الدین کی لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام
یہ کہ سورۃ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین
پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہین چنانچہ اُسکی ربوبیت بہی موجود اور رحمانیت
بہی موجود اور رحیمیت بہی موجود اور سلسلہ امداد بہی موجود اور سلسلہ سزا بہی موجود غرض جو کچہہ بادشاہت
کے لوازم مین سے ہوتا ہے زمین پر سب کچہہ خدا کا موجود ہے اور ایک ذرہ بہی اُس کے حکم سے باہر نہین

ہرایک جزاوسکے ہاتھہ مین ہے ہرایک رحمت اُسکے ہاتھہ مین ہے مگر انجیل یہ دعا سکھلاتی ہے کہ ابھی خدا کی بادشاہت تم مین نہین آئی اوس کے آنے کے لئے خدا سے دعا مانگا کرو تا وہ آجائے یعنی ابھی تک ان کا خدا زمین کا مالک اور بادشاہ نہین اِس لئے ایسے خدا سے کیا امید ہوسکتی ہے سنو اور سمجھو کہ بڑی معرفت یہی ہے کہ زمین کا ذرہ ذرہ بھی ایسا ہی خدا کے قبضہ اقتدار مین ہے جیسا کہ آسمان کا ذرہ ذرہ خدا کی بادشاہت مین ہے اور جیسا کہ آسمان پر ایک عظیم الشان تجلی ہے زمین پر بھی ایک عظیم الشان تجلی ہے بلکہ آسمان کی تجلی تو ایک ایمانی امر ہے عام انسان نہ آسمان پر گئے نہ اوس کا مشاہدہ کیا مگر زمین پر جو خدا کی بادشاہت کی تجلی ہے وہ تو صریح ہر ایک شخص کو آنکھون سے نظر آرہی ہے ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی دولتمند ہو اپنی خواہش کے مخالف موت کا پیالہ پیتا ہے پس دیکھو اس شاہ حقیقی کے حکم کی کیسی زمین پر تجلی ہے کہ جب حکم آجاتا ہے کوئی اپنی موت کو ایک سکینڈ بھی روک نہین سکتا۔ ہر ایک خبیث اور ناقابل علاج مرض جب دامنگیر ہوتی ہے تو کوئی طبیب ڈاکٹر اسکو دور نہین کرسکتا۔ پس غور کرو یہ کیسی خدا کی بادشاہت کی زمین پر تجلی ہے جو اُسکے حکم رد نہین ہوسکتے۔ پھر کیونکر کہا جاتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہین بلکہ آیندہ کسی زمانہ مین آئیگی دیکھو اسی زمانہ مین خدا کے آسمانی حکم نے طاعون کے ساتھہ زمین کو ہلا دیا تا اسکے مسیح موعود کے لئے ایک نشان ہو پس کون ہے جو اسکی مرضی کے سوا اسکو دور کرسکے پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہین۔ ہان ایک بدکار قیدیون کی طرح اسکی زمین مین زندگی بسر کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کبھی نہ مرے لیکن خدا کی سچی بادشاہت اُسکو ہلاک کر دیتی ہے اور وہ آخر پنجہ ملک الموت مین گرفتار ہو جاتا ہے پھر کیونکہ کہہ سکتے ہین کہ ابھی تک خدا کی زمین پر بادشاہت نہین۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت مین کروڑہا انسان مرجاتے ہین اور کروڑہا اوس کے ارادہ سے پیدا ہوجاتے ہین اور کروڑہا اوسکی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہوجاتے ہین پھر کیونکر کہہ سکتے ہین

٭ آیت تحملھا الانسان بھی دلالت کر رہی ہے کہ خدا کا حقیقی مطیع انسان ہی ہے جو اپنی اطاعت کو محبت اور عشق تک پہونچاتا ہے اور خدا کی بادشاہت کو ہزارہا بلاؤن کو سر پر لیکر زمین پر ثابت کرتا ہے پس یہ طاعت جو درد دل سے ملی ہوئی ہے فرشتے اس کو کب بجالاسکتے ہین۔ منہ

کہ ابھی تک زمین پر خدا کی بادشاہت نہین آسمانون پر تو صرف فرشتے رہتے ہین مگر زمین پر آدمی بھی ہین اور فرشتے بھی جو خدا کے کارکن اور اسکی سلطنت کے خادم ہین جو انسانون کے مختلف کامون کے محافظ چھوڑے گئے ہین اور وہ ہر وقت خدا کی اطاعت کرتے ہین اور اپنی رپورٹین بھیجتے رہتے ہین پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہین بلکہ خدا سب سے زیادہ اپنی زمینی بادشاہت سے ہی پہچانا گیا ہے کیونکہ ہر ایک شخص خیال کرتا ہے کہ آسمان کا راز مخفی اور غیر مشہود ہے بلکہ حال کے زمانہ مین قریباً تمام عیسائی اور اُن کے فلاسفر آسمانون کے وجود کے ہی قائل نہین جن پر خدا کی بادشاہت کا انجیلون مین سارا مدار رکھا گیا ہے مگر زمین تو فی الواقع ایک کرہ ہماری پانوُن نیچے ہے اور ہزارہا قضا و قدر کے امور اسپر ایسے ظاہر ہو رہے ہین جو خود سمجھہ آتا ہے کہ یہ سب کچھہ تغیر و تبدل اور حدوث اور فنا کسی خاص مالک کے حکم سے ہو رہا ہے پھر کیونکر کہا جائے کہ زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت نہین بلکہ ایسی تعلیم ایسے زمانہ مین جبکہ عیسائیون مین آسمانون کا بڑے زور سے انکار کیا گیا ہے نہایت نامناسب ہے کیونکہ انجیل کی اس دعا مین تو قبول کر لیا گیا ہے کہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہین اور دوسری طرف تمام محققین عیسائیون نے سچے دل سے یہ بات مان لی ہے یعنی اپنی تحقیقات جدیدہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ آسمان کچھہ چیز ہی نہین اُن کا کچھہ وجود ہی نہین پس ماحصل یہ ہوا کہ خدا کی بادشاہت نہ زمین مین ہے نہ آسمان مین آسمانون سے تو عیسائیون نے انکار کیا اور زمین کی بادشاہت سے اُنکی انجیل نے خدا کو جواب دیا تو اب بقول ان کے خدا کے پاس نہ زمین کی بادشاہت رہی نہ آسمان کی مگر ہمارے خدائے عزوجل نے سورۃ فاتحہ مین نہ آسمان کا نام لیا نہ زمین کا نام اور یہہ کہکر حقیقت سے ہمین خبر دے دی کہ وُہ **رب العالمین** ہے یعنی جہان تک آبادیان ہین* اور جہان تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح اُن سب کا پیدا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا خدا ہے جو ہر وقت انکی پرورش کرتا ہے اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے

* ... اجرام فلکی مین آبادیان ہین تب ہی وہ آبادیان اس کلمہ کے نیچے آئین گی۔ منہ

اور تمام عالمون پر ہر وقت ہر دم اسکا سلسلۂ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزا سزا کا جاری ہے۔ اور یاد رہے کہ سورہ فاتحہ مین فقرہ **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** سے صرف یہ مراد نہین ہے کہ قیامت کو جزا سزا ہوگی بلکہ قران شریف مین بار بار اور صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازات کبریٰ کا وقت ہے مگر ایک قسم کی مجازات اسی دنیا مین شروع ہے جسکی طرف آیہ یجعل لکم فرقانا اشارہ کرتی ہے۔ اب یہ بات بھی سنو کہ انجیل کی دعا مین تو ہر روزہ روٹی مانگی گئی ہے جیسا کہ کہا کہ "ہماری روزانہ روٹی آج ہمین بخش" مگر تعجب کہ جسکی ابھی تک زمین پر بادشاہت نہین آئی وہ کیونکر روٹی دیسکتا ہے ابھی تک تو تمام کھیت اور تمام پھل نہ اُسکے حکم سے بلکہ خود بخود پکتے ہین اور خود بخود بارشین ہوتی ہین اُسکا کیا اختیار ہے کہ کسیکو روٹی دے جب بادشاہت زمین پر آجائیگی تب اُس سے روٹی مانگنی چاہئے ابھی تو وہ ہر ایک زمینی چیز سے **بیدخل** ہے جب اُسکا بداُ پر پورا قبضہ پائیگا تب کسیکو روٹی دے سکتا ہے اور اسوقت اس سے مانگنا بھی زیبا ہے اور پھر اسکے بعد یہ قول کہ جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہین **تو اپنے قرض** کو ہمین بخش دے اس صورت مین یہ بھی صحیح نہین ہے کیونکہ زمین کی بادشاہت ابھی اُسکو حاصل نہین اور ابھی عیسائیون نے کچھ اسکے ہاتھ سے لیکر کہا یا نہین تو پھر قرضہ کونسا ہوا۔ پس ایسے تہیدست خدا سے قرضہ بخشوانے کی کچھ ضرورت نہین اور نہ اس سے کچھ خوف ہے کیونکہ زمین پر ابھی اسکی بادشاہت نہین اور نہ اُسکی حکومت کا تازیانہ کوئی رعب بٹھلا سکتا ہے۔ کیا مجال کہ وہ کسی مجرم کو سزا دے سکے یا موسیٰؑ کے زمانہ کی نافرمان قوم کی طرح طاعون سے ہلاک کر سکے یا قوم لوط کی طرح ان پر پتھر برسا سکے یا زلزلہ یا بجلی یا کسی اور عذاب سے نافرمانون کو نابود کر سکے کیونکہ ابھی خدا کی **زمین پر بادشاہت نہین** پس چونکہ عیسائیون کا خدا ایسا ہی کمزور ہے جیسا کہ اسکا **بیٹا** کمزور تھا اور ایسا ہی بیدخل ہے جیسا اسکا بیٹا بیدخل تھا تو پھر اُس سے ایسی دعائین مانگنا لاحاصل ہین کہ ہمین **قرض بخشدے** اُس نے کب قرض دیا تھا جو بخش دے کیونکہ ابھی تک تو اسکی **زمین کی بادشاہت** نہین جبکہ اسکی زمین پر بادشاہت

ہی نہین تو زمین کی روئیدگی اُسکے حکم سے نہین اور زمینی چیزین اسکی نہین بلکہ خود بخود ہی
ہین کیونکہ اوسکا زمین پر حکم نافذ نہین اور جبکہ زمین پر وہ فرمانروا اور بادشاہ نہین اور کوئی
زمینی آسائش اُسکے شاہانہ حکم سے نہین تو اُسکو سزا کا اختیار ہے نہ حق حاصل لہذا ایسا کمزور اپنا
خدا بنانا اور اس سے زمین پر رہکر کسی کارروائی کی امید رکھنا **حماقت** ہے کیونکہ ابھی اُسکی
زمین پر بادشاہی نہین۔ لیکن سورۃ فاتحہ کی دعا ہمین سکھلاتی ہے کہ خدا کو زمین پر ہر وقت وہی
اقتدار حاصل ہے جیساکہ اور عالمون پر اقتدار حاصل ہے اور سورۃ فاتحہ کے سر پر خدا کے
اُن کامل اقتداری صفات کا ذکر ہے جو دنیا مین کسی دوسری کتاب نے ایسی صفائی سے ذکر نہین
کیا جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ رحمان ہے وہ رحیم ہے وہ مالک یوم الدّین ہے پھر اس
سے دعا مانگنے کی تعلیم کی ہے اور دعا جو مانگی گئی ہے وہ مسیح کی تعلیم کردہ دعا کیطرح صرف
ہر روزہ روٹی کی درخواست نہین بلکہ جو جو انسانی فطرت کو ازل سے استعداد بخشی گئی ہے
اور اسکو پیاس لگادی گئی ہے وہ دعا سکھلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنے اے ان کامل صفتون کے مالک
اور ایسے فیاض کہ ذرّہ ذرّہ تجھ سے پرورش پاتا ہے اور تیری رحمانیت اور رحیمیت اور قدرت
جزا سزا سے تمتّع اُٹھاتا ہے تو ہمین گذشتہ راستبازون کا وارث بنا اور ہر ایک نعمت جو انکو
دی ہے ہمین بھی دے اور ہمین بچا کہ ہم نافرمان ہو کر مورد غضب نہ ہو جائین اور ہمین بچا کہ
ہم تیری مدد سے بے نصیب رہکر گمراہ نہ ہو جاوین۔ آمین ٭

اب اس تمام تحقیقات سے انجیل کی دعا اور قران کی دعا مین فرق ظاہر ہو گیا کہ انجیل
تو خدا کی بادشاہت آنیکا ایک وعدہ کرتی ہے مگر قرآن بتلاتا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم مین
موجود ہے نہ صرف موجود بلکہ عملی طور پر تم پر فیض بھی جاری ہین غرض انجیل مین تو صرف ایک وعدہ
ہی ہے مگر قران نہ محض وعدہ بلکہ قائم شدہ بادشاہت اور اسکے فیوض کو دکھلا رہا ہے اب قران
کی فضیلت اِس سے ظاہر ہے کہ وہ اُس خدا کو پیش کرتا ہے جو اسی دنیا مین راستبازون کا
کامنجی اور آرام دہ ہے اور کوئی نفس اُسکے فیض سے خالی نہین بلکہ ہر ایک نفس پر حسب

اس کے ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت کا فیض جاری ہے مگر انجیل اس خدا کو پیش کرتی ہے جو ابھی اسکی بادشاہت دُنیا مین نہین آئی صرف وعدہ ہے اب سچ لوکہ عقل کسکو قابل پیروی سمجھتی ہے حافظ شیرازی نے سچ کہا ہے ؎

مرید پیر مغانم زمن مرنج ای شیخ ✣ چراکہ وعدہ توکردی واو بجا آورد

اور انجیلون مین حلیمون۔ غریبون۔ مسکینون کی تعریف کی گئی ہے اور نیز اُن کی تعریف جو ستائے جاتے ہین اور مقابلہ نہین کرتے مگر قرآن صرف یہی نہین کہتا کہ تم ہر وقت مسکین بنے رہو اور شر کا مقابلہ نہ کرو بلکہ کہتا ہے کہ حلم اور مسکینی اور غربت اور ترک مقابلہ اچھا ہے مگر اگر بے محل استعمال کیا جائے تو بُرا ہے پس تم محل اور موقعہ کو دیکھ کر ہر ایک نیکی کرو کیونکہ وہ نیکی بدی ہے جو محل اور موقعہ کے برخلاف ہو جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ مینہ کسقدر عمدہ اور ضروری چیز ہے لیکن اگر وہ بیموقعہ ہو تو وہی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے تم دیکھتے ہو کہ ایک ہی سرد غذا یا گرم غذا کی مداومت سے تمہاری صحت قایم نہیں رہ سکتی بلکہ صحت تبھی قایم رہیگی کہ جب موقعہ اور محل کے موافق تمہارے کہانے اور پینے کی چیزون مین تبدیلی ہوتی رہے پس درشتی اور نرمی اور عفو اور انتقام اور دُعا اور بددُعا اور دوسرے اخلاق مین جو تمہارے لئے مصلحت وقت ہو وہ بھی ایسی تبدیلی کو چاہتی ہے اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو لیکن نہ بے محل اور بیموقعہ اور ساتھ اسکے یہ بھی یاد رکہو کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جنکے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہین وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششون سے حاصل نہین کر سکتے جبتک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائین اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہین پاتا وہ اخلاق کے دعوی میں جہوٹا ہے اور اسکے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے اور بہت سا گوبر ہے جو نفسانی جوشون کے وقت ظاہر ہوتا ہے سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اُس کیچڑ اور اُس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم مین سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے۔

یاد رکہو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازون کا معجزہ ہے جنمین کوئی غیر شریک نہین کیونکہ وہ جو خدا

مین محو نہین ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اِسلئے اُنکے لئے ممکن نہین کہ وہ پاک اخلاق حاصل کرسکین سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو ٹھٹھا ہنسی کینہ وری گندہ زبانی لالچ جہوٹھ بدکاری بدنظری بدخیالی دنیاپرستی تکبر۔ غرور۔ خودپسندی شرارت کج بحثی سب چھوڑدو۔ پہر یہ سب کچہہ تمہین آسمان سے ملیگا۔ جبتک وہ طاقت بالا جو تمہین اوپر کی طرف کہینچ کر لیجائے تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم مین داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی مین پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مُردہ ہو جسمین جان نہین اس حالت مین نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کرسکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالتمین کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھہ سے اُترتی ہی تمہارا موںہہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے۔ تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گذرگاہون سے امن مین آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچہہ غرض نہین کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔

سورۃ فاتحہ نری تعلیم ہی نہین بلکہ اسمین ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چارون صفات ربوبیت[۱]۔ رحمانیت[۲]۔ رحیمیت[۳]۔ مالکیت[۴] یوم الدین یعنے اقتدار جزا سزا کا ذکر کرکے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اسکے بعد آیتوںمین یہ دعا سکہلائی ہی کہ خدایا ایسا کر کہ گذشتہ راستباز نبیون رسولون کے ہم وارث ٹھہرائے جائین انکی راہ ہمپر کھولی جائے اُنکی نعمتین ہمکو دی جائین خدایا ہمین اس سے بچا کہ ہم اس قوم مین سے ہوجائین جنپر دنیا مین ہی تیرا عذاب نازل ہوا یعنی یہود جو حضرت عیسیٰ مسیح کے وقت مین تہی جو طاعون سے ہلاک کی گئی۔ خدایا ہمین اس سے بچا کہ ہم اُس قوم مین سے ہوجائین جنکی شامل حال تیری رہنمائی نہ ہوئی اور وہ گمراہ ہوگئی یعنی نصاریٰ اس دعا میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانون مین سے ایسے ہونگے کہ وہ اپنے صدق وصفا کی جہ سے پہلے

نبیون کے وارث ہوجائینگے اور نبوت اور رسالت کی نعمتین پائینگے اور بعض ایسے ہونگے کہ وہ یہودی صفت ہوجائینگے جنپر دنیا مین ہی عذاب نازل ہوگا اور بعض ایسے ہونگے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لینگے۔ کیونکہ خدا کی کلام مین یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب ایک قوم کو ایک کام سے منع کیا جاتا ہے تو ضرور بعض انمین سے ایسے ہوتے ہین کہ خدا کے علم مین اُس کام کے مرتکب ہونیوالے ہوتے ہین اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ وہ نیکی اور سعادت کا حصہ لیتے ہین ابتداء دنیا سے اخیر تک جسقدر خدا نے کتابین بھیجیں اُن تمام کتابون مین خدا تعالیٰ کی یہ قدیم سنت ہے کہ جب وہ ایک قوم کو ایک کام سے منع کرتا ہے یا ایک کام کی رغبت دیتا ہے تو اسکے علم مین یہ مقدر ہوتا ہے کہ بعض اُس کام کو کرینگے اور بعض نہین۔ پس یہ سورۃ پیشگوئی کر رہی ہے کہ کوئی فرد اس اُمت مین سے کامل طور پر نبیون کے رنگ مین ظاہر ہوگا تا وہ پیشگوئی جو آیت صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے وہ اکمل اور اتم طور پر پوری ہوجائے۔ اور کوئی گروہ انمین سے ان یہودیون کے رنگ مین ظاہر ہوگا جنپر حضرت عیسیٰ نے لعنت کی تھی اور وہ عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے تھے تا وہ پیشگوئی جو آیت غیر المغضوب علیہم سے مستنبط ہوتی ہے ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ انمین سے عیسائیون کے رنگ مین ہوجائیگا عیسائی بنجائیگا جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شراب خواری اور اباحت اور فسق و فجور کے بے نصیب ہوگئے تا وہ پیشگوئی جو آیت ولا الضالین سے مترشح ہو رہی ہے ظاہر ہوجائے۔ اور چونکہ یہ بات مسلمانون کے عقیدہ مین داخل ہے کہ آخری زمانہ مین ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہوجائینگے اور قرآن شریف کی کئی ایک مقامات مین بھی یہ پیشگوئی موجود ہے اور صدہا مسلمانون کا عیسائی ہوجانا یا عیسائیون کی سی بے قید اور آزاد زندگی اختیار کرنا خود مشہود اور محسوس ہو رہا ہے بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلانے والے ایسے ہین کہ وہ عیسائیون کی طرز معاشرت پسند کرتے ہین اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور حلال اور حرام کے احکام کو بُری نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور یہ دونون فرقے یہودی صفت

اور عیسائی صفت اِس ملک مین پھیلے ہوئے نظر آتے ہین تو یہ دو پیشگوئیان سورۃ فاتحہ کی توتم پوری ہوتی دیکھہ چکے ہو اور بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہو کہ کسقدر مسلمان یہودی صفت اور کس قدر عیسائیون کے لباس مین ہین۔ تو اب تیسری پیشگوئی خود ماننے کے لایق ہے کہ جیساکہ مسلمانون نے یہودی عیسائی بننے سے یہود نصاریٰ کی بدی کا حصہ لیا ایسا ہی اُنکا حق تہا کہ بعض افراد انکے اُن مقدس لوگون کے مرتبہ اور مقام سے بھی حصہ لین جو بنی اسرائیل مین گذر چکے ہین یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے کہ اُس نے مسلمانون کو یہود نصاریٰ کی بدی کا تو حصہ دار ٹھہرا دیا ہے یہانتک کہ اُنکا نام یہود بھی رکھدیا مگر اُنکے رسولون اور نبیوں کے مراتب مین سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا پھر یہ امت خیر الامم کس وجہ سے ہوئی بلکہ شر الامم ہوئی کہ ہر ایک نمونہ شر کا انکو ملا مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا ضرور نہین کہ اس امت مین بھی کوئی نبیون اور رسولون کے رنگ مین نظر آوے جو بنی اسرائیل کے تمام نبیون کا وارث اور اُن کا ظل ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اس امت مین اس زمانہ مین ہزارہا یہودی صفت لوگ تو پیدا کرے اور ہزارہا عیسائی مذہب داخل کرے مگر ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہ کرے جو انبیاء گذشتہ کا وارث اور انکی نعمت پانے والا ہوتا پیشگوئی جو آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم سے مستنبط ہوتی ہے وہ بھی ایسی ہی پوری ہوجاوے جیساکہ یہودی اور عیسائی ہونیکی پیشگوئی پوری ہوگئی اور جس حالت مین اس امت کو ہزارہا برے نام دئے گئے ہین اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود ہوجانا بھی انکے نصیب مین ہے تو اس صورت مین خدا کے فضل کا خود یہ مقتضا ہونا چاہیئے تہا کہ جیسے گذشتہ نصاریٰ سے انہون نے بری چیزین لین اسی طرح وہ نیک چیز کے بھی وارث ہون اسی لئے خدا نے سورۃ فاتحہ مین آیت اھدنا الصراط المستقیم مین بشارت دی کہ اس اُمت کے بعض افراد انبیاء گذشتہ کی نعمت بھی پائین گے نہ یہ کہ نرے یہود ہی بنین یا عیسائی بنین اور ان قومون کی بدی تو لے لین مگر نیکی نہ لے سکین اسی کی طرف سورۃ تحریم مین بھی اشارہ کیا ہے کہ بعض افراد امت کی نسبت فرمایا ہے کہ

وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکہینگے جس نے پارسائی اختیار کی تب اُس کے رحم مین عیسیٰ کی روح پہونکی گئی اور عیسیٰ اس سے پیدا ہوا اِس آیت مین اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ اس امت مین ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اُسکو ملیگا پھر اُسمین عیسیٰ کی روح پہونکی جاویگی تب مریم مین سے عیسیٰ نکل آئیگا یعنے وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہوجائے گا گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونیکا بچہ دیا اور اسطرح پر وہ ابن مریم کہلائیگا جیسا کہ براہین احمدیہ مین اول میرا نام مریم رکھا گیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے الہام صفحہ ۲۴۱ مین اور وہ یہ ہے کہ أنّٰی لکِ ھٰذا یعنے اے مریم تونے یہ نعمت کہان سے پائی اور اسی کی طرف اشارہ ہے صفحہ ۲۲۶ مین یعنے اس الہام مین کہ ھُزّی الیک بجذع النخلۃ یعنے اے مریم کہجور کے تنہ کو ہلا۔ اور پھر اُس کے بعد صفحہ ۴۹۶ براہین احمدیہ مین یہ الہام ہے یا مریم اسکن أنت وزوجک الجنۃ نفخت فیک من لدنی روح الصدق یعنی اے مریم تو مع اپنے دوستون کے بہشت مین داخل ہو مینے تجہہ مین اپنے پاس سے صدق کی روح پہونک دی۔ خدا نے اِس آیت مین میرا نام روح الصدق رکہا۔ یہ اس آیت کے مقابل پر ہے کہ فنفخنا فیہ من روحنا۔ پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ مین مریم کے پیٹ مین عیسیٰ کی روح جا پڑی جسکا نام روح الصدق ہے پہر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ مین وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ مین تہا اُسکے پیدا ہونیکے بارے مین یہ الہام ہوا۔ یا عیسیٰ اِنّی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمۃ۔ اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہوگیا جسکے روح کا نفخ صفحہ ۴۹۶ مین ظاہر کیا گیا تہا۔ پس اس لحاظ سے مین عیسیٰ بن مریم کہلایا کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی دیکہو صفحہ ۴۹۶ اور صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورۃ تحریم مین بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اِس امت مین اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائیگا اور پہر بعد اسکے اس مریم مین عیسیٰ کی روح پہونک دیجائیگی

پس وہ مریمیت کے رحم مین ایک مدت تک پرورش پاکر عیسیٰ کی روحانیت مین تولد پاوے گا اور اسطرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلاوے گا یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارےمین ہے جو قرآن شریف یعنی سورۃ تحریم مین اس زمانہ سے تیرہ سو ۱۳۰۰ برس پہلے بیان کی گئی ہی اور پھر براہین احمدیہ مین سورۃ التحریم کے ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرمادی ہے قرآن شریف موجود ہے ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پھر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورۃ تحریم مین تھی یعنے یہ کہ اِس امت مین بھی کوئی فرد مریم کہلائیگا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائیگا گویا اسمین سے پیدا ہوگا وہ کس رنگ مین براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری ہوئی کیا یہ انسان کی قدرت ہے کیا یہ میرے اختیار مین تھا اور کیا مین اس وقت موجود تھا جبکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا تا مین عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانیکے لئے کوئی آیت اُتاری جاوے اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جاوے کہ تمہین کیون ابن مریم کہا جاوے اور کیا آج سے بیس ۲۰ بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ مین اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چلکر افترا کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھہ مین بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کا صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ مین یہ لکھہ دیتا کہ اب مین مریم مین سے عیسیٰ بنگیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل نہین یہ باریک اور دقیق حکمتین انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہین اگر براہین احمدیہ کی تالیف کیوقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا ہے مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو مین اُسے براہین احمدیہ مین کیون یہ لکھتا کہ عیسیٰ المسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آوے گا سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہوجاوے گی اس لئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ مین میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت مین مینے پرورش پائی اور پردہ مین نشو و نما پاتا رہا پھر جب اُس دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کی حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ مین درج ہی مریم کی

طرح عیسیٰ کی روح مجھہ مین نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ مین مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر
کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہین بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر
براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ مین درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے
مین ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت مین اس سر مخفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ
وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین مین درج ہوئی
مگر مجھے اُس کے معنون اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی اسی واسطے مینے مسلمانون کا
رسمی عقیدہ براہین احمدیہ مین لکھدیا تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو وہ لکھنا جو الہامی
نہ تھا محض رسمی تھا مخالفون کے لئے قابل استناد نہین کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ
نہین جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاوے سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہی تقاضا
تھا کہ براہین احمد کے بعض الہامی اسرار میری سمجھہ مین نہ آئے مگر جب وقت آگیا تو وہ
اسرار مجھے سمجھائے گئے تب مینے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے مین کوئی نئی بات
نہین یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ مین بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک اور
الہام کا بھی ذکر کرتا ہون اور مجھے یاد نہین کہ مینے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار مین شائع
کیا ہے یا نہین لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگون کو مینے سنایا تھا اور میری یادداشت کی الہامات
مین موجود ہے اور وہ اُس زمانہ کا ہے جب کہ خدا نے مجھے پہلی مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ
روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت
یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے
درد زہ تنہ کھجور کیطرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلون اور بے سمجھ علماء سے واسطہ
پڑا جنکے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہون نے تکفیر و توہین کی اور گالیان دین اور ایک طوفان
برپا کیا تب مریم نے کہا کہ کاش مین اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا یہ
اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا مین مولویون کی طرف سے بہیئت مجموعی پڑا اور
وہ اس دعوے کی برداشت نہ کر سکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہون نے فنا کرنا چاہا

تب اُس وقت جو کرب اور قلق ناسمجھون کا شور و غوغا دیکھ کر میری دل پر گذرا اُسکا اسجگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچدیا ہے اور اس کے متعلق اور بھی الہام تہے جیسا لقد جئت شیئاً فریا۔ ماکان ابوک امرء سوء وماکانت امک بغیا اور پہر اسکے ساتھہ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۱ مین موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا قول الحق الذی فیہ تمترون دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۶ سطر ۱۲ و ۱۳۔ ترجمہ اور لوگون نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا مکروہ اور قابل نفرین کام دکہلایا جو راستی سے دور ہے تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے مگر خدا ان تہمتون سے اپنے بندہ کو بری کرے گا اور ہم اسکو لوگون کے لئے ایک نشان بناوینگے اور یہ بات ابتداء سے مقدر تہی اور ایساہی ہونا تہا یہ عیسیٰ بن مریم ہے جسمین لوگ شک کر رہے ہین یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین احمدیہ کی عبارت ہی اور یہ الہام اصل مین آیات قرآنی ہین جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہین۔ ان آیتون مین جب عیسے کو لوگون نے ناجائز پیدایش کا انسان قرار دیا ہے اُسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اسکو اپنا نشان بناینگے اور یہی عیسیٰ ہے جسکی انتظار تہی اور الہامی عبارتون مین مریم اور عیسیٰ سے مین ہی مراد ہون۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بناوینگے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنیوالا تہا جسمین لوگ شک کرتے ہین یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہی جو خدا کے اسرار کو نہین سمجھتے اور صورت پرست ہین حقیقت پر انکی نظر نہین

نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ مین فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تہے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تہے اور بہت تعلق تہا جب میری دعوی مسیح موعود ہونیکی کسی نے انکو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ انکے والد صاحب بہت اچھے آدمی تہے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا ان کا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کامون سے دور اور رسید ہا اور صاف دل مسلمان تہا ایساہی بہتون نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔ منہ

یہ بھی یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان مقاصد مین سے یہ دعا ہے کہ اھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم - اور جس طرح انجیل کی دعا مین روٹی
مانگی گئی ہے اس دعا مین خدا تعالی سے وہ تمام نعمتین مانگی گئی ہین جو پہلے رسولون اور
نبیون کو دیگئی تہین یہ مقابلہ بہی قابل نظارہ ہے اور جس طرح حضرت مسیح کی دعا قبول ہوکر
عیسائیونکو روٹی کا سامان بہت کچھہ ملگیا ہے اسی طرح یہ قرآنی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ذریعہ سے قبول ہوکر اخیار و ابرار مسلمان بالخصوص ان کے کامل فرد انبیاء بنی اسرائیل
کے وارث ٹہرائے گئے اور در اصل مسیح موعود کا اس امت مین سے پیدا ہونا یہ بہی اسی دعا
کی قبولیت کا نتیجہ ہے کیونکہ گو مخفی طور پر بہت سے اخیار و ابرار نے انبیاء بنی اسرائیل کی
مماثلت کا حصہ لیا ہے مگر اس امت کا مسیح موعود کہلے کہلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے
اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجہہ آجائے
اسی غرض سے اِس مسیح کو ابن مریم سے ہر یک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے یہان تک
کہ اس ابن مریم پر ابتلا بہی اسرائیلی ابن مریم کیطرح آئے اول جیسا کہ عیسی ابن مریم محض خدا
کے نفخ سے پیدا کیا گیا اسی طرح یہ مسیح بہی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محض خدا کے
نفخ سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا اور جیسا کہ عیسے ابن مریم کی پیدائش پر بہت شور اوٹھا
اور اندہے مخالفون نے مریم کو کہا لقد جئت شیئا فریا اسی طرح اس جگہ بہی کہا گیا
اور شور قیامت مچایا گیا اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت مخالفون
کو عیسے کی نسبت یہ جواب دیا ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا
یہی جواب خدا تعالی نے میری نسبت براہین احمدیہ مین روحانی وضع حمل کے وقت
جو استعارہ کے رنگ مین تہا مخالفون کو دیا اور کہا کہ تم اپنے فریبون سے اسکو نابود
نہین کر سکتے مین اس کو لوگون کے لئے رحمت کا نشان بناؤنگا اور ایسا ہونا
ابتدا سے مقدر تہا - اور پہر جس طرح یہودیون کے علماء نے حضرت عیسی پر فتوی تکفیر کا لگایا
اور ایک شریر فاضل یہودی نے وہ استفتاء طیار کیا اور دوسرے فاضلون نے اسپر فتوی

عذاب تھا نعوذ باللہ - منہ

دیا یہان تک کہ بیت المقدس کے صدہا عالم فاضل جو اکثر اہلحدیث تہے - انہون نے حضرت عیسے پر تکفیر کی مہرین لگا دین یہی ✠ معاملہ مجہہ سے ہوا اور پہر جیسا کہ اُس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسے کی نسبت کیگئی تہی انکو بہت ستایا گیا سخت گالیان دی گئین تہین ہجو اور بدگوئی مین کتابین لکہی گئی تہین یہی صورت اس جگہ پیش آئی گویا اٹہارہ سو برس ۱۸۰۰ کے بعد وہی عیسے پہر پیدا ہو گیا اور وہی یہودی پہر پیدا ہو گئے - آہ یہی معنی تو اس پیشگوئی کے تہے کہ غیر المغضوب علیہم جو خدا نے پہلے سے سمجہا دیا تہا مگر ان لوگون نے صبر نہ کیا جبتک یہودیون کیطرح مغضوب علیہم نہ بن گئے اس مماثلت کی ایک اینٹ تو خدا نے اپنے ہاتہہ سے لگا دی کہ مجہے عین چودہوین صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودہوین صدی کے سر پر آیا تہا **مسیح الاسلام** کر کے بہیجا اور میرے لئے اپنے زبردست نشان دکہلا رہا ہے اور آسمان کے نیچے کسی مخالف مسلمان یا یہودی یا عیسائی وغیرہ کو طاقت

✠ حاشیہ حضرت عیسے علیہ السلام کیوقت مین یہودی اگرچہ بہت فرقے تہے مگر جو حق پر سمجہے جاتے تہے وہ دو فرقے ہو گئے تہے (۱) ایک وہ جو توریت کے پابند تہے اُسی سے اجتہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تہے (۲) دوسرا فرقہ اہلحدیث تہا جو توریت پر احادیث کو قاضی سمجہتے تہے یہ اہل حدیث اسرائیلی بلاد مین بہت پہیل گئے تہے اور ایسی ایسی حدیثون پر عمل کرتے تہے جو اکثر توریت کی معارض اور نقیض تہین اور انکی یہ حجت تہی کہ بعض مسائل شرع مثلاً عبادات اور معاملات اور قانون مجازات کے مسائل توریت سے ملتے نہین ہین ان پر حدیثون کی رو سے اطلاع ہوتی ہے اور حدیث کی کتاب کا نام طالمود تہا اور اسمین ہر ایک نبی کے زمانہ کی حدیثین تہین یہ حدیثین مدت تک زبانی رہین اور بدت کے بعد قلمبند ہوئین اِسلئے انمین کچہہ موضوعات کا حصہ بہی ملگیا تہا اور بباعث اسکے کہ اسوقت یہودیون کے تہتر ۷۳ فرقے ہو گئے تہے اور ہر ایک فرقہ اپنی اپنی حدیثین جدا جدا رکہتا تہا اور محدثین نے توریت کی طرف توجہ چہوڑ دی تہی اکثر حدیثون پر عمل تہا اور توریت گویا متروک اور مہجور کیطرح تہی اگر حدیث کے مطابق آئی تو اسکو مانا ورنہ اسکو رد کیا - پس اس زمانہ مین حضرت عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکی مخاطب خاص طور پر اہل حدیث ہی تہے جو توریت سے زیادہ حدیثون کی عزت کرتے تہے اور نبیون کے نوشتون

نہین کہ اُن کا مقابلہ کرے اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے یہ تو وہ بنیادی اینٹ ہے جو خدا کی طرف سے ہے ہر ایک جو اس اینٹ کو توڑنا چاہیگا وہ توڑ نہین سکیگا مگر یہ اینٹ جب اسپر پڑیگی تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی کیونکہ اینٹ خدا کی اور ہاتھ خدا کا ہے اور دوسری اینٹ میرے مخالفون نے طیار کر کے اسکے مقابل پر رکھدی کہ میرے مقابل پر وہ کام کئے جو اس وقت کے یہودیون نے کئے تہے یہانتک کہ میرے ہلاک کرنیکے لئے ایک خون کا مقدمہ بہی بنایا گیا جسکی میرے خدا نے مجہے پہلے خبر دیدی تہی وہ مقدمہ جو میرے پر بنایا گیا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے مقدمہ سے بہت سخت تہا کیونکہ حضرت عیسیٰ پر جو مقدمہ کیا گیا اسکی بنا محض ایک مذہبی اختلاف پر تہی جو حاکم کے نزدیک ایک خفیف بات تہی بلکہ کچہہ بہی نہ تہی مگر میرے پر جو مقدمہ کہڑا کیا گیا وہ اقدام قتل کا دعویٰ تہا اور جیسا کہ مسیح کے مقدمہ مین یہودی مولویون نے جا کر گواہی دی تہی ضرور تہا کہ اس مقدمہ مین بہی کوئی مولویون مین سے گواہی دیتا اِسلئے اس کام کے لئے خدا نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو انتخاب کیا اور وہ ایک بڑا المنبا جُبّہ پہن کر گواہی کے لئے آیا اور جیسا کہ سردار کاہن مسیح کو صلیب دلانیکے لئے عدالت مین گواہی دینے کے لئے آیا تہا یہہ بہی موجود ہوئے صرف فرق اس قدر تہا کہ سردار کاہن کو پیلاطوس کی عدالت مین کرسی ملی تہی کیونکہ یہودیون کے معزز بزرگون کو گورنمنٹ رومی مین کرسی ملتی تہی اور بعض انہین سے آنریری مجسٹریٹ بہی تہے اِسلئے اس سردار کاہن نے عدالت کے قواعد کے لحاظ سے کرسی پائی اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کہڑا تہا۔ لیکن میرے مقدمہ مین اسکے برعکس ہوا یعنی یہ کہ برخلاف دشمنون کی امیدون کے کپتان ڈگلس نے جو پیلاطوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تہا مجہے کرسی دی اور یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطوس کی نسبت زیادہ بااخلاق ثابت ہوا کیونکہ عدالت کے امر مین وہ دلیری اور استقامت سے عدالت کا پابند رہا اور بالائی سفارشون کی اوس نے کچہہ بہی پروانہ کی اور قومی اور مذہبی خیال نے بہی اسمین کچہہ تغیر پیدا نہ کیا اور اسنے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ

نمونہ دکھایا کہ اگر اسکے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بیجا نہ ہوگا عدالت ایک مشکل امر ہے جبتک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہوکر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے تبتک اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہین کر سکتا مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہین کہ اِس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تھا اس فرض کو اچھے طور پر ادا نہین کر سکا اور اسکی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکالیف کا نشانہ بنایا یہ فرق ہماری جماعت مین ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے جبتک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھون کروڑون افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کیسا تھہ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہیگا اور یہ اسکی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اُسی کو چُنا۔ ایک حاکم کے لئے کِس قدر یہ امتحان کا موقعہ ہے کہ دو فریق اسکے پاس آوین کہ ایک انمین سے اُسکی مذہب کا مشنری ہے اور دوسرا فریق وہ ہے جو اسکے مذہب کا مخالف ہے اور اُسکے پاس بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُسکے مذہب کا سخت مخالف ہے لیکن اس بہادر پیلاطوس نے اس امتحان کو بڑے استقلال سے برداشت کر لیا اور اسکو ان کتابون کے مقام دکھلائے گئے جنمین کم فہمی سے عیسائی مذہب کی نسبت سخت الفاظ سمجھے گئے تھے اور ایک مخالفانہ تحریک کیگئی تھی مگر اسکے چہرہ پر کچھہ تغیر پیدا نہوا کیونکہ وہ اپنی روشن کانشنس کیوجہ سے حقیقت تک پہنچ گیا تھا اور چونکہ اُسنے مقدمہ کی اصلیت کو سچے دل سے تلاش کیا اسلئے خدا نے اسکی مدد کی اور اُسکے دل پر سچائی کا الہام کیا اور اسپر واقعی حقیقت کھولی گئی اور وہ اس سے بہت خوش ہوا کہ عدل کی راہ اوسکو نظر آگئی اُس نے مجھے محض عدل کے لحاظ سے مدعی کے مقابل پر کرسی دی اور جب مولوی محمد حسین جو سر دار کاہن کیطرح مخالفانہ گواہی کے لئے آیا تھا مجھے کرسی پر بیٹھا ہوا پایا اور جس ذلّت کو دیکھنے کے لئے میری نسبت اُسکی آنکھہ شوق رکھتی تھی اُس ذلت کو اُس نے نہ دیکھا تب مساوات کو غنیمت سمجھہ کر وہ بھی اُس پیلاطوس سے کُرسی کا خواہشمند ہوا مگر اُس پیلاطوس نے اُسے ڈانٹا اور زور سے کہا کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہین ملی ہمارے دفتر مین تمہاری کُرسی کے لئے کوئی ہدایت نہین۔ اب یہ فرق بھی غور کے لایق ہے کہ پہلے پیلاطوس

نے یہودیون سے ڈر کر ان کے بعض معزز گواہون کو کرسی دیدی اور حضرت مسیح کو جو مجرم
کے طور پر پیش کئے گئے تہے کھڑا رکہا حالانکہ وہ سچے دل سے مسیح کا خیر خواہ تہا بلکہ مریدون
کی طرح تہا اور اسکی بیوی مسیح کی خاص مرید تہی جو ولی اللہ کہلاتی ہے لیکن خوف نے
اس سے یہان تک حرکت صادر کرائی کہ ناحق بیگناہ مسیح کو یہودیون کے حوالہ کر دیا میری
طرح کوئی خون کا الزام نہ تہا صرف معمولی طور پر مذہبی اختلاف تہا لیکن وہ رومی پیلاطوس
دل کا قوی نہ تہا اس بات کو سُن کر ڈر گیا کہ قیصر کے پاس اُسکی شکایت کی جائیگی۔ اور
پھر ایک اور مماثلت پہلے پیلاطوس اور اس پیلاطوس مین یاد رکہنے کے لائق ہے کہ
پہلے پیلاطوس نے اسوقت جو مسیح ابن مریم عدالت مین پیش کیا گیا یہودیون کو کہا تہا
کہ مین اس شخص مین کوئی گناہ نہین دیکھتا ایسا ہی جب آخری مسیح اس آخری پیلاطوس
کے روبرو پیش ہوا اور اس مسیح نے کہا کہ مجھے چند روز تک جواب کے لئے مہلت دینی
چاہیئے کہ مجھہ پر خون کا الزام لگایا جاتا ہے تب اس آخری پیلاطوس نے کہا کہ مین آپ پر
کوئی الزام نہین لگاتا یہ دونوں قول دونون پیلاطوسون کے بالکل باہم مشابہ ہین اگر فرق
ہے تو صرف اس قدر ہے کہ پہلا پیلاطوس اپنے اس قول پر قایم نہ رہ سکا اور جب اسکو
کہا گیا کہ قیصر کے پاس تیری شکایت کرینگے تو وہ ڈر گیا اور حضرت مسیح کو اس نے عمداً خونخوا
یہودیون کے حوالہ کر دیا گو وہ اس سپردگی سے غمگین تہا اور اسکی عورت بھی غمگین تہی۔
کیونکہ وہ دونون مسیح کے سخت معتقد تہے لیکن یہودیون کا سخت شور و غوغا دیکھہ کر بزدلی
اُسپر غالب آگئی ہان البتہ پوشیدہ طور پر اس نے بہت سعی کی کہ مسیح کی جان کو صلیب
سے بچایا جاوے اور اس سعی مین وہ کامیاب بھی ہو گیا مگر بعد اسکے کہ مسیح صلیب پر چڑہایا
گیا اور شدت درد سے ایک ایسی سخت غشی مین آگیا کہ گویا وہ موت ہی تہی۔ بہر حال
پیلاطوس رومی کی کوشش سے مسیح ابن مریم کی جان بچ گئی اور جان بچنے کے لئے پہلے سے
مسیح کی دعا منظور ہو چکی تہی۔ دیکھو عبرانیان باب ۵ آیت ۷۔* بعد اسکے مسیح اُس مین سے پوشیدہ
طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آگیا اور وہین فوت ہوا اور تم سُن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار

* مسیح نے بطور پیشگوئی خود بھی کہا کہ بجز یونس کے نشان کے اور کوئی نشان دکہایا نہین جائیگا مسیح نے اپنے اس قول مین یہ ...... اشارہ کیا کہ جس طرح یونس زندہ ہی مچھلی کے پیٹ مین داخل ہوا اور زندہ ہی نکلا ایسا ہی مین بھی زندہ ہی قبر مین داخل ہونگا اور زندہ ہی نکلونگا سو یہ نشان بجز اس کے کیونکر پورا ہو سکتا تہا کہ مسیح زندہ صلیب سے اُتارا جاتا اور زندہ قبر مین داخل ہوتا اور یہ جو حضرت مسیح نے کہا کہ کوئی اور نشان نہین دکہایا جائیگا اس فقرہ مین گویا مسیح ان لوگون کا رد کرتا ہے کہ جو کہتے ہین کہ مسیح نے یہ نشان بھی دکہلایا کہ آسمان پر چڑھ گیا۔ منہ

ہیں اسکی قبر ہے یہ سب پیلاطوس کی سعی کا نتیجہ تہا لیکن تاہم اُس پہلے پیلاطوس کی کارروائی بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تہی اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کرکے کہ مین اس شخص کا کوئی گناہ نہین دیکھتا مسیح کو چھوڑ دیتا تو اس پر کچہہ مشکل نہ تہا اور وہ چھوڑنے پر قادر تہا مگر وہ قیصر کی دوہائی سن کر ڈر گیا۔ لیکن یہ آخری پیلاطوس پادریون کے ہجوم سے نہ ڈرا حالانکہ اس جگہ بہی قیصرہ کی بادشاہی تہی لیکن یہ قیصرہ اُس قیصر سے بدرجہا بہتر تہی اسلئے کسی کے لئے ممکن نہ تہا کہ حاکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چھوڑانیکے لئے قیصرہ سے ڈراوے بہرحال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منصوبہ اُٹھایا گیا تہا اور میرے مخالف اور ساری قومون کے سرگروہ جمع ہو گئے تہے مگر آخری پیلاطوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کرکے دکہلایا کہ جو اس نے مجہے مخاطب کرکے کہا تہا کہ مین تم پر خون کا الزام نہین لگاتا سو اس نے مجہے بہت صفائی اور مردانگی سے بری کیا اور پہلے پیلاطوس نے مسیح کے بچانے کیلئے حیلون سے کام لیا مگر اس پیلاطوس نے جو کچہہ عدالت کا تقاضا تہا اُس طور سے اس تقاضا کو پورا کیا جسمین بزدلی کا رنگ نہ تہا جس دن میری بریت ہوا اُس دن اس عدالت مین ہکنتی فوج کا ایک چور بہی پیش ہوا یہ اسلئے وقوع مین آیا کہ پہلے مسیح کے ساتہہ بہی ایک چور تہا لیکن اس آخری مسیح کے ساتہہ کے چور کو جو پکڑا گیا اُس پہلے چور کی طرح جو پہلے مسیح کے ساتہہ پکڑا گیا صلیب پر نہین چڑہایا اور نہ اسکی ہڈیان توڑی گئین بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی +

اب پہر ہم اپنے بیان کیطرف رجوع کرکے لکہتے ہین کہ سورۃ فاتحہ مین اس قدر حقایق ودقایق ومعارف جمع ہین کہ اگر اُن سب کو لکہا جائے تو وہ باتین ایک دفتر مین بہی ختم نہین ہو سکتین اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکہئے کہ جو اس سورہ میں سکہائی گئی ہے یعنے اھدنا الصراط المستقیم یہ دعا ایک ایسا مفہوم کلی اپنے اندر رکہتی ہے جو تمام دین اور دنیا کے مقاصد کی بہی ایک کنجی ہے ہم کسی چیز کی حقیقت پر اطلاع نہین پا سکتے اور نہ اُسکے فوائد سے منتفع ہو سکتے ہین جبتک کہ ہمین اسکے پانیکے لئے ایک مستقیم راہ نہ ملے دنیا کی جسقدر

مشکل اور پیچیدہ امور مین خواہ وہ سلطنت اور وزارت کے ذمہ واریون کے متعلق ہون اور خواہ سپہ گری
اور جنگ وجدال سے تعلق رکھتے ہون اور خواہ طبعی اور ہیئت کے دقیق مسائل کے متعلق ہون
اور خواہ صناعت طِبّ کے طریق تشخیص اور علاج کے متعلق اور خواہ تجارت اور زراعت
کے متعلق ان تمام امور مین کامیابی ہونا مشکل اور غیر ممکن ہے جبتک کہ انکے بارہ مین ایک
مستقیم راہ نہ ملے کہ کس طور سے اس کام کو شروع کرنا چاہیئے اور ہر ایک عقلمند انسان مشکلات
کے وقت مین یہی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اس مشکل سربستہ کے بارہ مین ایک لمبے وقت تک
رات کو اور دن کو سوچتا رہے تا ہو کہ اس مشکل کشائی کے لئے کوئی راہ نکل آوے اور ہر ایک
صنعت اور ہر ایک ایجاد اور ہر ایک پیچیدہ اور الجھے ہوئے کام کو چلانا اس بات کو چاہتا
ہے کہ اُس کام کے لئے راہ نکل آوے پس دنیا اور دین کی اغراض کیلئے اصل مدعا راہ نکالنی
کی دُعا ہے جب سیدھی راہ کسی امر کے متعلق ہاتھہ مین آجائے تو یقیناً وہ امر بھی خدا کے فضل سے
حاصل ہو جاتا ہے خدا کی قدرت اور حکمت نے ہر ایک مدعا کے حصول کیلئے ایک راہ رکھی ہے
مثلاً کسی بیمار کا ٹھیک علاج نہین ہو سکتا جب تک اُس مرض کی حقیقت سمجھنے اور نسخہ کے
تجویز کے لئے ایک ایسی راہ نہ نکل آوے کہ دل فتوے دیدے کہ اس راہ مین کامیابی ہوگی بلکہ
کوئی انتظام دُنیا مین ہو ہی نہین سکتا جب تک اس انتظام کے لئے ایک راہ پیدا نہ ہو پس راہ کا طلب
کرنا طالب مقصد کا فرض ہوا اور جیسا کہ دنیا کی کامیابی کا صحیح سلسلہ ہاتھہ مین لینے کے لئے
پہلے ایک راہ کی ضرورت ہے جس پر قدم رکھا جائے ایسا ہی خدا کا دوست اور مورد محبت اور
فضل بننے کے لئے قدیم سے ایک راہ کی ضرورت پائی گئی ہے اِسی لئے دوسری سورۃ
مین جو سورۃ البقر ہے جو اس سورۃ کے بعد ہے سورۃ کے شروع مین ہی فرمایا گیا ہے -
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنے انعام پانے کی یہ راہ ہے جو ہم بیان کرتے ہین[1] پس یہ دعا یعنے
دعا اهدنا الصراط المستقيم ایک جامع دعا ہے کہ جو انسان کو اس بات کی طرف متوجہ
کرتی ہے کہ مشکلات دینی اور دنیوی کے وقت مین اول جس چیز کی تلاش انسان کا فرض ہے
وہ یہی ہے کہ اس امر کے حصول کیلئے وہ صراط مستقیم تلاش کرے یعنی کوئی ایسی صاف اور سیدھی

[1] سورہ فاتحہ مین راہ راست کیلئے دعا کی گئی اور دوسری سورۃ مین گویا وہ دعا قبول ہو کر راہ راست بتلائی گئی ہے - منہ

راہ ڈہونڈہتے ہے جس سے بآسانی اس مطلب تک پہنچ سکے - اور دل یقین سے بہر جائے شکوک سے نجات ہو لیکن انجیل کی ہدایت کے موافق روٹی مانگنے والا خداجوئی کی راہ اختیار نکریگا اسکا مقصد تو روٹی ہے جب روٹی ملگئی تو پہر اسکو خدا سے کیا غرض یہی وجہ ہے کہ عیسائی صراط مستقیم سے گر گئے اور ایک نہایت قابل شرم عقیدہ جو انسان کو خدا بنانا ہے انکے گلے پڑگیا ہم نہین سمجہہ سکتے کہ مسیح ابن مریم مین دوسرون کی نسبت کیا زیادتی تہی جس سے اسکی خدائی کا خیال آیا معجزات مین پہلے اکثر نبی اس سے بڑہکر تہے جیساکہ موسے اور الیسع اور ایلیا نبی اور مجہے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ مین ہوتا تو وہ کام جو مین کرسکتا ہون وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجہہ سے ظاہر ہورہے ہین وہ ہرگز دکہلانہ سکتا* اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجہہ پر پاتا - جبکہ مین ایسا ہون تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے **اس پاک رسول کا جسکی غلامی کیطرف مین منسوب کیا گیا** - ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء اس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہین جاتا خدا جو چاہے کرے جو اسکے ارادہ کے مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد مین نامراد ہی نہین بلکہ مر کر جہنم کی راہ لیتا ہے ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا - ہلاک ہوگئے وہ جنہون نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا - مبارک وہ جس نے مجہے پہچانا مین خدا کی سب راہون مین سے آخری راہ ہون - اور مین اسکے سب نورون مین سے آخری نور ہون - بد قسمت ہے وہ جو مجہے چہوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے *

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانون کو دیا گیا ہے **سنت** ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیان جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کیلئے کرکے دکہلائین مثلاً قرآن شریف مین بظاہر نظر پنجگانہ نمازون کے رکعات معلوم نہین ہوتین کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتون مین کس کس تعداد پر لیکن سنت نے سب کچہہ کہول دیا ہے یہ دہوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنت کا قرآن شریف کیساتھ ہی وجود تہا مسلمانون پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے خدا اور رسول کی فرداری

* اس تصدیق کے لئے کتاب نزول المسیح کو عنقریب دیکہو گے جو چہپ رہی ہے اور دس جزو تک چہپ چکی ہے اور عنقریب شائع ہونیوالی ہے یہ کتاب پیر مہر علی گولڑی کی کتاب تنبور چشتیائی کے رد مین لکہی گئی ہے جس مین ثابت کیا گیا ہے کہ پیر صاحب نے محمد حسن مردہ کے مضمون کو چرا کر ایسی قابل شرم غلطیون کا ارتکاب کیا ہے کہ اب اطلاع پانے سے انپر زندگی تلخ ہوجائگی وہ بدبخت تو ہماری پیشگوئی مندرجہ اعجاز المسیح کے موافق فوت ہوگیا اور یہ دوسرا ...... بدبخت ناحق کتاب بناکر پیشگوئی انی مهين من اراد اهانتك کا نشانہ بنگیا فاعتبروا یا اولی الابصار - منہ

کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوق کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دی - یہہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگون کو سمجھا دین پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتین کردنی کے پیرایہ مین دکھلا دین اور اپنی سنت یعنے عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا یہ کہنا بیجا ہے کہ یہہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا کیا جبتک حدیثین جمع نہ ہوئی تھین - لوگ نماز نہ پڑہتے تھے یا زکوۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے - ہان تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثین کھولکر بیان کرتی ہین اور نیز بڑا فایدہ حدیث کا یہہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہی جن لوگونکو ادب قرآن شریف نہین دیا گیا وہ اس موقعپر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہین جیسا کہ یہودیون نے اپنی حدیثون کی نسبت کہا مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہین اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادمون کے ہونے سے بڑہتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے - نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہی اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہی - حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے - قرآن کی ہرگز قاضی نہین ہوسکتی صرف ثبوت مؤید کے رنگین ہی قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے حدیث قرآن پر کیسی قاضی ہوسکتی ہی قرآن اور سنت اس زمانہ مین ہدایت کر رہے تھی جبکہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا یہہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہی بلکہ یہہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کیلئے تائیدی گواہ ہے البتہ سنت ایک ایسی چیز ہی جو قرآن کا منشا ظاہر کرتی ہی اور سنت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا - سنت ان باتونکا نام نہین ہے جو سو ڈیرھ سو برس بعد کتابون مین لکھی گیئین بلکہ ان باتون کا نام حدیث ہی اور

سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانون کی عملی حالت مین ابتدا سے چلا آیا ہے
جس پر ہزارہا مسلمانون کو لگایا گیا۔ ہان حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اُسکا ظن کے مرتبہ پر ہے
مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لایق ہے اور موید قرآن و سنت ہے اور بہت سے
اسلامی مسایل کا ذخیرہ اسکے اندر موجود ہے پس **حدیث** کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام
کا کاٹ دینا ہے ہان اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث
کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف
ہے تو وہ حدیث قبول کے لایق نہین ہو گی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور اُن
تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہین رد کرنا پڑتا ہے اور مین جانتا ہون کہ کوئی پرہیزگار
اس پر جرأت نہین کریگا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور
ایسی حدیثون کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہین بہر حال احادیث کا قدر کرو اور اُن سے
فائدہ اُٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہین اور جبتک قرآن اور سنت انکی
تکذیب نہ کرے تم بھی انکی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت
نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل۔ مگر اسکی تائید مین تمہارے پاس کوئی
حدیث ہو لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے
تو اُسکی تطبیق کے لئے فکر کرو شائد وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض
دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہین ہے اور اگر
کوئی حدیث ضعیف ہی مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کر لو کیونکہ قرآن اسکا
مصدق ہے اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے
اور تمہارے زمانہ مین یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو
اور ایسے محدثون اور راویون کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہون نے اس حدیث کو ضعیف اور
موضوع قرار دیا ہو ایسی حدیثین صدہا ہین جنمین پیشگوئیان ہین اور اکثر ان مین سے محدثین کے
نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہین پس اگر کوئی حدیث اُن مین سے پوری ہو جائے اور تم یہ

کہہ کر ٹال دو کہ ہم اسکو نہین مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی یا کوئی راوی اسکا متدیّن نہین
ہے تو اس صورت مین تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو رد کردو جسکا سچا ہونا خدا
نے ظاہر کردیا۔ خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار
پیشگوئی اسکی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثون کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضایع
کرو گے پس اس صورت مین تم اسلام کے دشمن ٹہیرو گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا یُظْہِرُ
عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی
طرف منسوب ہوسکتی ہے کیا ایسے موقعہ پر یہ کہنا مناسب حالت ایمانداری نہین ہے کہ
صحیح حدیث کو ضعیف کہنے مین کسی محدث نے غلطی کہائی اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جہوٹی حدیث
کو سچی کرکے خدا نے غلطی کہائی۔ اور اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بہی ہو بشرطیکہ وہ قرآن
او سُنّت اور ایسی احادیث کے مخالف نہین جو قرآن کے موافق ہین تو اس حدیث پر عمل کرو
لیکن بڑی احتیاط سے حدیثون پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بہی ہین
جنہون نے اسلام مین فتنہ ڈالا ہے ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکہتا ہے
یہان تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے مختلف صورتون مین
کردیا ہے کوئی آمین بالجہر کرتا ہے کوئی پوشیدہ کوئی خلف امام فاتحہ پڑہتا ہے کوئی اس پڑہنے
کو مفسد نماز جانتا ہے کوئی سینہ پر ہاتہہ باندہتا ہے کوئی ناف پر اصل وجہ اس اختلاف کی
احادیث ہی ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْہِمْ فَرِحُوْنَ ورنہ سُنّت نے ایک ہی طریق بتلایا تہا پہر
روایات کے تداخل نے اس طریق کو جنبش دیدی۔ اِسی طرح احادیث کی غلط فہمی نے
کئی لوگون کو ہلاک کردیا۔ شیعہ بہی اسی سے ہلاک ہوئے اگر قرآن کو اپنا حکم ٹہراتے تو ایک
سورۃ نور ہی انکو نور بخش سکتی تہی مگر حدیثون نے انکو ہلاک کیا اسی طرح حضرت مسیح کے وقت وہ
یہودی ہلاک ہوگئے جو اہلحدیث* کہلاتے تہے کچہہ مدت سے ان لوگون نے توریت کو
چہوڑ دیا تہا اور جیسا کہ آجتک اون کا عقیدہ ہے اُن کا یہ مذہب تہا کہ حدیث توریت پر قاضی
ہے سوا نہین ایسی حدیثین بکثرت موجود تہین کہ جب تک ایلیا دوبارہ آسمان سے اپنے عنصری

* انجیل مین نہایت سخت مخالفت ان خیالات کی کیگئی تہی جو کہ طالمود کی حدیثون اور روایتون مین ظاہر کئے گئے تہے۔ یہ حدیثین سینہ بسینہ حضرت موسیٰ تک پہنچائی جاتی تہین اور کہا جاتا تہا کہ یہ حضرت موسیٰ کی الہامات ہین۔ بالآخر یہ حال ہوگیا تہا کہ توریت کو چہوڑکر تمام وقت احادیث کے پڑہنے پر لگایا جاتا تہا بعض امور مین طالمود توریت کے مخالف ہے تب بہی یہود طالمود کی بات پر عمل کرتے تہے۔ طالمود مولفہ یوسف بارکلی مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء

وجود کے ساتھ نازل نہ ہو تب تک ان کا مسیح موعود نہیں آئے گا ان حدیثوں نے ان کو سخت ٹھوکر میں ڈالدیا - اور وہ لوگ ان حدیثوں پر تکیہ کر کے حضرت مسیح کی اس تاویل کو قبول نہ کر سکے کہ الیاس سے مراد یوحنا یعنے یحیٰی نبی ہے جو الیاس کی خو اور طبیعت پر آیا اور بروزی طور پر اس کا وجود لیا ہے پس تمام ٹھوکر ان کی حدیثوں کے سبب سے تھی جو آخر کار ان کے بے ایمان ہونیکا موجب ہوگئی اور ممکن ہے کہ وہ لوگ ان حدیثوں کے معنوں میں بھی غلطی کرتے ہوں یا حدیثوں میں بعض انسانی الفاظ مل گئے ہوں - غرض شائد مسلمانوں کو اس واقعہ کی خبر نہیں ہوگی کہ یہودیوں میں حضرت مسیح کے منکر اہل حدیث ہی تھے انہوں نے ان پر شور مچایا اور تکفیر کا فتوے لکھا اور انکو کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ شخص خدا کی کتابوں کو مانتا نہیں خدا نے الیاس کے دوبارہ آنیکی خبر دی ہے اور یہ اس پیش گوئی کی تاویلیں کرتا اور بغیر کسی قرینہ صارفہ کے ان خبروں کو کسی اور طرف کھینچ کر لیجاتا ہے* اور حضرت مسیح کا نام انہوں نے صرف کافر ہی نہیں بلکہ ملحد بھی رکھا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو پھر دین موسوی باطل ہے وہ ان کے لئے فیج اعوج کا زمانہ تھا جھوٹی حدیثوں نے ان کو دھوکا دیا - غرض حدیثوں کے پڑھنے کے وقت یہ خیال کر لینا چاہئے کہ ایک قوم پہلے اسی حدیث کو توریت پر قاضی ٹھہرا کر اس حالت تک پہنچ چکی ہے کہ ایک سچے نبی کو انہوں نے کافر اور دجّال کہا اور اس سے انکار کر دیا - تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام وفات پا گئے - ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسایل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو جو قرآن اور سنت اور ان احادیث سے مخالف ہو جو قرآن کے مطابق ہیں +

اے خدا کے طالب بندو اکان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھوڑاتا ہے - یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے - یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو - کیا تم جذبات نفس سے

... ہے جنہوں حضرت مسیح کو جبتک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کیطرف چلے آئے تو انکی ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سوّر کو جو توریت کے رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا اور شراب کو بہت وسعت دیدی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث

بغیر یقینی تجلی کے رُک سکتے ہو- کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو- کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو- کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے- کیا مریم کا بیٹا عیسے ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا- اے عیسائیو ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسوع خود اپنی نجات کیلئے یقین کا محتاج تھا اور اس نے یقین کیا اور نجات پائی- افسوس ہے ان عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہین کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے- حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ مین غرق ہین وہ نہین جانتے کہ ان کا کون خدا ہے بلکہ زندگی تو غفلت آمیز ہے شراب کی مستی ان کے دماغ مین ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اترتی ہے اس سے وہ بیخبر ہین اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہین وہ اس سے بے نصیب ہین پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہین آسکتے اور نہ روح القدس تمہین مل سکتا ہے مبارک وہ جو یقین رکھتے ہین کیونکہ وہی خدا کو دیکھین گے- مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہین- کیونکہ وہی گنہ سے نجات پائینگے- مبارک تم جبکہ تمہین یقین کی دولت دیجائے کہ اسکے بعد تمہارے گنہ کا خاتمہ ہوگا گنہ اور یقین دونون جمع نہین ہو سکتے کیا تم ایسے سوراخ مین ہاتھ ڈال سکتے ہو جس مین تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش فشان سے پتھر برستے ہین یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہان ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہین خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیساکہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہین کہ اسکے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کر سکو- یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو*

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اسوقت تم مین پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤگے

جبکہ تمہارے دل یقین سے بہر جائین گے شائد تم کہوگے کہ ہمین یقین حاصل ہی سو یاد رہے کہ یہ تمہین دہوکا لگا ہوا ہے یقین تمہین ہرگز حاصل نہین کیونکہ اُسکے لوازم حاصل نہین وجہ یہ کہ تم گنہ سے باز نہین آتے تم ایسا قدم آگے نہین اُٹہاتے جو اُٹہانا چاہئے تم ایسے طور سے نہین ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جسکو یقین ہے کہ فلان سوراخ مین سانپ ہی وہ اس سوراخ مین کب ہاتہہ ڈالتا ہے اور جسکو یقین ہے کہ اسکے کہانے مین زہر ہے وہ اس کہانے کو کب کہاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلان بن مین ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُسکا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بن کیطرف اُٹہہ سکتا ہے سو تمہارے ہاتہہ اور تمہاری پاؤن اور تمہارے کان اور تمہاری آنکہین کیونکر گناہ پر دلیری کرسکتی ہین اگر تمہین خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہین ہوسکتا اور جبکہ تم ایک بہسم کرنے اور کہا جانیوالی آگ کو دیکہہ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ مین اپنے تئین ڈال سکتے ہو۔ اور یقین کی دیوارین آسمان تک ہین شیطان اُن پر چڑہ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دُکہ اُٹہانے کی قوت دیتا ہی یہان تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اوتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دُکہ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکہاتا ہے ہر ایک کفارہ جہوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چہڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتون سے بہی صدق اور ثبات مین آگے بڑہا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہین کرتا وہ جہوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکہا نہین سکتا وہ جہوٹا ہے ہر ایک مذہب جسمین بجز پُرانے قصون کے اور کچہہ نہین وہ جہوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تہا وہ اب بہی ہے اور اسکی قدرتین جیسی پہلے تہین وہ اب بہی ہین اور اُسکا نشان دکہلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تہا وہ اب بہی ہے پہر تم کیون صرف قصون پر راضی ہوتی ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہین جسکی پیشگوئیان صرف قصے ہین اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جسپر خدا نازل نہین ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتہہ سے پاک نہین ہوئی جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکہہ کر اُنکی طرف کہنچا

جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اسکا حسن اسکو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اسکو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اسکے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے ہر ایک بیباکی کی جڑھ بیخبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا - اگر گہر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُرزور سیلاب نے اسکے گھر کیطرف رُخ کیا ہے اور یا اسکے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گہر میں ٹھہر نہیں سکتا - تو پہر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعوے کرکے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دُنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کیطرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے - تم توبہ کی بیعت کرکے پہر گناہ پر قایم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کہال اُتار کر پہر بہی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بے خبر ہو - کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسکو اسکا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ یعنے نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کیطرح اپنی دُعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ انکی نماز اور انکا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو - پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے اُن کا وارد ہونا ضروری ہے - (۱) پہلے جبکہ تم مطلع

کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنیوالی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی مین خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی مین زوال آنا شروع ہوا اسکے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو۔ مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونیکو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اسپر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اسکا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی

(۳) تیسرا تغیر تم پر اسوقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہین یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے اور تم اپنے تئین ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدین دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہین اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔ (۴) چوتھا تغیر اسوقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اسکی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتون کے بعد حکم سزا تمکو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اسوقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشا مقرر ہے۔

(۵) پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی مین بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہین اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات مین پانچ حالتین دیکھکر

پانچ نمازین تمہارے لئے مقرر کین اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازین خاص تمہاری نفس کے فائدہ کے لئے ہین پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤن سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازون کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہین۔ نماز مین آنے والی بلاؤن کا علاج ہے تم نہین جانتے کہ نیا دن چڑہنے والا کس قسم کے قضا و قدر تمہارے لئے لائیگا پس قبل اسکے جو دن چڑہے تم اپنے مولےٰ کی جناب مین تضرّع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑہے*

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولت مندو!! آپ لوگون مین ایسے لوگ بہت ہی کم ہین جو خدا سے ڈرتے اور اسکی تمام راہون مین راستباز ہین اکثر ایسے ہین کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہین اور پہر اسی مین عمر بسر کر لیتے ہین اور موت کو یاد نہین رکہتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہین پڑہتا اور خدا سے لاپروا ہے اسکے تمام نوکرون چاکرون کا گناہ اُسکی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُسکی گردن پر ان لوگونکا بہی گناہ ہے جو اسکے ماتحت ہو کر شراب مین شریک ہین۔ اے عقلمندو یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہین تم سنبہل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چہوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہین بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بہنگ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہین سمجھ سکتے کہ تم کیون ان چیزون کو استعمال کرتے ہو جنکی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہین* اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بنجاؤ تا تمہاری عمرین زیادہ ہون اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی مین بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بےمہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اسکی بندونکی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانونکی حقوق سے ایسا ہی پوچہا جائیگا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ پس کیا بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بہروسہ کر کے بکلی خدا سے مونہہ پہیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو

* یورپ کے لوگون کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اسکا سبب تو یہ تہا کہ عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تہے شاید کسی بیماری کیوجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تہے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہین سو تم مسلمان کہلا کر کسکی پیروی کرتے ہو قران انجیل کی طرح شراب کو حلال نہین ٹہراتا پہر تم کس سند پر شراب کو حلال ٹہراتے ہو کیا مرنا نہین ہے۔ منہ

ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اسکیلئے حلال ہی غصہ کیجا لتمین یوانون کیطرح کسیکو گالی کسی کو زخمی اور کسیکو قتل کرنیکی لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش مین بے حیائی کے طریقون کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے سو وہ سچی خوشحالی کو نہین پائیگا یہانتک کہ مرے گا۔ اے عزیزو تم تہوڑے دنون کے لئے دنیا مین آئے ہو اور وہ بہی بہت کچھہ گذر چکی سو اپنے مولی کو ناراض مت کرو ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہین تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالی کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکہون کے آگے متقی ٹہر جاؤ تو تمہین کوئی بہی تباہ نہین کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کریگا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تمپر قابو نہین پائیگا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہین اور تم دشمنون سے ڈر کر یا اور آفات مین مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتہہ گذرینگے خدا اون لوگون کی پناہ ہو جاتا ہے جو اسکی ساتہہ ہو جاتے ہین سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اسکی چہوڑ دو اور اسکے فرائض مین سستی نہ کرو اور اسکے بندون پر زبان سے یا ہاتہہ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔

اے علماء اسلام میری تکذیب مین جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہین کہ انسان جلدی سے سمجہہ نہین سکتا۔ بات کو سنکر اسی وقت رد کرنیکے لئے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقوی کا طریق نہین ہے اگر تم مین بعض غلطیان نہ ہوتین اور اگر تمنے بعض احادیث کے الٹے معنے نہ سمجہے ہوتے تو مسیح موعود کا جو حَکَم ہے آنا ہی لغو تہا تمسے پہلے یہ عبرت کی جگہ یہودی ہیں کہ جس بات پر تمنے زور مارا ہے اور جس جگہ تمنے قدم رکہا ہے اسی جگہ یہودیون نے رکہا تہا یعنے جیسا کہ تم حضرت عیسے علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر ہو وہ بہی الیاس نبی کے دوبارہ آنیکے منتظر تہے اور کہتے تہے کہ مسیح تب آئیگا جبکہ پہلے الیاس نبی جو آسمان پر اٹہایا گیا دوبارہ دنیا مین آجائیگا اور جو شخص الیاس کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونیکا دعوی کرے وہ جہوٹا ہے اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال رکہتے تہے بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاکی نبی ہے

✤ جو شخص نبی نوع پر قوت غضبی کو بڑہاتا ہی وہ غضب سے ہی ہلاک کیا جاتا ہی اسلئے خدا نے سورۃ فاتحہ مین یہود کا نام مغضوب علیہم کہا یہ اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ قیامت کو تو ہر ایک مجرم خدا کے غضب کا مزہ چکہے گا مگر جو ناحق دنیا مین غضب کرتا ہی وہ دنیا مین ہی الہی غضب کا مزہ چکہہ لیتا ہی نصاری سے یہودیون کی نسبت دنیا مین غضب ظہور مین نہ آیا اسلئے سورۃ فاتحہ مین انکا نام ضالین کہا گیا ضالین کے لفظ کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ وہ گمراہ ہین اور دوسری معنی انکے ہین کہ کہوئے جائینگے یہ میرے نزدیک انکے لئے بشارت ہے کہ کسیوقت جہوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام مین کہوئے جائینگے۔ اور رفتہ رفتہ مشرکانہ عقائد اور ناقص یا قابل شرم رسوم کو چہوڑتے چہوڑتے برنگ مسلمین موحدین ہو جائینگے غرض الضالین کے لفظ مین جو سورۃ فاتحہ کے آخر مین ضالین ہے کہ دوسری معنون کے لحاظ سے کہ ایک چیز کا دوسری چیز مین محو ہونا اور کہوئی جانا ہے عیسائیون کی آئندہ مذہبی حالت کے لئے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ منہ

اس ثبوت مین پیش کرتے تہے لیکن جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی نسبت یہودیون کے موعود مسیح ہونیکا دعوے کر دیا اور الیاس آسمان سے نہ اُترا جو اُس دعوی کی شرط تھی تو یہ تمام عقیدے یہودیون کے باطل ثابت ہو گئے اور وہ جو یہودیون کے خیال مین تہا کہ ایلیا نبی بجسمہ العنصری آسمان سے نازل ہوگا اُسکے آخر کار یہ معنے کہلے کہ الیاس کی خو اور طبیعت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائیگا اور یہ معنے حضرت عیسٰی نے خود بیان فرمائے جنکو دوبارہ آسمان سے اُتار رہے ہو پس تم کیون ایسی جگہ ٹھوکر کہاتے ہو جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹھوکر کہا چکے ہین تمہارے ملک مین ہزارہا یہودی موجود ہین تم اُنکو پوچھہ کر دیکھہ لو کہ کیا یہود کا یہی اعتقاد نہین جواب تم ظاہر کر رہے ہو پس وہ خدا جس نے عیسٰے کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اُتارا اور یہود کے سامنے اُسکو تاویلون سے کام لینا پڑا وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسٰے کو اُتار یگا جسکو تم دوبارہ اُتارتے ہو اسی کے فیصلہ سے تم منکر ہو اگر شک ہے تو کوئی لاکہہ عیسائی اس ملک مین موجود ہین اور انکی انجیل بہی موجود اُن سے دریافت کر لو کہ کیا یہ سچ نہین ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہی کہا تہا کہ ایلیا جو دوبارہ آنے والا تہا وہ یوحنا ہی ہے یعنی یحیٰے۔ اور اتنی بات کہہ کر یہود کی پُرانی امیدون کو خاک مین ملا دیا۔ اگر اب یہ ضروری ہے کہ عیسیٰ نبی ہی آسمان سے آوے تو اس صورت مین حضرت عیسٰی سچا نبی نہین ٹہر سکتا کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنت اللہ مین داخل ہے تو الیاس نبی کیون واپس نہ آیا اور کیون اس جگہ یحیٰی کو الیاس ٹہراکر تاویل سے کام لیا گیا عقلمند کیلئے یہ سوچنے کا مقام ہے ٭

اور نیز جس کام کے لئے آپ لوگون کے عقیدون کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا یعنے یہ کہ مہدی سے ملکر لوگون کو جبراً مسلمان کرنیکے لئے جنگ کریگا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے قرآن شریف مین کہان لکہا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف مین فرماتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنے دین مین جبر نہین ہے پہر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائیگا یہان تک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بہی قبول نہ کریگا یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سیپارہ اور کس سورۃ مین ہے٭

٭ اگر کہو کہ عربون کے لئے یہی حکم تہا کہ جبراً مسلمان کئے جائین یہ خیال قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ تمام عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہونچایا تہا اور بہت سے صحابہ مردون ... اور عورتون کو قتل کر دیا تہا اور بقیۃ السیف کو وطن سے نکال دیا تہا اس لئے وہ تمام لوگ جو مرتکب جرم قتل یا معین اس جرم کے تہے وہ سب خدا تعالیٰ کی نظر مین اپنی خونریزی کے عوض مین خونریزی کے لایق ہو چکے تہے انکی نسبت بطور قصاص اصل حکم قتل کا تہا مگر ارحم الراحمین کیطرف سے یہ رعایت دی گئی کہ اگر کوئی انمین سے مسلمان ہو جائے تو اُسکا گذشتہ جرم جسکی وجہ سے وہ قابل سزا موت ہی بخشدیا جائیگا پس کہان یہ صورت رحم اور کہان جبر۔ منہ

سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع
کرنیکے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنے اُن لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے
ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر یعنی ان مسلمانوں کو جن
سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونیکے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر
ہے کہ جوان کی مدد کرے۔ اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنے جو لوگ اسلام کے نابود
کرنے کیلئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونیسے جبراً روکتے تھے
ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنیکے لئے لڑائی کی جاتی تھی بجز ان
تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدّس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں
کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اسکی دوسری قوموں میں
نظیر نہیں ملتی پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع
کر دینگے یہاں تک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہیں کرینگے اور آیت حتّٰی یعطوا الجزیۃ
عن ید وھم صاغرون کو بھی منسوخ کر دینگے یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہوں گے کہ آتے
ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دینگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی منسوخ
نہیں ہوئیں اور اس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئیگا۔ اس زمانہ میں جو
تیرہ سو برس عہد نبوت کو گذر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر تہتّر فرقوں پر پھیل گیا۔ سچے
مسیح کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی
عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کیساتھ توڑ دے نہ یہ کہ اُن صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی
یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی
دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں* ہر ایک نادان اور ظالم طبع جب دلیل
سے عاجز آجاتا ہے تو پھر تلوار یا بندوق کیطرف ہاتھ لمبا کرتا ہے مگر ایسا مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ

*حاشیہ - بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موت طبعی سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہونگے پس سنو! اے نادانو میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے .... قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی اور انکا شکر کرنا ہمیں اسلئے لازم ہے

کی طرف سے نہیں ہو سکتا جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا ہے نہ کسی اور طریق سے اگر تم ایسے جہاد سے باز نہیں آسکتے اور اسپر غصہ میں آکر راستبازوں کا نام بھی دجال اور ملحد رکھتے ہو تو ہم اِن دو فقروں پر اِس تقریر کو ختم کرتے ہیں۔ قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ اندرونی تفرقہ اور پھوٹ کے زمانہ میں تمہارا فرضی مسیح اور فرضی مہدی کس کس پر تلوار چلائیگا کیا سنیوں کے نزدیک شیعہ اس لایق نہیں کہ اُن پر تلوار اٹھائی جاے اور شیعوں کے نزدیک سنی اس لایق نہیں کہ ان سب کو تلوار سے نیست و نابود کیا جاوے پس جبکہ تمہارے اندرونی فرقے ہی تمہارے عقیدہ کی رو سے مستوجب سزا ہیں تو تم کس کس سے جہاد کروگے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا تلوار کا محتاج نہیں وہ اپنے دین کو آسمانی نشانوں کیساتھ زمین پر پھیلائیگا اور کوئی اُسکو روک نہیں سکیگا اور یاد رکھو کہ اب عیسیٰ تو ہرگز نازل نہیں ہوگا کیونکہ جو اقرار اوس نے آیت فلما توفیتنی کے روسے قیامت کے دن کرنا ہے اس میں صفائی سے اُسکا اعتراف پایا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آیگا اور قیامت کو اسکا یہی عذر ہے کہ عیسائیوں کے بگڑنے کی مجھے خبر نہیں اور اگر وہ قیامت کے پہلے دنیا میں آتا تو کیا وہ یہی جواب دیتا کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں لہذا اس آیت میں اوس نے صاف اقرار کیا ہے کہ میں دوبارہ دنیا میں نہیں گیا اور اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا میں آنیوالا تھا اور برابر چالیس برس رہنے والا تب تو اوس نے خدا تعالی کے سامنے جھوٹ بولا کہ مجھے عیسائیوں کے حالات کی کچھ خبر نہیں اسکو تو کہنا چاہئے تھا کہ آمد ثانی کیوقت میں نے چالیس کروڑ کے قریب دنیا میں عیسائی پایا اور ان سب کو دیکھا اور مجھے انکے بگڑنے کی خوب خبر ہے اور میں تو انعام کے لایق ہوں کہ تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا اور صلیبوں کو توڑا یہ کیسا جھوٹ ہے کہ عیسیٰ کہیگا کہ مجھے خبر نہیں غرض اس آیت میں نہایت صفائی سے مسیح کا اقرار ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیگا اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خان یار میں اسکی قبر ہے۔ + اب خدا خود نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑیگا جو سچائی سے لڑتے ہیں۔ خدا کا لڑنا قابل اعتراض نہیں کیونکہ وہ نشانوں کے رنگ میں ہے لیکن انسان کا لڑنا قابل اعتراض ہے کیونکہ وہ جبر کے رنگ میں ہے۔

+ ایک بڑی بھاری غلطی سے اسکی تصدیق کی ہے کہ قبر واقعہ سری نگر یہودیوں کے انبیا کی قبروں کی طرح بنی ہوئی ہے دیکھو ... صفحہ ۵ علیحدہ حاشیہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۰ کہ ہم اپنا کام مکہ اور مدینہ میں بھی نہیں کر سکتے تھے مگر انکے ملک میں یہ خدا کیطرف سے حکمت تھی ...

ان مولویون پر افسوس اگر انہین دیانت ہوتی تو وہ تقوی کی راہ سے اپنی تسلی ہر طرح سے کراتے اور خدا نے تو نیک روحون کی تسلی کردی مگر وہ لوگ جو ابوجہل کی مٹی سے بنے ہوئے ہین وہ اسی طریق کو اختیار کرتے ہین جو ابوجہل نے اختیار کیا تھا ایک مولوی صاحب نے میرٹھ سے بذریعہ رجسٹری اطلاع دی ہے کہ امرتسر مین جلسہ **ندوۃ العلماء** ہے اس جگہ آکر بحث کرنی چاہیئے مگر واضح ہو کہ اگر ان مخالفین کی نیتین نیک ہوتین اور فتح و شکست کا خیال نہ ہوتا تو ان کو اپنی تسلی کرانے کیلئے ندوہ وغیرہ کی کیا ضرورت تھی ہم ندوہ کے علماء کو امرتسر کے علماء سے الگ نہین سمجھتے ایک ہی عقیدہ۔ ایک ہی جنس ایک ہی مادہ ہے ہر ایک کو اختیار ہے کہ **قادیان** مین آوے مگر بحث کے لئے نہین بلکہ صرف طلب حق کے لئے ہماری تقریر کو سنے اگر شک رہے تو عزت اور ادب کے طریق سے اپنے شکوک رفع کراوے اور وہ جبتک قادیان مین رہیگا بطور مہمان کے سمجھا جائیگا نہین ندوہ وغیرہ کی ضرورت نہین اور نہ انکی طرف حاجت ہے یہ سب لوگ راستی کے دشمن ہین مگر راستی دنیا مین پھیلتی جاتی ہے کیا یہ خدا تعالی کا عظیم الشان معجزہ نہین کہ اس نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ مین اپنے الہام سے ظاہر کردیا تھا کہ لوگ تمہارے ناکام رہنے کیلئے بڑی کوشش کرینگے اور ناخنون تک زور لگائینگے مگر آخر مین تمہین ایک بڑی جماعت بناؤن گا یہ اس وقت کی وحی الہی ہے جبکہ میرے ساتھ ایک آدمی بھی نہین تھا پھر میرے دعوی کے شایع ہونے پر مخالفون نے ناخنون تک زور لگائے آخر حسب پیشگوئی مذکورہ بالا یہ سلسلہ پھیل گیا اور اب آج کی تاریخ تک برٹش انڈیا مین یہ جماعت ایک لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہے ندوۃ العلماء کو اگر مرنا یاد ہے تو براہین احمدیہ اور سرکاری کاغذات کو دیکھ کر بتلاوے کہ کیا یہ معجزہ ہے یا نہین پھر جبکہ قرآن اور معجزہ دونون پیش کئے گئے تو اب بحث کس غرض کیلئے؟

ایسا ہی اس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات مین ایسے دن رات مشغول ہین کہ انکو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہین

ان کی مجالس مین اگر جاؤ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیان اور ڈہولکیان اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئینگے اور پہر باوجود اسکے مسلمانون کے پیشوا ہونے کا دعوے اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض انمین سے عورتون کا لباس پہنتے ہین اور ہاتہون مین مہندی لگاتے ہین اور چوڑیان پہنتے ہین اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑہنا اپنی مجلسون مین پسند کرتے ہین۔ یہ ایسے پرانے زنگار ہین جو خیال مین نہین آسکتا کہ دور ہوسکین تاہم خداتعالیٰ اپنی قدرتین دکہائے گا اور سلام کا حامی ہوگا۔

عورتون کو کچھ نصیحت

ہمارے اس زمانہ مین بعض خاص بدعات مین عورتین بہی مبتلا ہین وہ **تعدد نکاح** کے مسئلہ کو نہائت بری نظر سے دیکھتی ہین گویا اُسپر ایمان نہین رکہتین انکو معلوم نہین کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکہتی ہے پس اگر اسلام مین تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا تو ایسی صورتین کہ جو مردون کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہین اس شریعت مین انکا کوئی علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہوجاے یا مجذوم ہوجائے یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری مین گرفتار ہوجائے جو بیکار کردیتی ہے یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت قابل رحم ہو مگر بیکار ہوجاوے اور مرد بہی قابل رحم کہ وہ تجرد پر صبر نہ کرسکے تو ایسی صورت مین مرد کے قوے پر یہ ظلم ہے کہ اسکو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے درحقیقت خدا کی شریعت نے انہین امور پر نظر کرکے مردون کے لئے یہ راہ کہلی رکہی ہے اور مجبوریون کے وقت عورتون کے لئے بہی راہ کہلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہوجاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالین جو طلاق کے قایم مقام ہے خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہین ہے جسمین سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہین سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہین کہ بعض مشکلات مردون کے لئے ایسی پیش آجاتی ہین جن مین وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتی ہین۔ وہ شریعت کس کام کی جسمین کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکہو انجیل مین

طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنا کی شرط تھی اور دوسرے صدہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کردیتے ہیں اُن کا کچھ ذکر نہ تھا اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کرسکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا سو اب سوچو کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی۔ اور اے عورتو فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کیطرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں اور اوس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں اگر عورت مرد کے تعدد ازواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنیوالی تھیں اپنی شریعت میں انکا ذکر کردیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی سو تم اے عورتو اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالی کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کرکے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کرکے مورد قہر الہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائیگا۔ اگر تم خدا تعالی کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاویگا اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اوسکی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو انکی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونیکی حالت میں قبروں میں داخل ہو خدا کے فرائض نماز زکوۃ وغیرہ میں سستی مت کرو اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو بہت سا حصہ انکی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ واری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نکرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نکرو ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے

تعطیل جمعہ

مندرجہ ذیل میموریل حضرت مسیح موعودؑ نے گورنمنٹ آف انڈیا کیخدمتمین تعطیل جمعہ کیلئے پیش کیا ہے

چونکہ تاج پوشی کا جلسہ جو دہلی مین ہوگا ہر ایک فرقہ رعایا گورنمنٹ برطانیہ کو اس سے بہت خوشی ہے اور مسلمانون کو ایک خاص خوشی جو اس جلسہ مین ان کے اسلامی تخت گاہ کے شہر کو عزت دیگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محسن گورنمنٹ کو مسلمانون پر ایک خاص نظر عنایت ہے اور مسلمانون کی مدت دراز سے ایک دلی تمنا ہے جسکے پیش کرنیکے لئے اسوقت سے زیادہ مبارک کوئی وقت نہین کہ ہمارے بادشاہ عالیجاہ قیصر کی تاج پوشی کے جلسہ کا دن قریب ہے اسلئے مجھے تحریک کی گئی کہ مین اس التماس کو ادب سے پیش کرون کیونکہ مین ایک ایسے مسلمانون کے گروہ کا امام ہون کہ جو برٹش انڈیا اور دوسرے مقامات مین ایک لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور مین ضروری نہین سمجھتا کہ مین ان کے نام لکھون کیونکہ وہ مجھ سے بیعت کرنے والے ہین یعنی میرے مرید ہین اور مجھ سے الگ نہین ہین یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات مین پھیلا ہوا ہے یہ وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانون کے خیالات مین سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھادے چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب مین نے ایسی کتابین عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزی مین تالیف کر کے شایع کی ہین جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانون کے دلون سے محو ہو جائین اس قوم مین یہ خرابی اکثر نادان مولویون نے ڈال رکھی ہے لیکن اگر خدا نے چاہا تو مین امید رکھتا ہون کہ عنقریب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ گورنمنٹ کے اعلے حکام کیطرف سے ایسی کارروائیون کا ہونا ضروری ہے جنسے مسلمانونکے دلون مین منقوش ہو جائے کہ یہ سلطنت اسلام کے لئے درحقیقت چشمہ فیض ہے اور نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضور لارڈ کرزن بالقابہ نے ایسی نمایان کارروائیان کی ہین کہ مسلمانون کو کبھی نہین بھولین گی جیسا کہ لاہور کے قلعہ کی مسجد کا مسلمانون کو عطا کرنا اور

ایک پاہر کی مسجد جسپر ریل والون کا قبضہ تھا مسلمانون کو عنایت فرمانا اور نیز اپنی طرف سے دہلی کی شاہی مسجد کے لئے ایک قیمتی لال ہٹین اپنی جیب سے مرحمت فرمانا ان فیاضانہ کاروائیون سے جس قدر مسلمان شکر گذار اور گرویدہ ہین اس کا اندازہ نہین ہوسکتا لیکن ایک تمنا ان کی ہنوز باقی ہے اور وہ امید کرتے ہین کہ جن ہاتھون سے یہ مرادین پوری ہوئی ہین وہ تمنا بھی انہین ہاتھون سے پوری ہوگی اور وہ آرزو یہ ہے کہ روز جمعہ ایک اسلامی عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے مین خاص ایک سورۃ قرآن شریف مین موجود ہے جسکا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس مین حکم ہے کہ جب جمعہ کی بانگ دیجائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کر دوا ور مسجدون مین جمع ہو جاؤ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کریگا وہ سخت گنہ گار ہے اور قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو اور جسقدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف مین تاکید ہے اسقدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہین اسی غرض سے قدیم سے اور جب سے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے جمعہ کی تعطیل مسلمانون مین چلی آتی ہے اور اس ملک مین بھی برابر آٹھ سو برس تک یعنی جبتک کہ اس ملک مین اسلام کی سلطنت رہی جمعہ مین تعطیل ہوتی تھی اسی وجہ سے یاست پٹیالہ مین جمعہ کی تعطیل ان دنون تک ہوتی رہی اور اس ملک مین تین قومین ہین۔ ہندو عیسائی مسلمان۔ ہندوؤن اور عیسائیونکو ان کے مذہبی رسوم کا دن گورنمنٹ نے دیا ہوا ہے یعنے اتوار جس مین وہ اپنے مذہبی رسوم ادا کرتے ہین جس کی تعطیل عام طور پر ہوتی ہے لیکن یہ تیسرا فرقہ یعنے مسلمان اپنے تہوار کے دن سے یعنے جمعہ سے محروم ہین۔ برٹش انڈیا مین کون مسلمان ہے جو آہ مار کر یہ نہین کہتا کہ کاش جمعہ کی تعطیل ہوتی لیکن اس کرزنی دور مین جبکہ لارڈ کرزن اس ملک کے وایسرائے ہین۔ مسلمانون کو اس تمنا کے پورے ہونے مین بہت کچھ امید بڑھ گئی ہے اور وہ خیال کرتے ہین کہ جبکہ لارڈ موصوف نے دلی فیاضی اور ہمدردی سے ان کی مساجد واگذار کرادی ہین تو پھر وہ امر جو مسجدون کی علت غائی ہے یعنے نماز جمعہ یہ امر بھی انہین ہاتھون سے انجام پذیر ہوگا مسجد تو مثل دستر خوان یا میز کے ہے جسپر روٹی رکھی جاتی ہے مگر نماز جمعہ اصل روٹی ہے۔

تمام مساجد کی بڑی بھاری غرض نماز جمعہ ہے پس کیا ہمارے عالی ہمت وایسرائے لارڈ کرزن یہ روا رکھین گے کہ وہ ہمین دستر خوان تو دین مگر روٹی نہ دین ایسی دعوت تو ناقص ہے اور امید نہین کہ ایسا فیاض دل جوانمرد ایسی کمی کو اپنے پر گوارا کرے اور اگر ایسا ہمدرد وایسرائے بھی جسکے بعد کم امید ہے کہ اس کی نظیر ملے اس فیاضی کی طرف توجہ نہ فرماوے تو پھر اسکے بعد عقل تجویز نہین کر سکتی کہ مسلمانون کے لئے کبھی وہ دن آوے کہ دوسرے وایسرائے سے یہ مراد پا سکین یہ ایک ایسی مراد ہے کہ اسکا انجام پذیر ہونا مسلمانونکے دلون کو گورنمنٹ برطانیہ کی محبت کیطرف ایک زبردست کشش سے کھینچ لیگا اور ان احسانون کی فہرست مین جو اس گورنمنٹ نے مسلمانون پر کئے ہین اگر یہ احسان بھی کیا گیا جو عام طور پر جمعہ کی تعطیل دیجائے تو یہ ایسا احسان ہوگا کہ جو آب زر سے لکھنے کے لایق ہوگا اور اسکا مسلمانون کے دلونپر بڑا اثر پڑیگا بالخصوص جبکہ عین تاج پوشی کے جلسہ مین جہان ہزارہا رئیس اور والیان ملک موجود ہونگے اس احسان کو تاج پوشی کی ایک یادگار ٹھہرا کر سنایا جائیگا تو جو کچھ مسلمانونکے دلون مین خوشی سے بھری ہوئی محبت پیدا ہوگی اسکا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔ اس دن لوگ تمام شہر مین خوشی کے نعرونکے ساتھ لارڈ کرزن کے گیت گائینگے اور اسکے حق مین دعائین کرینگے اور اس کارروائی سے اسلام اور عیسائیت مین ایک میلان پیدا ہوجائیگا اور یہ تمام تعریف لارڈ کرزن کے عہد کیطرف ہمیشہ کیلئے منسوب رہے گی اور میری دانست مین عام مسلمانون کو خوش کرنیکے لئے جو کارنامہ وہ چھوڑ جائینگے۔ اس سے بہتر کوئی نہ ہوگا۔ مسلمان ایک قوم ہے جو سب سے زیادہ مذہب کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے اور ہر ایک تالیف قلوب جو مذہبی رنگ مین کیجائے وہ انکے دلون کو کھینچ لیتی ہے پس اعلے سے اعلے حکمت عملی مسلمانونکو مسخر کرنیکی یہی ہے کہ مذہبی رنگ مین ان کو کوئی فایدہ پہنچایا جائے۔ چونکہ تاجپوشی کے جلسہ کا موقعہ ایک ایسا بابرکت موقعہ ہے کہ ہند و مسلمانون کی اسطرف آنکھین لگی ہوئی ہین کہ اس مبارک رسم کی یادگار مین کیا کچھ سرافرازی ہر دو فریق کی کیجاتی ہے پس اگر گورنمنٹ اس مبارک دن کی یادگار کے لئے مسلمانو کے لئے جمعہ کی تعطیل کھولدے یا اگر نہ ہوسکے تو نصف دن کی ہی تعطیل دیدے تو مین سمجھ نہین سکتا

کہ عام دلون کو خوش کرنیکے لئے اس سے زیادہ کوئی کارروائی ہے گرچونکہ گورنمنٹ کی فیاضی کا تنگ دائرہ نہین ہی اور اگر توجہ پیدا ہو تو اسکو کچھ پروا نہین ہی اس لئے صرف نصف دن کی تعطیل ایک ادنی بات ہی یقین ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اس مبارک یادگار مین پورے دن کی تعطیل عنایت فرمائیگی اور یہی مسلمانونکو توقع ہی جمعہ کے دن کو کچھ مسلمانون سے ہی خصوصیت نہین بلکہ یہ دن عیسائی مذہب مین بھی قابل تعظیم ہے کیونکہ حضرت عیسے علیہ السلام جمعہ کے روز ہی صلیب دئے گئے تھے اور عیسائی عقیدہ کے روسے تمام برکات کی جڑ یہی واقعہ ہے یہودیون کا سبت بھی اس زمانہ تک کہ جب وہ مصر سے نہین نکلے تھے جمعہ ہی تھا قدیم مصری سلطنت مین بھی جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی تھی اور حضرت آدم بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوئے تھے نوح کی کشتی اراراٹ کے پہاڑ پر جمعہ کے دن ہی لگی تھی۔ پس اس تعطیل سے یہ تمام یادگارین قایم ہوسکتی ہین اور مسلمان اس بات پر راضی ہین کہ ان کی بعض غیر ضروری تعطیلین بند کرکے ان کی جگہ جمعہ کی تعطیل دیجائے اور مجھے اس بات کا خیال ہی کہ جمعہ کی تعطیل رعایا اور گورنمنٹ مین ایک حقیقی مصالحت کی بنیاد ڈالے گی اور خیالات پر ایک ایسا اثر ہوگا کہ وہ فوق العادت تصور کیا جائے گا اگرچہ گورنمنٹ بہت دانشمند ہے لیکن عام مسلمانونکے حالات سے ذاتی واقفیت مجھے اس بات کے اظہار کے لئے مجبور کرتی ہے کہ اس موقعپر مسلمانونکو خوش کرنیکے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی طریق نہین اس لئے ایک بڑی جماعت کی تحریک سے یہ میموریل ارسال حضور کیا جاتا ہے اور امید کیجاتی ہے کہ توجہ سے اسپر غور کیجائے خاصکر میرے لئے جو ہمیشہ اس سعی مین ہون کہ مسلمان لوگ گورنمنٹ کے ساتھ سچے اخلاص مین ترقی کرین اس تعطیل سے ایک دستاویز ملتی ہی اور گورنمنٹ کی عنایات ثابت کرنیکے لئے اور نئے دلائل حاصل ہوتے ہین اسلئے مین اس عرض کیلئے جرأت کرتا ہون کہ اس عرضداشت پر ضرور توجہ فرمائی جائے اور اسکو ایک معمولی عرضی سمجھکر ٹال نہ دیا جاوے اور نہ یہ تصور کیا جائے کہ صرف ایک شخص کی یہ درخواست ہے کیونکہ جیسا کہ مین عرض کرچکا ہون یہ ایک شخص کی درخواست نہین بلکہ ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان کی درخواست ہی اور چونکہ وہ لوگ مجھ سے بیعت اور مریدی کا تعلق رکھتے ہین اسلئے ضروری نہین سمجھا گیا کہ ان کے نام لکھے جائین اور مین ان سب کیطرف سے بطور ایڈووکیٹ ہوکر امید بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ عرضداشت روانہ کرتا ہون اور دعا پر ختم کرتا ہون ۔

اعجاز احمدی

دائمی اور زندہ معجزہ

مختلف مذاہب کے بیان کردہ معجزات کا مطالعہ تحقیق کا ایک وسیع میدان ہمارے سامنے پیش کرتا ہے لیکن ہمارے موجودہ مضمون کو اس سے کچھ بھی تعلق نہیں ۔ اس معجزہ کو جس کیطرف ہم ناظرین کو توجہ دلانا چاہتے ہین معجزات کی تاریخ مین ایک مسلمہ بے نظیر اور اعلے مرتبہ حاصل ہے گو ہم حضرت موسیٰ و عیسیٰ و دیگر انبیائے بنی اسرائیل علیہم السلام کی نبوت اور انکے خدا کیطرف سے ہونے پر ایمان لاتے ہین لیکن اس امر سے ہم انکار نہین کر سکتے کہ انکے معجزات اور نشان صرف عارضی اور وقتی نشان تھے جو ایک خاص زمانہ اور خاص قوم کیلئے دکھائے گئے تھے مثلاً سب سے بڑا معجزہ حضرت موسیٰ ع کا یعنے انکے عصا کا سانپ بنجانا صرف ناظرین کے لئے ہی ایک معجزہ تھا لیکن ان کی ذریت اور دیگر اشخاص کے سامنے یہ صرف ایک کہانی ہے اور شکی طبیعتون کیلئے یہ ایک مبالغہ آمیز افسانہ کے سوا اور کچھ نہین - انجیل کے معجزات محض توریت و دیگر صحف انبیاء کے معجزات کی نقل ہین - اور عظمت مین بعض حالتون مین ان سے بہت کم درجہ پر ہین دیو نکالنے پر آج لوگ ہنسی اڑاتے اور پانی کو شراب بنانے پر خیر خواہ بنی نوع تاسف کرتے ہین - آم کا پودا فوراً اگانا انجیر کے درخت کے سکھانے سے بہت بڑھ چڑھکر ہے - یسوع کے پانی پر چلنے کو لوگون کے ہوا پر اڑنے نے بالکل مات کر دیا ہے - اس نے بیمارون کو چنگا کیا لیکن یہی کام سلوم کے تالاب نے اور یسوع کے ہمعصر مخالفون نے بھی کئے اور ہر زمانہ مین لوگ سلب امراض کرتے آئے ہین - امریکہ کا جھوٹا رسول ڈاکٹر ڈوئی بھی آج کل وہی کام کرتا ہے جو یسوع دو ہزار سال پیشتر کیا کرتا تھا اور اپنی ناکامیونکے وقت وہ یسوع کی ناکامیون کو مثالاً پیش کر دیتا ہے - الغرض ایسے معجزات مین تاریخی پہلو سے بہت نقص ہین - اول تو یہ عارضی باتین ہوتی ہین اور گو مشاہدہ کرنے والے لوگ کچھ عرصہ تک متعجب رہین لیکن معجزہ ہو چکنے کے بعد یا آنیوالی نسلون کے لئے ایسے معجزات ان خصوصیتون سے خالی ہوتے ہین جو دلون مین خدا تعالے کی قدرت و عظمت کا رعب بٹھا سکین جبتک کہ انکے ساتھ

دوسرے زندہ معجزات بطور شاہد کے موجود نہ ہون بلکہ ان کا اثر بہت جلد دلون سے زایل ہو جاتا ہے۔ دویم ایسے معجزات دعوے کی ایسی دلیل نہین ہوتی جس سے قدرتی طور پر نتیجہ صداقت دعوے کا پیدا ہو اور اس طرح پر صحیح تعلق دلیل اور دعوے کے درمیان کوئی نہین ہوتا اگر کوئی شخص خالص پانی کی شراب بنالے تو اس سے یہ استدلال نہین کر سکتے کہ اسکا کلام خدا کا کلام ہے یا وہ اپنے کسی دعوے مین سچا ہے ہان اس کرتب سے ہم زیادہ سے زیادہ یہی نتیجہ نکالین گے کہ وہ پاک پانی کی ناپاک شراب بنانے مین ماہر ہے۔ سوئم ان معجزات کی پیشکردہ شہادت صاف اور صریح نہین ہوتی۔ مداریونکی ہتھکنڈے معمولی تماشہ بینون کی نظر مین معجزہ کا اثر رکھتے ہین اس قسم کے اصلی معجزہ اور ہتھکنڈے مین امتیاز کرنے کیلئے کوئی کھلا کھلا معیار نہین۔ کوئی معجزہ ایسا نہین جس کی نقل شعبدہ باز اور جسمانی ورزش والون نے نہ کی ہو اور ایسے معجزات اور مصنوعی باتون مین بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔ چہارم چونکہ ایسے معجزات چند لمحون کے لئے ہوتے ہین اس لئے دیکھنے والے بھی اس کی اصلیت پر پورا یقین نہین کر سکتے ممکن ہے کہ دیکھنے والے کو دھوکا لگا ہو یا کوئی ایسا فریب ہو جس کی وہ اصلیت تک نہ پہونچ سکا ہو کیونکہ حقیقت تک پہونچنے کے لئے کافی وقت نہین ہوتا۔ پیشتر اسکے کہ کوئی شخص اسپر غور کرے معجزہ ختم ہو جاتا ہے۔ پنجم ایسے معجزات دکھائے جانیکے بعد بلحاظ دلیل ایک صراحت وبداہت وقدرت اپنے اندر نہین رکھتے۔ دوسرے زمانہ مین انہین کسی دعوے کی تائید مین پیش کرنا گویا دعوی ہی کو دلیل ٹہرانا ہے۔ کسی دعوے کے ثبوت مین انکو پیش کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان کی سچائی کو زبردست شہادتون اور صحیح دلائل سے ثابت کیا جائے۔ ششم انکی سچائی اور واقع ہونے کی لابدی شہادت عموماً یافت سے باہر ہوتی ہے انکے مشاہدہ کرنیوالے صرف چند اشخاص ہوتے ہین اور بسبب ایک آناً فاناً کا نظارہ ہونیکے ان کا اثر زمانہ آیندہ پر کم پڑتا ہے خارق عادت واقعات پر ایمان لانے والے وہ لوگ ہوتے ہین جو انکے مشاہدین ہون لیکن دیگر اشخاص کے نزدیک ان مین اور مبالغہ آمیز فسانون مین کوئی کافی اور کھلا کھلا امتیاز مشکل سے مل سکتا ہے رویت کی شہادت بالکل نہین ہوتی۔ ممکن ہے کہ سارا قصہ ہی غلط ہو۔ یا جس شخص کی شہادت بیان کیجاتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہو یا اسکو دھوکا لگا ہو پس اس صورت مین اصلیت تک پہنچنا محال کے قریب قریب

ہو جاتا ہے - ہفتم - معجزات کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ ایک انصاف پسند محقق کے لئے واقعات کا امتیاز اور جھوٹی باتون کا رد نہایت مشکل امر ہے - ہر ایک مذہبی فرقہ اپنے پیشواؤن کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا ہے لیکن اصلی واقع مین جھوٹ ایسا ملا ہوتا ہے کہ دونون کو علیحدہ علیحدہ کرنا ایک سخت دشوار امر ہے - نیز اگر کوئی صحیح واقع موجود بھی مانا جائے تو بھی یہ جھوٹی کہانی کا عشر عشیر

قرآن شریف ہی ایک لاثانی کتاب ہے جسے ان سب عیوب سے پاک عظیم الشان معجزہ پیش کرنے کا فخر حاصل ہے اسکے معجزہ کی صداقت ہر شخص اپنے زمانہ مین اپنے واسطے جانچ سکتا ہے یہ معجزہ تمام لوگون اور تمام زمانون کے لئے ہے - نیز اس معجزہ کو اس دعوے سے بڑا بھاری تعلق ہے جس کی تائید مین وہ پیش کیا گیا ہے چنانچہ قرآن مجید کے شروع مین اس معجزہ کا یون ذکر ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ ۞

(البقرہ ۳) ترجمہ "اور اگر تم شک کرتے ہو بیچ اس چیز کے جو اتاری ہم نے اپنے بندے پر تو بنا لاؤ ایک سورۃ اس کی مانند اور بلا لو اپنی مدد کے لئے ان تمام مددگارونکو خدا کے سوا جنپر تم بھروسہ کرتے ہو اگر تم سچے ہو اور اگر تم یہ نہ کر و اور تم ہرگز کر نہ سکوگے تو ڈرو دوزخ کی آگ سے" ایک اور مقام پر آیا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۞

(بنی اسرائیل) ترجمہ "کہدے اگر جمع ہو جاوین جن اور انسان اس بات پر کہ قرآن کی مثل بنا لین نہین بنا سکین گے اس کی مثل خواہ وے ایک دوسرے کی مدد ہی کرین" قرآن کریم کا یہ معجزہ ہمیشہ کے لئے زندہ اور تمام زمانون مین اس کی صداقت کا معیار ہے اس معجزہ کا قیام جس سے بیمار چنگے ہوتے یا مردے زندہ کئے جاتے ہین (اگر بالفرض ایسا ہوتا ہو) تو اس شخص کے وجود سے ہی وابستہ ہوتا ہے جسنے اس معجزہ کے اثر سے فائدہ اٹھایا ہو اور اس کی موت کیساتھ اسپر بھی ایک موت طاری ہو جاتی ہے لیکن قرآن کریم ہمیشہ زندہ ہے اور اسکے ساتھ اسکا یہ شوکت

ازہر برابر گستاخی

معجزہ بھی زندہ ہے - قرآن کریم کے اس دعوے کی منادی کہ وہ بے مثل اور الہٰی کلام ہے تیرہ صدیون سے کی جا رہی ہے اور ہمیشہ تک بغیر کسی مقابلہ کے دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہوتی رہے گی - تمام دنیا اب اور آیندہ اسکے معجزہ کی سچائی پر گواہ ہے اور رہیگی یہ آج بھی اپنے مخالفین کو اپنا مثل بنانیکے لئے ویسا ہی چیلنج کرتا ہے جیسے گذشتہ زمانہ مین کیا کرتا تھا - انسانون کی لیاقت اور عقل کی کمزوری اور نا قابلیت اسکے مثل بنانے مین اسکے معجزہ کی صداقت کی صاف اور قطعی دلیل ہے جسکے بعد کسی اور دلیل کی ضرورت نہین پڑتی اس معجزہ سے قرآن کریم کا صریح منجانب اللہ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اگر کل انسانی طاقتین قرآن مجید کے مثل بنانے مین عاجز ہین تو معلوم ہوا کہ اسکا صدور کسی اعلیٰ منبع سے ہے اور اس طرح قرآن کریم کا یہ معجزہ اسکے منجانب اللہ ہونے کی سچائی پر دال ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہی زندہ معجزہ عطا ہوا ہے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ و مظہر و سچا خادم ہے - قریباً دس سال ہوئے کہ آپنے خدا سے الہام پاکر مشتہر کیا تھا کہ خدا نے مجھے فصیح و بلیغ عربی لکھنے کا معجزہ بخشا ہے اور یہ کہ کوئی عربی دان میری عربی کی مثل نہ بنا سکے گا خواہ تمام علماء ایک دوسرے کی مدد ہی کیون نہ کرین - دس سال سے اس چیلنج کا کسی نے مقابلہ نہین کیا گو آپنے اس امر کی تجدید ہر تازہ تصنیف سے کی ہے - اور گو اسلامی ممالک کے تمام علماء بار بار اس چیلنج کو قبول کرنیکے لئے مدعو کئے گئے ہین اعجاز المسیح مین جو سورۃ فاتحہ کی ایک معجزانہ تفسیر ہے - یہی دعوے کیا گیا - جسکے بارے مین آپنے تحریر فرمایا تھا کہ تمام عربی دان خواہ اس کی مثل بنانے مین متفق بھی ہو جائین تو بھی نہ بنا سکینگے اور اگر کسی نے اس امر کی جرأت کی تو وہ ذلیل اور ناکام ہوگا - عیسائی و مسلمان مخالفین نے اپنی خاموشی کے ساتھ ان الفاظ کی صداقت پر مہر کر دی ہے +

ایک اور کتاب اعجاز احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ ۱۶ - نومبر کو شائع کی - اس کتاب کے نوّے صفحہ ہین اور یہ پانچ دن مین لکھی گئی ہے اس کی تصنیف کا باعث ایک مباحثہ تھا - جو ضلع امرتسر کے ایک گاؤن مُدنامی مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مریدون اور ایک مشہور مخالف

کے مابین ہوا - یہ مباحثہ ۲۹ و ۳۰ - اکتوبر گذشتہ کو ہوا اور اس کی خبر آپ کو دو روز بعد ملی - پہلے چالیس صفحون مین دیباچہ ہے جس مین مباحثہ مذکور کے متعلق مخالف کے دلایل کی تردید ہے اور باقی حصہ مین ایک نہایت فصیح و بلیغ عربی نظم ہے جسمین واقعات مباحثہ و چند پیشگوئیان شامل ہین اس کتاب کے ساتھ مخالفون کے لئے کہ اگر وہ اس کی مثل بنالائین دس ہزار روپیہ کا انعام بھی تھا اسکے مقابلہ کیلئے مخالفین کو صرف برابری کی سطح پر ہی مدعو نہین کیا گیا تھا بلکہ ان کو دو طرح سے آسانی بھی دی گئی تھی اول یہ کہ اگر وہ چاہین تو اپنی مدد کے لئے جہان سے چاہین عربی دان ادیبون اور علماء کو بلالین - دوسرے بجائے پانچ روز کے جس مین یہ کتاب لکھی گئی مخالفین کو پچیس روز تک اس کی مثل تیار کرنے کی مہلت دی گئی تھی اس طرح پر دوہری سہولت ان کو دی گئی - مگر ان تمام سہولتون کے باوجود مخالفین نے جنمین اکثر بڑے بڑے لایق عربی دان بھی ہین اپنی خاموشی سے قطعاً ثابت کردیا ہے کہ انسانی طاقتین اعجاز احمدی کے مثل بنانے مین عاجز ہین اور اسلئے یہ انسانی کام نہین بلکہ منجانب اللہ ہے - نیز یہ بھی واضح ہے کہ وہ پیشگوئی جو احمدیہ فرقہ کے اول اور نہایت شدید دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ پبلک ورکس لاہور کی نسبت جو وہ بھی سلسلہ عالیہ کا معاند ہے مع دو اور پیشگوئیون کے کی گئی ہے وہ انسانی فراست کیطرف منسوب نہین کی جاسکتی کیونکہ اپنے کسی سخت مخالف کی نسبت ایسے وقت پر جبکہ وہ اپنی دشمنی مین حد تک پہنچا ہوا ہو اس کی تبدیلی کی پیشگوئی کرنا سوائے الٰہی حکمت و علم غیب کے کسی کا کام نہین ہوسکتا +

یسوع کی عصمت کے متعلق انجیل کی تعلیم

یسوع کے سوانح لکھتے وقت ہر ایک محقق کو یہ بات کھٹکی ہے کہ انجیل نویسون نے دیدہ دانستہ پیش کردہ یسوع کے بچپن کے حالات کو اشارتاً بیان کرنے سے بھی پہلو تہی کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی جوانی کے ایام پر ارادتاً پردہ ڈالا گیا ہے جبکہ وہ عین شباب کے دنون مین تھا اور جب اس کی اخلاقی حالت کیلئے برے جذبات کا روکنا نہائیت قابل فخر تھا لیکن انجیل نویسون نے دیدہ دانستہ اس کی پہلی تیس سال

زندگی کو بیان کرنے سے کنارہ کشی کی ہے انہون نے اس کی زندگی اس دن سے شروع کی ہے جب وہ یردن کے پاک پانی سے صاف ہوکر اور یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کا بپتسمہ لیکر ایک تبدیل شدہ انسان بنا۔ اگر اس زمانہ کی نسبت جہان انجیل نویسون نے خاموشی اختیار کی ہے دوسرے ذرائع سے پتہ لگایا جائے اور مخالفین کے بیان کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس مین شک نہین کہ اس کی سوانح مین اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی کا نمونہ نہین ملتا بلکہ مخالفین کے بیان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسوقت عیوب سے خالی نہ تھا مثلاً یہودی کہتے ہین کہ ایک دفعہ وہ ایک یہودی لڑکی پر عاشق ہوگیا اسوجہ سے اسکے استاد نے ناراض ہوکر اسے عاق کردیا۔ اس قسم کے واقعات یسوع کی الوہیت و معصومیت پر ایک خطرناک حملہ ہین لیکن ہم اس مضمون کو صرف انجیل کے حوالون کے روسے لکھنا چاہتے ہین اور اسکے مخالفین کے بیانات کو ابھی چھوڑتے ہین÷

اس بارہ مین یسوع کا ایک اپنا مقولہ قطعی ثبوت ہے انجیل متی $\frac{19}{16-17}$ مین لکھا ہے کہ ایک شخص نے یسوع کے پاس آکر کہا کہ "اے نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن"۔ اور اس نے جواب دیا "تو مجھے نیک کیون کہتا ہے نیک کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کا نیک کہلانے سے انکار کرنا اسواسطے تھا کہ وہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھتا تھا اسمو قعپر جو جواب یسوع کی عصمت کے حامی دیتے ہین وہ بجائے خود اس امر کی مضبوط دلیل ہے کہ انکے پاس کوئی جواب نہین وہ کہتے ہین کہ چونکہ یسوع خدا تھا اسلئے ایسے جواب سے اسکا منشا صرف یہ تھا کہ وہ شخص جو اسے صرف انسان سمجھتا ہے اسے نیک نہ کہے کیونکہ کوئی انسان گناہ سے بری نہین اسلئے کوئی بشر نیک نہین کہلا سکتا۔ لیکن ایک موٹی سے موٹی عقل والا انسان بھی اس بیان کی بیہودگی کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ اگر یسوع صاف طور پر اپنی خدائی کا دعوے یہودیون کے سامنے پیش کرچکا تھا تو ضرور تھا کہ وہ اپنی شریعت کے روسے ایک مرتد اور نہایت گنہگار شخص خیال کرتے ہون اور شریعت موسوی کے لحاظ سے وہ موت کا سزاوار ٹھہرایا جاتا۔ پس کس طرح ایک یہودی اس دعوے کو جانکر اور مدعی کو نیک استاد کہکر خدا کے احکام کی خلاف ورزی کرسکتا تھا۔ برخلاف اسکے اگر اس شخص نے یسوع کے خدائی کے دعوے کو قبول کیا ہوا تھا تو یہ کہنا ہی بالکل لغو اور بے معنی ہے کیونکہ الوہیت کا تو اسوقت انکار ہی نہین تھا

کیا گیا- یہ فرض کرنا ایک بیہودہ امر ہے کہ ایک یہودی نے جو اپنے مذہب پر قائم تھا یسوع کے دعوی الوہیت کو جانکو بھی اسے نیک استاد کے خطاب سے مخاطب کیا- یہودی مذہب اس بات کی تردید کرتا ہے کہ کبھی خدا بھی جسم مین ظاہر ہوا کرتا ہے اور ایسا دعوے کرنے والے کو نہایت درجہ کا گنہگار قرار دیتا ہے- اب یسوع کے حامیون کو دو صورتون مین سے ایک کا اقرار کرنا پڑیگا- یعنی یا تو سایل یسوع کی خدائی کے دعوے کو مانتا تھا- اس صورت مین مسیح کا جواب لغو اور بیمعنی ہے اور یا وہ خدائی کے دعوے کو نہ مانتا تھا اسصورت مین اسکا خطاب صحیح نہین ٹھہر سکتا جو تشریح اس آیت کی عیسائی مفسرین نے کی ہے وہ یون غلط ثابت ہوئی- نیز یسوع کے صاف صاف انجیلی الفاظ سے کھینچ تان کر ایسے معنے لگائے بھی نہین جا سکتے اور کوئی عقلمند ایسی رکیک تاویلون کو قبول نہین کر سکتا- اگر انہین باتون پر یسوع کی عصمت کی بنا ہے تو پادریون کو جو دوسرے انبیاء کی عصمت پر اعتراض کرتے ہین یسوع کی عصمت سے ہاتھ دھو لینے چاہئے- جو الفاظ یسوع نے بولے ان کا صاف اور سیدھا مفہوم جسکو ہر ایک عقلمند انسان قبول کریگا یہی ہے کہ اس نے اپنی بیگناہی کا انکار کیا- اگر اس طرح پر عبارتون کو کھینچ تان کر کچھ کے کچھ معنے مراد لئے جاوین تو کسی عبارت کا مفہوم بیان کرنے مین کوئی امن نہین رہتا- غرض ان واقعات سے عیان ہے کہ انجیلین بجائے یسوع کی معصومیت کے مسئلہ کی تائید کرنے کے اسے گنہگار بتلا رہی ہین کیونکہ آیت مذکورہ کے رو سے یسوع نے نیک یا بیگناہ کہلانیکا انکار کیا وہ تمام بیانات بالکل بیہودہ ہین جو ان الفاظ کے صریح معانی کو رد کرنے کے لئے پیش کیے جاتے ہین اور کوئی عقلمند انسان ان الفاظ سے سوائے یسوع کی گنہگاری کے کوئی اور نتیجہ نہین نکالیگا

یسوع کے افعال بھی اسی امر کے موید ہین کہ وہ بیگناہ نہ تھا اس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ہاتھ پر بپتسمہ لیا- اس بپتسمہ لینے کے متعلق کئی امور مدنظر رکھنے چاہئیے- اول یوحنا کا بپتسمہ توبہ اور گناہون کے اقرار کا بپتسمہ تھا جیسا متی ۳-۶ مین لکھا ہے کہ "یروشلم اور تمام یہودیہ اور یردن کے آس پاس کے ملکون کے رہنے والے اسکے پاس گئے اور یردن مین اپنے گناہون کا اقرار کرکے اس سے بپتسمہ پایا" لوقا ۳-۳ مین لکھا ہے "اور وہ (یوحنا) یردن کے سارے آس پاس کے ملک

مین آ کے گناہون کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا رہا" دوسری دو انجیلون مین بھی اسی قسم کی آیتین موجود ہین ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کا بپتسمہ گناہون کی معافی کے لئے توبہ کا بپتسمہ تھا۔ جیسا کہ لوقا نے صاف طور پر بیان کیا ہے۔ یسوع نے بھی دیگر یہودیون کی طرح بپتسمہ پایا اور دوسرے گنہ گارون کی طرح ضرور اپنے گناہون کا اقرار بھی کیا ہوگا ورنہ بپتسمہ نہین ہو سکتا تھا کیونکہ یوحنا کے بپتسمہ مین بپتسمہ لینے والے کیطرف سے گناہون کا اقرار ہوتا تھا اس اقرار کے بعد بپتسمہ دینے والا مرید کو پانی مین غوطہ دیتا تھا اور اس سے مراد یہ لیا جاتا تھا کہ بپتسمہ لینے والا گناہون سے صاف ہو گیا ہے اگر گناہون کا اقرار نہ ہوا ہو تو پانی مین غوطہ دینا بھی نہوا ہوگا اور اس طرح بپتسمہ کی کوئی رسم بھی پوری نہین ہو سکتی۔ کیونکہ یوحنا کا بپتسمہ توبہ۔ گناہون کے اقرار اور بعد پانی مین غوطہ لینے کے بعد ان گناہون کی معافی کا بپتسمہ تھا۔ یسوع نے خود اس طرح بپتسمہ حاصل کرنا چاہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کسی اور طریق سے گناہون کی معافی اور روح القدس کا انعام نہین مل سکتا۔ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا مین لکھا ہے کہ یوحنا کا بپتسمہ "توبہ اور گناہون کی معافی کا بپتسمہ تھا" اور اس سے یہ مراد تھی کہ "روحانی پلیدیون سے صفائی حاصل ہو" یہ کہنا کہ یسوع نے صرف بے معنی رسم پوری کی سخت بیہودگی ہے۔ انجیلین کہتی ہین کہ اسے بپتسمہ ملا اور اس نے تمام رسم کو ادا کیا جسکا بڑا حصہ گناہونکا اقرار تھا اسکو بے معنی رسم قرار دینا گویا یہ کہنا ہے کہ جب اس نے گناہون کا اقرار کیا تو وہ کہتا کچھ تھا اور اسکے دل مین کچھ تھا۔ لیکن یہ تو ریاکاری ہی کسی نے اسے مجبور نہین کیا تھا کہ گناہون کا اقرار کرتا پھرے جبکہ اس نے کوئی بھی گنہ نہین کیا تھا نیز اگر اس نے ایک موقعپر جھوٹ بولا تو پھر کیون ممکن نہین کہ اس کی باقی تعلیم اور بیانات بھی اسی قبیل کے ہون۔ کیا اس سے یہ نہین پایا جاتا کہ اسکے تمام الفاظ اور کام جھوٹے اور بے معنی تھے۔ انجیل کے مطابق یسوع کا دعوے تو یہ تھا کہ مین معلم ہون اور شریعت کو منسوخ کرنے آیا ہون باوجودیکہ شریعت کے رسوم بے معنی اور مہمل اور بے حقیقت نہ تھے اور پھر خود ایسے کام کئے جن مین کوئی حقیقت نہ تھی اور ایسے الفاظ بولے جو محض جھوٹے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے بیانات صرف عیسائیون کے ڈھکوسلے ہین جو ایک جھوٹے دعوے کو قائم کرنے کیلئے پیش کئے جاتے ہین۔ انجیلون نے ہمین معلوم

ہوتا ہے کہ یسوع نے صاف صاف نیک کہلانے سے انکار کیا اور اس قول کی تائید اپنے فعل سے کی یعنی یوحنا کے ہاتھ پر بپتسمہ لیا۔

دوم انجیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس یسوع پر نہ اتری جبتک اس نے یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ نہ پایا۔ اگر عیسائی مشنری اس امر پر غور کرتے تو انہیں آسانی سے معلوم ہو جاتا کہ یسوع کی زندگی کا سب سے عظیم الشان واقعہ جو اسکے لئے نزول برکات و انوار کا موجب ہوا یوحنا سے بپتسمہ لینا تھا جسکے بغیر روح القدس ہرگز اسپر نازل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کی کیا وجہ تھی کہ خدا نے روح القدس کا انعام یسوع کو نہ دیا جبتک اس نے یوحنا کے ہاتھ پر توبہ نہ کر لی۔ حق تو یہ ہے کہ یہ بپتسمہ بجائے ایک بے معنی رسم ہونیکے یسوع کی زندگی میں ایک عظیم الشان واقعہ ہے اور انجیل ہی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یوحنا یسوع کا روحانی باپ بننے کے لائق تھا کیونکہ لوقا ۱/۱۵ سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ "وہ یعنی یوحنا اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھرا ہوا تھا" لیکن یسوع پر روح القدس نازل نہ ہوئی جبتک اس نے یوحنا کے سامنے عجز ظاہر نہ کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اسکے ہاتھ پر توبہ نہ کی۔ اس بپتسمہ کا اثر اتنی جلدی ہوا یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ یوحنا کی روحانی طاقت ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ جونہی یسوع نے اسکے پاس توبہ کی اسیوقت روح القدس کا انعام اسے بخشا گیا۔

نیز یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یسوع اپنی راستبازی کو جبتک اس نے یوحنا سے بپتسمہ نہ لیا ناقص خیال کرتا تھا۔ متی یسوع کے وہ الفاظ لکھتا ہے جن میں اس نے یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ لینے کی وجہ بیان کی ہے۔ "کیونکہ ہمیں مناسب ہے کہ یونہی سب راستبازی پوری کریں" اس سے ظاہر ہے کہ اسوقت وہ اپنی راستبازی کو ناقص خیال کرتا تھا۔ اسی نقص کو اپنی راستبازی میں محسوس کرکے یا کسی دیگر گناہ کے باعث اس نے یوحنا کے سامنے انکساری کی اور اپنے گناہوں کی معافی مانگی یسوع کی راستبازی کا نقص اسکے اپنے اقرار سے ظاہر ہے کیونکہ اس نے کہا کہ میں شراب پیتا ہوں حالانکہ یوحنا بقول اناجیل تمام مسکرات سے پرہیز کرنیوالا تھا۔ یوحنا کے وہ الفاظ جو متی نے لکھے ہیں اور جنسے پایا جاتا ہے کہ یوحنا نے یسوع کے مقابلہ میں کسر نفسی دکھائی بالکل بے بنیاد ہیں کیونکہ ان کی نظیر

دوسری دو معتبر انجیلون مین نہین پائی جاتی - نیز ان الفاظ کی تردید متی کے ہی بیان سے ہوتی ہے۔ جہان یسوع نے اقرار کیا کہ میری راستبازی یوحنا کے ہاتھ پر توبہ کرنے کے بغیر ناقص رہے گی نیز یوحنا یسوع کی مسیحیت پر آخر تک شک کرتا رہا (لوقا ۷/۱۹) کیونکہ اس نے یسوع کو اس گروہ مین سے جو اپنے گناہون کے اقرار کے لئے اسکے پاس آیا تھا ایک معمولی شخص سمجھکر بپتسمہ دیا تھا۔

ماسوا ان امور کے کہ یسوع نے خود گناہون کا اقرار کیا اور نیز اپنے مرشد یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پاس اقرار کیا - اناجیل مین اسکے کئی ایک دیگر اقوال و افعال دیکھے جاتے ہین جن سے اس کی معصومیت بالکل ملیا میٹ ہو جاتی ہے اول اسے شراب پینے کی عادت تھی لوقا ۷/۳۳-۳۴ (کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا جو نہ روٹی کھاتا اور نہ مے پیتا ہے...... ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکھو ایک کھاؤ اور مے خوار محصول لینے والون اور گنہگارون کا دوست") اس لئے اسنے اپنی تعلیم اور نمونہ سے لاکھون جانون کو تباہ کر دیا جو شراب کا شکار بن گئے ہزارون خاندان اس زہر سے ہلاک ہو گئے اور اس طوفان کو بجائے روکنے کے یسوع نے اور بھی جوش دیا باوجود جوان اور مجرد ہونیکے اس کی آشنائی بعض بدکار عورتون سے تھی جو ہمیشہ اسکے پاس رہتی تھین بلکہ ایک جگہ وہ بدکار عورتون کی تعریف بھی کرتا ہے متی ۲۱/۳۱ - اسنے ایک کنچنی سے عطر ملوایا جو اس کی حرامکاری کی کمائی تھی اور ارادتاً اس عورت کو اپنے جسم سے جسم لگانے کی اجازت دی لوقا ۷/۳۸ وہ اپنے والدین کی بے ادبی کرتا تھا اور اپنی مان کی اس نے بے ادبی کی - (متی ۱۲/۴۸) جو شریعت موسوی کیمطابق سخت گناہ ہے اسنے ایک بیگناہ شخص کو جسنے اسے کچھ نقصان نہ پہونچایا تھا - قریباً دو ہزار سؤرونکے گلہ کو ہلاک کر دیا - مرقس ۵/۱۳ - اس نے اپنی حاضری مین اپنے شاگردون کو بغیر رضامندی مالک کے ایسی چیز کھانے کی اجازت دی جو شرعاً ناجائز تھی اور جس واقعہ پر تینون معتبر اناجیل متفق ہین (متی ۱۲/۱ مرقس ۲/۲۳ لوقا ۶/۱) - اسنے یہودیون کے بزرگون کو سخت گالیان دین اور بہت نامناسب حملے ان کی عزت پر کئے جیسا آگے بیان ہوگا - اسنے تمام انبیاء اور اولیاء کو جو اس سے پیشتر گذر چکے تھے چور اور بٹمار کہا (یوحنا ۱۰/۸) اور اس بات کا خیال نہ کیا کہ اسکی تمام تعلیم انہین سے چرائی ہوئی ہے اسنے خدا کی مرضی کے خلاف دعا مانگی جبکہ اسے یقین تھا کہ اسکی موت اٹل نہین

بلکتی۔ اس نے اس چور سے وعدہ خلافی کی جو اسکے ساتھ صلیب پہ لٹکا یا گیا تھا متی ۲۳/۴۳ سے
ظاہر ہے کہ یسوع نے چور کو کہا "آج تو میرے ساتھ بہشت مین ہوگا" لیکن یسوع خود تین دن
دوزخ مین رہا اور یہ بھی مشکل امر ہے کہ آیا وہ چور کو بھی دوزخ مین ساتھ لیگیا یا نہین بہشت
مین جلنے سے تو وہ ناکام رہا پس کم سے کم اسے مناسب تھا کہ اس چور کو دوزخ ہی مین لیجاتا۔
اس سوال کا جواب عیسائی مشنریون کے ذمہ ہے انجیلوں سے صرف یہ پایا جاتا ہے کہ یسوع نے
وعدہ کا خلاف کیا کیونکہ وہ مصلوب ہونیکے بعد کئی روز اور بعض روایتون کے موافق چالیس روز
زمین پر رہا یا عیسائی تعلیم کے بموجب دوزخ مین اتر گیا اور یہ بھی معلوم نہین ہوتا کہ یسوع چور
کے ساتھ پہلے بہشت مین گیا ہو اور اسے وہان چھوڑ کر زمین پر یا دوزخ مین اتر پڑا ہو کیونکہ یوحنا
۲۰/۱۷ مین وہ صاف صاف کہتا ہے کہ "مین ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہین گیا"۔

یسوع کی ایک اور وعدہ شکنی بھی انجیلون سے معلوم ہوتی ہے اس نے وعدہ کیا تھا کہ ابھی
یہ نسل گذر نہ جائے گی کہ ابن آدم جلال کے ساتھ آئیگا۔ مگر افسوس کہ یہ وعدہ بھی جھوٹا نکلا اور وہ لوگ
جنکو مسیح نے واپس آکر دیکھنا تھا اور انکے دیدار سے دل ٹھنڈا کرنا تھا۔ وہ سب کے سب مر مٹ گئے
اور انکے بیٹے اور پوتے وغیرہ سب مر گئے اور انیس سو برس کے قریب انکے مرنے پر گذر گئے تو اب دوبارہ
آمد مین یسوع مسیح کو کیا خوشی ہوگی اور کس کو دیکھکر آنکھیں ٹھنڈی کریگا کیا انکی قبرونکو دیکھیگا۔
یا ان کی اجڑی ہوئی بستیون کا نظارہ کرے گا۔ افسوس کہ ان لوگونکی زندگی جنکو یہ وعدہ دیا گیا تھا۔
کس مایوسی مین گذری ہوگی اور پھر موت کے وقت انکو کیسی کیسی حسرتین سامنے آئی ہونگی۔

سب سے بڑا گناہ جو انجیلونکے رو سے یسوع پہ عاید ہوتا ہے اسکا خدائی کا دعوے کرنا ہے باوجود اس
بات کے کہ اسکو یہ علم تھا کہ وہ مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور خون حیض سے اسکے اعضا بنے ہین
اور ساری انسانی کمزوریان اور بیماریان اور لاچاریان اور بھوک پیاس کی تنگیان اسپر وارد ہوئی
ہین یہ بیہودہ دعوے ایک بڑا نقص ہے جو اس کی فہم اور عقل مین پایا گیا ہے چاہیئے تھا کہ وہ خدائی
کا دعوے اسوقت کرتا جبکہ خدائی کی طاقتین اپنے اندر پاتا نہ یہ کہ یہودیون سے مارین کھاتا حکام
کی عدالتون مین کھینچا جاتا غمون سے جان کھپتی بھوک سے جان نکلنے کو ہوتی اور اگر خدائی کے دعوے

کیلئے یہ کہا جائے کہ اس نے معجزات دکھلائے تو اسکا کیا ثبوت ہے کہ اس نے دکھلائے اور کیون جائز
نہین کہ ہندوؤن کی ان کہانیون کی طرح جو پورانون مین موجود ہین یہ بھی کہانیان ہون مردہ کا زندہ
کرنا تو ایسا حیرت انگیز معجزہ ہے کہ اگر ہوتا تو اس سے اسرائیل کی قوم مین ایک شور مچ جاتا اور سب
یہودی روتے روتے پیرون پر آگرتے نہ یہ کہ ان کے پیرون مین زنجیر ڈالتے اور حوالات مین کرتے
اور آخر بڑی بے رحمی سے صلیب پر چڑھا دیتے اور اگر فرض کے طور پر کوئی نشان ظاہر ہوا ہو تو
وہ صرف صحت نبوت کی دلیل ہوگی نہ کہ خدائی کا کوئی نشان۔ کیونکہ اگر نشانون سے خدائی ثابت ہوسکتی
تو ایلیا نبی کی خدائی بوجہ اولیٰ ثابت ہو جاتی وجہ یہ کہ ا سلاطین ۱۰ اور دو سلاطین مین ایلیا کے اسقدر
زبردست اور اقتداری معجزات کا ذکر ہے کہ مسیح کی نسبت ذکر کرنا حواری شاید بھول گئے ایلیا نے
اپنے پیٹ سے پیٹ لگا کر ایک مردہ کو زندہ کر دیا۔ ایک عورت کو اسکے ایک پاؤ آٹے مین یہ برکت
دی کہ وہ اخیر عمر تک ختم نہ ہوسکا اور دشمن جب اسکو پکڑنے گئے تو دو دفعہ پچاس پچاس آدمی
کو صرف نظر کرنے سے ہلاک کر دیا اور بادشاہ کو یہ کہا کہ قبل اسکے کہ تو پلنگ کے نیچے اترے
تیری جان نکل جائے گی۔ مگر مسیح پیلاطوس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکا۔ اور پھر اخیری وقت مین عزت
کے ساتھ رتھ پر سوار کرا کر آسمان پر اٹھایا گیا مگر یسوع مسیح کی نسبت ثابت نہین کہ وہ آسمان
پر کھینچے جانیکے وقت ایک گدھے پر بھی سوار کیا گیا ہو اور پھر جب ایلیا دوبارہ دنیا مین نازل
ہوگا تو ثابت کر دے گا کہ ایسا مسیح جھوٹا تھا جو اسکے پہلے آگیا غرض خدائی کا دعوے ایک بڑے
گناہ کا ارتکاب ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اسکا خدا ہونا اسکے بزرگون کو جن مین نبی اور کاہن بھی تھے
پہلے سے معلوم ہوتا اور وہ جانتے کہ وہ تین خداؤن مین سے ایک ہے اور کتابون مین اس تثلیث کی خبر ملتی تو انپر
کیا مصیبت پڑی تھی کہ اس کی مان کے تارک ہونیکی حالت مین یہ بے ادبی کرتے کہ اسکے لیے
کوئی خاوند تلاش کرکے خواہ نخواہ بے باپ پیدا ہونے کی رونق پر خاک ڈالدیتے اور مریم کو نذر
شکنی کی مجرم ٹھہراتے اور اسکا نکاح کراتے اور اپنے خدا کی مان کو کسی دوسرے کی جورو بناتے
اور پھر جب مسیح پیدا ہوا جو انکے زعم مین خدا تھا تو خدا کے ختنہ کرنے کی انہین کیا ضرورت تھی
اسکے گوشت کا تو سب حصہ خدائی کے رنگ سے رنگین تھا اسکا کاٹنا تو ہرگز مناسب نہ تھا۔

اور اگر کاٹا گیا تھا تو تبرک کیطور پر رکھنا چاہئے تھا ختنہ کی اصل جڑھ یہ ہے کہ تا اس بات کا نشان ہو کہ جس طرح وہ زائد گوشت کاٹا گیا اسی طرح اس عضو کی ناجایز گردن کشیون پر خدا کے حکم کی تیز چھری چلائی جائے کہ وہ بے اعتدالی اس کی کٹ جاوے اور یا بعض اسلئے بھی ختنہ کرایا کرتے ہین کہ تا پیشاب نہ رکے کیونکہ اس مرض کو ختنہ کرنا فائدہ کرتا ہی لیکن مسیح کی نسبت نہ تو یہ خیال ظاہر کیا گیا ہی کہ بزرگون نی اسلئے اسکا ختنہ کرایا تھا کہ تا شہوات کا وحشیانہ جوش کم ہو جائے جیساکہ غیر مختون قومون مین ہوتا ہی اور نہ یہ خیال کیا گیا ہے کہ اسکا پیشاب بند ہونیکا اندیشہ تھا اسلئے ختنہ کرایا گیا۔

پھر یسوع مسیح کا یہ قول جو متی باب ۲۱- آیت ۳۱ مین درج ہی کہ یسوع نے انسے یعنے یہودی علما کو کہا مین تم سے سچ کہتا ہون کہ محصول لینیوالے اور کسبیان تم سی پہلے خدا کی بادشاہت مین داخل ہوتی ہین یہ خطاب یہودیون کے مولویون اور فقیہون اور فریسیونکو تھا جسکا دوسرے لفظون مین خلاصہ یہ تھا کہ اے مولویو اور فقیہو اور بنی اسرائیل کے عالمو اور موسے کی گدی پر بیٹھنے والو کنجریان جو ہمیشہ زنا کراتی- اور حرام کی خرچی پر گذارہ کرتی ہین وہ تمسے بہتر ہین اور وہ تمسے پہلے بہشت مین جائینگی یہ اسقدر سخت کلامی اور بد تہذیبی ہے کہ شاید اس سے بڑھکر دنیا مین نہ ہو اور کیا حقیقت مین یہودیون کے علما اور فقہا اور انکے ربانی مولوی جن مین سے بعض حضرت مسیح کے استاد بھی تھے وہ کنجریونسے بد تر تھے ایسا کلمہ اگر اس زمانہ کے مولویون یا پنڈتونکی نسبت کہا جائے تو وہ گلے کا ہار ہو جائین اور کوشش کرین کہ اول تو خود ورنہ عدالت کے ذریعہ سے اسکو سزا دلائین کیا آپ گمان کر سکتے ہین کہ یہودیونکے ان علما کیطرح ان مولویون مین بھی صبر ہے کیا وہ ایسے بدزبان کو کسی قانونی شکنجہ مین نہین لائینگے اور کیا وہ اسکی سزا دہی کیلئے عدالت تک استغاثہ نہین پہونچائینگے پس اس سی ثابت ہوتا ہی کہ یہودیونکے مولوی بہت ہی خلیق اور بردبار اور حلیم اور درگذر کرنیوالے تھے جو باوجود خداداد عزت اور مرتبت کے کہ انمین سی بعض رومی گورنمنٹ مین کرسی نشین رئیس بھی تھے پھر ایسے سخت کلمات بلکہ گندی گالیان سنکر بھی بہت برداشت اور درگذر کرتے رہے کیا مسیح کو مناسب تھا کہ اپنی سخت گوئی کو اس حد تک پہونچاتا کہ تمام معزز مولویون اور فقہا کا نام کنجر رکھتا فرض کیا کہ مسیح کے برابر انکا تقوے نہین تھا گو مسیح کی شراب خواری یاد کرکے ایسا فرض کرنیسے بھی ہمین شرم آتی ہی لیکن تاہم اگر بطور فرض محال مسیح کو تقوے سے کچھ زیادہ حصہ دیا جائے تب بھی

مسیح کا ایسا کہنا بیجا تھا کیونکہ آخر علماء یہود موسے کی شریعت کے وارث تھے کیا قیاس مین آسکتا ہے کہ وہ سب کے سب خراب ہوگئے تھے اور اس لایق ہوگئے تھے کہ انکو کنجر کے نام سے پکارا جائے ماسوا اسکے کسقدر تہذیب سے بعید ہے کہ جس شخص کو نہ صرف نبی مانا گیا بلکہ خدائی کا جامہ بھی پہنایا گیا ہے وہ شریف انسانونکا نام کنجر رکھے اس سے تو یہ صاف ثبوت ملتا ہے کہ یہودی بڑے ہی بردبار اور حلیم اور با اخلاق تھے کہ باوجود اسرائیل کی اولاد ہونے اور انبیا زادہ ہونیکے اور باوجود ان وجاہتونکے جو گورنمنٹ رومی مین انکو حاصل تھین پھر ایسے نالایق الفاظ کی برابر ساڑھے تین برس تک برداشت کرتے رہے جسمین انکی خداداد عزت اور مرتبت کی سخت کسر شان تھی در حقیقت کوئی بھی ایسا گندہ اور سخت لفظ باقی نہین رہا جو انکے معزز علماء کے حق مین اس شخص نے نہین بولا کنجر انکا نام رکھا حرامکار انکو کہا کبھی غصہ مین آکر سوٗر کے نام سے انکو موسوم کیا اور کبھی کتّے کتّے کر کے پکارا اور کبھی سانپونکے بچے اور کبھی گدھے اور کبھی اندھے انکو کہا گیا اور مسیح کا گدھے پر سوار ہونا بھی یہی رمز تھی کہ یہودیونپر اسے غلبہ ہوگا۔ اور احمق نادان کذاب دغاباز بے ایمان ریاکار رشوت خوار علماء یہود کو کہنا یہ تو ہر وقت گویا انکی نسبت یسوع کی زبان پر جاری تھا تو کیا اسقدر گالیان اور پھر سخت گالیان یہود نے بھی کبھی یسوع مسیح کو دین اسکا ثبوت ایک ذرہ بھی انجیلونمین نہین پاؤگے تو کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ جو شخص اخلاق سکھلانے آیا تھا اس کی زبان پر ہر وقت کتا بلا سوٗر حرامزادہ بے ایمان کنجر جاری رہے اور ادنے ادنے بات پر چڑ کر لوگونکو ہمیشہ کا جہنم انعام دے اور جنکو بداخلاقی سے متہم کیا جاتا ہے وہ سخت گوئیونپر صبر کرین اور نہین اور چپ رہین +

ہان یہود کے نامدار علماء نے مسیح پر کفر کا فتوے لکھا اور تمام معزز علماء نے اس تکفیر پر اتفاق کیا سو یہ فتوے گالی مین داخل نہ تھا بلکہ جو جو کلمات کفر یسوع مسیح کے منہ پر جاری ہوئے ان کی نسبت علماء کی خدمت مین استفسار پیش کیا گیا اس استفسار کا موسوی شریعت کے رو سے یہی جواب تھا کہ ایسے کلمات منہ پر لانیوالا کافر بلکہ واجب القتل ہی تو اسمین یہودیون کا کیا قصور تھا مسیح نے خود توریت کی تعلیم کی مخالفت کی یہانتک کہ اسکا معاملہ پردہ پوشی اور تاویل کی حد سے بہت آگے گذر گیا۔ آخر علماء یہود کو اسکی نسبت کفر کا فتوے لکھنا پڑا اور اگر کفارہ کی بات کچھ سچائی رکھتی ہے تو یہود پر یہ اعتراض بھی سچا نہین کہ یسوع کو سولی دیا کیونکہ انکے ذریعہ سے یسوع مسیح کی وہ مراد حاصل ہوگئی جسکے لئے وہ آیا تھا جس بات کو

باپنے چاہا بیٹے نے چاہا - روح القدس نے چاہا اور وہ اس سے گنہ گار نہ ہوئے تو پھر اگر یہودیون نے
بھی اسی بات کو چاہا تو وہ کیون گنہ گار ہو گئے کیا نیکی کبھی گنہ مین بھی داخل ہو سکتی ہی وہ اس بات مین
کیلیے تھوڑے ہین یہ تو کثرت رائے سے فیصلہ ہو گیا اور وہ نیکی کے معین تھے نہ بدی کے جو کام ہونے
کیا اس مین تو سارے جہان کی بھلائی تھی - تھوڑا بہت یہودا اسکریوطی نے ان کا ہاتھ بٹایا باقی حواری
شائد کفارہ کے مسئلہ کے قائل نہ تھے کہ ایک ساعت بھی ٹھہر نہ سکے مگر انکا کیا گناہ حضرت مسیح بھی اس ارادہ
پر قائم نہ رہ سکے صرف یہود نے اپنے صدق کو نباہا کہ بہر حال صلیب پر چڑہا دیا
مگر مسیح صدق پر قائم نہ رہ سکا - ایلی ایلی کر کے چیخین مارنی شروع کر دین اور صلیب سے بچنا چاہا مگر وہ
اقرار کے بعد انکار تھا اسلیئے قابل سماعت نہ تھا اور پھر خدا کا یسوع مسیح کو زندہ کر کے دور دراز ملک مین
پہلے آسمان سے بھی کہین آگے پہونچا دینا یہ دوسرا اس بات پر قرینہ ہے کہ خدا یہودیون کی اس
کارروائی پر کچھ ایسا ناراض نہ تھا صرف اسقدر خیال مین آسکتا ہے کہ خدا نے موت کی سزا کو جو
یہودیون نے دی تھی حبس دوام کے ساتھ بدل دیا یا تو اسلیئے کہ حبس دوام بعض صورتون مین
موت سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ کھانے پینے اور سونے اور پھرنے چلنے مین اسقدر تنگیان پیش آتی
ہین کہ بعض قیدی خود موت کی تمنا کرتے ہین اور یا اس لیئے کہ باپ خدا کو یہودیون کی ناراضگی بھی منظور
نہین تھی اور نہ بیٹے کو ہمیشہ کے لیئے سزائے موت دیسکتا تھا پس جیسا کہ اعلےٰ عدالتین ماتحتون کے
احکام مین کچھ تخفیف کر دیا کرتی ہین اسی طرح یہ حبس دوام بعبور حدود زمین ایک قسم کی تخفیف سزا تھی
اور یہ امر کہ کیون خدا نے پہلے آسمان پر ہی مسیح کو نہ رکھا آگے لیجانیسے کیا فایدہ تھا ممکن ہے کہ اس کا
یہ سبب ہو کہ یہودی سحر بابل مین بھی طاق ہو گئے تھے وہ اپنی ساحرانہ قوت سے پہلے آسمان پر
پہنچ سکتے ہونگے سو اس اندیشے سے کہ کہین پھر وہ پکڑ کر صلیب پر چڑھا دین پہلے آسمان سے
آگے پہونچا دیا اور اس سزائے حبس دوام کے بارے مین یہ بھی خیال کر سکتے ہین کہ چونکہ کفارہ کی
تاثیر انکو ہمیشہ جاری رکھنے کے لیئے دائمی تعذیب منظور تھی اور وہ موت کی حالت مین نہین ہو سکتی
تھی اس لئے حبس دوام کی سزا دی گئی جسمین ہمیشہ بھوک پیاس کی تکالیف اور عزیزون کی جدائی
اور وطن کی مفارقت شامل حال رہتی ہے اور اگر یہ جلاوطنی کسی خیر خواہی کی نیت سے تھی تو چاہئے

تھا کہ آسمانون پر اٹھانے کے وقت یسوع مسیح کی والدہ اور باران حوارین کو ساتھ ہی آسمان پر اٹھا لیا جاتا۔ تا جن لوگون سے دلی تعلقات تھے ان کی ہمیشہ کی جدائی دل کو کباب نہ کرتی رہتی اور اگر یہ منظور نہین تھا تو ایسا تو ضرور کرنا چاہئے تھا کہ دو تین سال کے بعد ایک دفعہ زمین پر نازل ہونے کی اجازت دیدیا کرتا تا یہ ناگہانی جدائی اور پھر لاکھون کوس کی دوری جان کو تحلیل نکرتی رہتی کچھ سمجھ نہین آتا کہ یہ کیا کارروائی کی گئی سزا تو یہود کو دینی تھی الٹی یسوع کو دوبارہ دیدی انسانی فطرت مین یہ بھی داخل ہے کہ جب ایک مصیبت اور مشکل کیوقت مین رہائی یا تخفیف سزا کا وعدہ دیا جائے اور وہ وعدہ پھر پورا نہ کیا جائے تو اس سے بھی دل کو بہت ایذا پہونچتا ہے۔ گویا پہلی مصیبت دوبارہ تازہ ہو جاتی ہے اور اسکا نقشہ دل کے سامنے آجاتا ہے اور یہ کارروائی ان لوگون سے کیجاتی ہے جنکو ہر ایک پہلو سے عذاب دینا ہی منظور ہوتا ہے سو افسوس کہ یہ تمام برتاؤ یسوع مسیح سے کیا گیا اور زمین کا تو کوفتہ تھا آسمان کا بھی کوفتہ ہوا۔ جب آسمان اٹھانے کے وقت کے قریب یسوع مسیح کو خبر دی گئی کہ مجھے لاکھون کوسون کی دوری پر پہونچا کر تمام عزیزون اور والدہ سے مہجور کیا جائے گا تو وہ بہت غمگین ہوا اور ساری رات اس نے رو رو کر دعائین کین کہ اے میرے باپ یہ پیالہ مجھ سے ٹالدے اس کی مین برداشت نہین کرسکتا اور والدہ کی جدائی اور عزیزون کی ہمیشہ کے لئے دوری میری طاقت سے باہر ہے تو اسپر یہ بشارت دی گئی تھی کہ ہم جلد تر تجھے والدہ اور دوسرے دوستونکو ملا دینگے اور وطن دکھلا دینگے۔ اور ابھی یہ لوگ جنکو تو چھوڑ چلا ہے موت کا مزہ نہ چکھینگے کہ تو واپس آجائے گا مگر افسوس کہ یہ وعدہ بھی جھوٹا ہی نکلا؟

غرض منجملہ نہایت مضبوط اور قوی اعتراضونکے یسوع کی خدائی کا دعوے ہے۔ اگر اس مین خدائی کی طاقت موجود تھی تو کیون اسنے اپنی اس طاقت کو استعمال کر کے اپنی خدائی کا ثبوت ندیا۔ اور اگر الٰہی طاقت موجود نہین تھی تو کیون فضولی کر کے ایسا دعوے کیا جسکا کچھ ثبوت نہین تھا اور اس سے بڑھ کر اور کیا گناہ ہوگا کہ انسان ہو کر خدائی کو ہاتھ مارنا چاہا۔ لیکن ہم کہتے ہین کہ اس تہمت سے حضرت مسیح علیہ السلام کا دامن پاک ہے جس طرح دنیا مین صدہا انسان خدا بنائے گئے ایسا ہی ان لوگون نے

جنکو مخلوق پرستی کی عادت تھی حضرت مسیح کو خدا قرار دیدیا جبکہ پتھرون اور نباتات کو جنمین انسانی طاقتین موجود نہین خدا ٹھہرایا گیا تو اس صورت مین انسانون کو خدا بنانا بہت سہل تھا لیکن یہ عجیب بات ہی کہ جسقدر انسانون کو خدا بنایا گیا خدا نے ہر ایک پہلو سے ان کی کمزوری اور ضعف ظاہر کیا مثلاً بدھ ایسا کمزور ثابت ہوا کہ بیوی اور بچون کے حقوق کو بھی ادا نہ کر سکا اور شریعت کی دو بھاری جز مین سے جو حق العباد ہے اسکو بھلا دیا۔ معجزات اور استجابت دعا کا منکر رہا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسپر وہ راہ نہین کھلی جو اہل اللہ پر کھلا کرتی ہی ایسا ہی راجہ رامچندر کو خدا بنایا گیا آخر اسکو مصیبت پیش آئی کہ راجہ راون اس کی عورت کو نکالکر لے گیا اور سخت غم اور بیحرمتی اسکو اٹھانی پڑی اسی طرح حضرت مسیح کو خدا بنانیکی کوشش کی گئی۔ اسکا نتیجہ ہوا کہ ان کی عصمت اور ان کی والدہ کی پاکدامنی پر وہ سخت حملے ہوئے جنکی نظیر تمام نبیون کے سوانح مین نہین پائی جاتی ایک یہ بھی حملہ ہوا کہ ان کی کوئی پیشگوئی سچی نہین اور نشانونکے دکھلا نہین وہ تالاب شریک غالب رہا جسکا انجیلون مین ذکر ہے* اس سے ثابت ہی کہ کسی شخص کو خدائی کا دعوے مبارک نہین ہوا۔ اس زمانہ کے پادری صاحبون نے حضرت مسیح کو خدا بنانیکے لئے تمام نبیون کی عیب گیری کرنا اپنا ایک فرض قرار دیدیا ہے انسانیت اور انصاف نہین کہ ایک شخص بیباک ہوکر اور منہ پھاڑکر خدا کے پاک نبیون کی نسبت جو چاہے کہے اور جب کوئی دوسرا شخص اس سے بڑھکر اسکے پیشوا کے عیب پیش کرے تب برافروختہ ہوجائے اور عدالتون تک پہونچے اے نادانون جب تم دوسرونکے مقدس

* مسیح کے معجزات کو معجزہ نما تالاب نے ایسا سخت صدمہ پہنچایا تھا جو اسکی وجہ سے یہودیونکی نظر مین مسیح کے نشانونکی کچھ بھی وقعت نہین رہی تھی اور معلوم ہوتا ہی کہ اکثر لوگ جو مسیح پر ایمان لاکر پھر مرتد ہوگئے انکی ارتداد کی وجوہ مین سے ایک یہ بھی وجہ تھی کہ ایکطرف تو مسیح کی پیشگوئیان پوری نہوئین اور نہ داؤد کا تخت اسکو ملا اور نہ اسنے یہودیونکو انکے دشمنونسے چھوڑایا اور نہ مسیح کی وعدہ کیموافق اسکی ماننے والے نشانونپر قادر ہوسکے اور دوسریطرف جو معجزات کا دعوی تھا اسمین بھی عیسائیونکو بہت خفت اٹھانی پڑی یروشلم کا تالاب ایک ایسا ولآزار رقیب پیدا ہوگیا جسمین غسل کرکے انواع اقسام کی بیمار اچھے ہوتے تھے اس تالاب سے مسیح کے نشانونکی وقعت اور عزت جاتی رہی اور یہ کچھ تعجب کی جگہ نہین کیونکہ کشمیر کی بعض حصونمین بھی ابتک ایسے تالاب موجود ہین جنمین غسل کرنیسے بعض بیماریان دور ہوتی ہین اور حال مین موضع بدولی ضلع مظفرنگر کی علاقہ مین ایسا تالاب پیدا ہوا ہی جسمین غسل کرنیسے بیمار اچھے ہوتے ہین اور ہر سال اسپر میلا لگتا ہی دیکھو پرچہ نیر آصفی مدراس ۲۷ جون ۱۹۰۰ء

رہبرون پر عیب لگاؤ گے تو اسکا یہ ضروری اور لازمی نتیجہ ہوگا کہ تمہارے نبی پر بھی عیب لگایا جاویگا اور جس پیمانہ سے تم ملتے ہو اسی پیمانہ سے تمہارے لئے بھی ناپا جائے گا تم اس ناپاک خصلت سے کیون باز نہین آتے کیا یہ بھی عیسائی تعلیم کا ایک جزو ہے تمہین اس تصور سے بہت شرمندہ ہونا چاہیئے تھا کہ تمہارے مذہب کا سارا مدار ایک مرے ہوئے انسان کی فرضی زندگی پر ہے اور اسی کو تم نے خدا بنا رکھا ہے پھر وہ شخص سچائی سے کیا حصہ رکھتا ہے جسکا خدا ایک قبر مین بوسیدہ ہڈیان پڑی ہین۔ سو تم ایسے کمزور ہو کر اسلام جیسے زبردست مذہب پر مفتریانہ حملہ مت کرو بلکہ چونکہ تم اپنے مردہ خدا کی وجہ سے سب سے کمتر ہو بہتر یہی ہے کہ کسی مذہب کی بھی عیب گیری مت کرو

دراصل یہ گناہ پادری صاحبون کا ہی نہ کسی اور کا کیونکہ پادری صاحبان تعلیم تو یہ پیش کرتے ہین کہ اگر ایک گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو مگر اپنا شیوہ یہ بنا رکھا ہی کہ جبتک مخالف کی دونون گالون پر بے قصور طمانچہ نہ مارلین تب تک صبر نہین۔ کیا یہ طمانچہ مارنے سے کم ہے کہ اپنے مخالفونکے پیشواؤن پر طرح طرح کے جھوٹے عیب لگاتے ہین اور بدزبانی سی دل دکھاتے ہین کیا اس طریق سے کسی بھی کامیابی کی امید ہے اگر زید بکر پر پتھر پھینکتا ہی اور بکر کے پاس اس سے بڑھ کر پتھر موجود ہین تو کیا وہ ان پتھرون سے زید کا سر نہین کچلے گا یہ تو سب دنیاوی صورت پر جھگڑے اور کینے ہو جائینگے۔ آپ گندی زمین پر کھڑے ہو کر جس مین نجاست تا بزانو ہی دوسرونکے مصفا فرش پر داغ کا اتہام لگانا انہین نادانون کا کام ہے جو اپنا انجام نہین سوچتے۔ دین اسی حدتک دین ہے جبتک دیانت اور صبر اور راستبازی ہو نہ یہ کہ دن رات اس بات کی کوشش مین ہین کہ افترا سے بہتان سے جھوٹ سے تحریف سے جعل سی جھوٹی کتابون کے ذریعہ سے سیدھے معنونکے بگاڑنے سے کسی خدا کے مقدس اور پاک نبی پر گناہ کا عیب لگایا جاوے تا کسی طرح یسوع مسیح بے گناہ ہو کر خدا بن جائے اور شفیع قرار پاوے لیکن مسیح کے مخالفون نے درحقیقت یہ ثابت کر دیا ہے کہ بیگناہ اور معصوم نام رکھانے مین جسقدر یسوع مسیح اور اس کی والدہ کو مشکلات اور پیچیدہ اعتراضات کا سامنا پیش آیا ہے آدم سے لیکر اس دم تک کسی نبی کو ایسے ناپاک الزامات کا نشانہ نہین بنایا گیا ہے۔ پس اگر اس طرح کی عیب جوئی سے کچھ بن سکتا ہے تو بتلاؤ کہ ایسے

ایسے الزامات کے رو سے کونسا حصہ معصومیت کا مسیح اور اس کی والدہ کے لئے باقی رہ گیا ہے
یہ اعتراض ایسے نہیں ہین کہ کوئی شخص عقل اور انصاف اور نظائر قانون قدرت کا پابند ہو کر انکو
توڑ سکے پس جس مذہب کے پیشوا کی لائف قانون قدرت کے مخالف اور تعلیم صحیفہ فطرت کے مخالف
اور متبعین کی عملی حالت۔ تقوے اور طہارت کے مخالف ہو گیا وہ بھی کسی دوسری قوم کو منہ دکھا
سکتے ہین ؟!! تمام نبیوں کے اتفاق سے یہ مسئلہ صحیح مانا گیا ہے کہ شرک سے بڑھ کر کوئی گناہ نہین پس
جس شخص نے اپنی تمام عمر مین یہی سکھلایا کہ مجھے خدا کر کے مان لو اسکے اول درجہ کے گنہ گار ہونے
مین کس عقلمند کو شبہ ہو سکتا ہے +

پھر مین کہتا ہون کہ توریت اور قرآن نے تو یہ سکھلایا کہ خون نہ کرو زنا نہ کرو جھوٹی گواہی
نہ دو۔ مگر جس نے یہ سکھلایا کہ میرے خون کے بھروسہ پر سب کچھ کرو نیک چلنی کچھ چیز نہین تمام نجات
کفارہ سے وابستہ ہے کیا اس نے گناہ نہین کیا۔ جس شخص نے شراب پینے کی رسم کا بانی ہو کر کروڑہا
انسانوں کو شراب کے دریا مین ڈبو دیا کیا اس نے یہ نیکی کا کام کیا اور کیا وہ دوسرا شخص جس نے عرب کے تمام
جزیرہ کو جو شراب کے خطرناک سیلاب مین غرق ہو چکے تھے اس مہلک طوفان سے نجات دی۔
بالمقابل اس بڑی نیکی کا حقدار نہین ہو چکا۔ یہ دو انسان ہین ایک نے شراب کا فتوے دیکر
بیشمار دنیا کو جو انیس سو برس سے آج تک چلی آتی ہے۔ طرح طرح کی ناپاکیون مین ڈالدیا جن کا
تدارک غیر ممکن ہو گیا۔ اور دوسرے نے صدہا سال کی رسم شراب خواری کا استیصال کر کے اسکی بدنتائج سے
کروڑہا جانین بچالین تو اب بتلاؤ کہ ان ثابت شدہ واقعات کے رو سے نجی کون ہوا کیا یسوع یا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم۔ یہ کہنا کہ مرنیکے بعد یسوع نجات دے گا یہ محض ایک خیالی پلاؤ ہے۔ ہندو گبر چینی وغیرہ
سب اپنے اپنے پیشواؤن کو ایسا ہی گمان کرتے ہین اب کون فیصلہ کرے کہ کس کا گمان صحیح ہے
مابعد الدنیا کا واقعہ تو کسی نے دیکھا نہین لیکن ثابت شدہ واقعات کے رو سے جو دنیا مین ہی
ثابت ہو چکے ہین حقیقی منجی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہے کیونکہ کروڑہا انسانوں کو شراب
سے اسنے نجات دی دخترکشی کی رسم سے اسنے نجات دی فسق و فجور کی رسم سے جو یورپ کیطرح عرب مین بھی پھیل گئی
تھی اسنے نجات دی۔ قماربازی کی رسم سے جو یورپ کی طرح عرب مین بھی پھیل گئی تھی اس نے نجات دی۔

اسی طرح بیسیوں گناہ ہیں جو رسم کی طرح عرب میں شائع ہوچکے تھے جنکو کوئی گناہ نہیں سمجھتا تھا اُس
کامل انسان اور مرد خدا نے ان سے نجات دی - مگر مسیح نے تو بجائے نجات دینے کے اور بھی گناہوں میں
پھنسا دیا - کیا شراب پینے میں قمار بازی میں - فسق و فجور میں انسان کے خدا بنانے میں دنیا میں
عیسائیوں کی کوئی نظیر بھی ہے سو اب بتلاؤ کہ یہ تمام گناہ کس پر ہیں کیا ان گناہوں سے اس شخص
کو کوئی حصہ نہیں جس کی ناقص تعلیم نے یہ نتائج پیدا کئے - پادری صاحبان ان سوالات سے عاجز ہوکر
اپنی قدیم عادت کیوجہ سے زینب کے نکاح کا قصہ پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن سے ثابت ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زینب پر عاشق ہوگئے تھے اسکا جواب بجز اسکے کیا لکھیں کہ لعنت اللہ
علی الکاذبین قرآن شریف تو خدا کا کلام ہے اگر پادری صاحبان کسی حدیث صحیح سے بھی اس افترا
کو ثابت کر دکھائیں تو ہم یکمشت انکو دو ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ خدا کا نبی کہلا کر
کسی بیگانہ عورت پر عاشق ہونا یہ واقعہ بھی تو حضرت مسیح کے خاندان سے ہی تعلق رکھتا ہے کیونکہ
بقول پادری صاحبان داؤد نبی حضرت مسیح کا دادا تھا جو اوریا کی جورو بنت سبع پر عاشق ہوگیا -
اور بنت سبع وہ عورت ہے جو حضرت مسیح کی دادی یا نانی تھی اور اسنے بغیر کسی جبر کے خود اپنی شوقسے داؤد سے
زنا کرایا - مگر بقول پادری صاحبان ایسا ہوتا کیا تعجب تھا انسان جو ہوئے لیکن تعجب تو یہ ہے کہ یسوع
خدا کا بیٹا کہلا کر ایک اجنبی عورت پر عاشق رہ چکا ہے یہ وہ روایت ہے جو یہودی پیش کرتے
ہیں جو بقول پادری صاحبان ایسے نیکبخت ہیں جنہوں نے ابتک توریت کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ
بھی تبدیل نہیں کیا اسلئے کہ ان کی تمام روائتیں بڑی صحیح ہیں دیانت دار جو ٹھہرے +